ان الصفا والمروة من شعائر الله فمن حج البیت او اعتمر فلا جناح علیه

تصنیف حاجی الحرمین مقبول الدارین بہرہ یاب ازلی حاجی منشی محمد سید انور علی متخلص عاجز
مقیم نواب گنج کانپوری سابق سررشتہ دار فوجداری

معمور ہے اور اوسکے طواف اتباع سے کے باعث قلوب ظلمت اسلوب سا پر ناکامون کا پر نور ابیات
وہی ہیگا مطوف عرش و کرسی + وہی سے ہے راز دار راز قدسی + وہی سے ہے آگہ مہمات محشر + وہی میدان
شفاعت کا سے ہے رہبر + وہی سے ہے پیشوا سب عاصیونکا + وہی سے ہے رہنما سب گمرہونکا + اور مناقب
بسیار اور توصیف بیشمار کے متوجب ہی ماہ آسمان ہدایت سے کے تارے اور ایوان پر انوار نبوت کے
ستارے ہین کہ جسکی ضیا ر انوار محبت اور خلوص قلوب مومنین سے زنگ خواطر ایک عالم کا دور ہے اور
دل تمام عالم کا منور اور سرور اور پیروی اونکی باعث افزونی نور ایمان سے ہے اور موجب ترقی راہ دین اور
ایقان ابیات وہی تخت ہدایت سے کے ہین وزرا + وہی رکن رسالت سے کے ہین امرا + وہی ہین
جان نثار حکم مولے + اونھین کی سے ہے صحبت سکو اولے + وہی قوت دہی ہر پہلوان ہین + جوانمردی
اور دان جہان ہین + علی و فاطمہ شبیر و شبر + ابوبکر و عمر عثمان و حیدر + محبت ان سبھون کی سے ہے مقدم
دہم یاد انکو دلسے ہر دم + سدا انکو رکھو تم حلقہ گوش + نکرنا ایک ساعت بھی فراموش + محب
انکا رہے دائم بایمان + عدو ساری قیامت تک پریشان + اما بعد احقر العباد ازلی سید محمد انور علی
المحمدی متخلص بعاجز کانپوری گوہر التماس کو حلقہ گوش سماعت سامعین کا کرتا ہے اور کسقدر حقیقت
اپنی حقیقت کو اپنی زبان پر لاتا ہے مخفی نہ رہے کہ یہ راقم آوارہ زمانہ چہ از خویش و چہ بیگانہ اپنے وطن سے
بکمال تشنگی آب و دانہ بتلاش روزگار فرخندہ بنیاد حیدرآباد مین محض بخیال دار الاسلام وارد ہوا اور چند
بمکان کرایہ مستقیم رہا اور جابجا ہر صبح و مسا بخدمت امرای دیار و اراکین دربار کے آمد و رفت رکھی اور
تعرف و مدارات بخت بہم پہونچایا اور جملہ اجرای کار والی ملکی دیوان کا جو نظر آیا سو محض خلاف شرع از اصول
و فروع پایا اور ہر افراد بشر وہانکا با وضع نظر نہ آیا فلہذا تلاش مراد اصلی سے کہ عبارت نوکری سے تھا
اوس طمع سے ہر گز ہرگز دل نہ لگایا اور کہنا بعض احباب فلاح جو و تفہیم اکثر اصحاب صلاح گو کا کچھ بھی خیال مین
نہ لایا کیونکہ دنیا چند روزہ ہی آخر کار با خداوند روزگار نعوذ باللہ کس دن اونکے واسطے اتنا بار ملزمہ
نافرمانی کا اپنی گردن پر لون گناہ روز نہ کیا کم ہے کہ جسکی گران باری نے پشت خمیدہ راست نہیں کرسکتا

ہان جو وہ کرم کرے تو سب بن آوے بہرحال امیدوار اور نظر رحمت اور عنایت کی اوسکے درکار ہے الحاصل
بباعث اس کشمکش کے ارادہ لوٹ جانے گہر کا کیا پر دل گہبرایا کچہہ بن نہ آیا اس عرصہ مین ایام فرحت
فرجام روانگی حج بیت اللہ کا آیا جوق جوق مسلمانون کو اوس سفر وسیلہ ظفر مین جاتے پایا تب ہمکو بہی
دل غمدیدہ نے ترغیب سفر حج کی دلائی پس باتباع آیہ کریمہ و شاورہم فی الامر کے مشورہ کرنا لازم آیا جو
اس شہر مین کسی کو اپنا پایا اور مونس غمخوار بنایا مجبور اپنی خاطر شوریدہ اور دل خزان رسیدہ سے مشورت
طلب ہوا اوسنے بہی صلاح روانگی حج بیت اللہ کہ دارین مین کوئی امر بہتر اوس سے نہین ہے دیا
لہذا مرقوم مسمی خداداد اپنے ہوا خواہ قدیم کو ہمراہ لیا اور رخت سفر او بر دوش آرزو نیوش کے
رکہا اور من یتوکل علی اللہ فہو حسبہ کو زاد راحلہ کیا اور حسبی اللہ ونعم الوکیل کو توشہ لیا اور شہر
بنبئی کو جو در مراحل حجاج ہے روانہ ہوا اور واسطے برگزیدہ قناعت کے جو جو امداد و عنایت حق
وہ بیان سے بیرون ہے باہر بلکہ شرح اوسکی طالب ایک دفتر ہے اسلیے تذکرہ اس ذکر کا بدو وجہ
ایک بہ خیال طوالت رسالہ و ثانی بدگمانی ابنای زمانہ اور بہ تعلی راقم کی ترک کر دیا در شہر بنبئی
مین در آیا اور یہان پر اکثر احباب او دکہن کی ملاقات سے لطف عجیب پایا اور حظ غریب اوٹہایا اوس جلسے
مین بہ تحریص و ترغیب بعض محبان صمیم اور دوستان مستقیم کے بخیال کار آمدنی عزیزان شایقین اور
ناواقف فایق ترتیب دینا اور یکجا کرنا مسائل مناسک حج و احکام احرام و عمرہ وغیرہ مشروعات
سرخ روی اور ذریعہ ذخیرہ اندوزی عقبیٰ کا اپنے جانا اور واسطے فوائد عوام الناس کے اسے
مانا ولیکن اس شہر ناشناس مین کتب فقہ اور رسایل حج کے کہان کہ بنا پر اخراج مطالب کو
کافی اور اعانت تالیف مین وافی ہووے باری بہزار دقت و فراوان مشقت چند رسائل
مسمیٰ احکام الحج و سفینۃ الحج و زاد سبیل فی بیت الخلیل و رسالہ مولفہ جناب خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ
علیہ و رسالہ مولوی خرم علی مرحوم و دیگر چند رسائل فارسی و عربی پایا اوس سے اکثر مطالب
لابدیہ ذہن نشین کیا اور رسائل حج کے جیسا کہ منظور دل تہا یکجا کیا اور اوسے مجموعہ تالیف کی

عروس مدعای کو ساتھہ زیور بیان و ردو سلیس سے کے آراستہ کرکے کرسی نشین بنایا اور نام اسکا
کلید باب الحج رکھا اور عام فہم زبان مین کہ ہر کس بلا دقت اور بلا تکلف اپنا مطلب رباب حج اور
احرام وغیرہ کے احکام نکال سے لے اور اوسپر عمل درآمد کرین اور اس راقم گنہگار سے کے حقیر
بنا بر خاتمہ خیر کے براہ عنایت دعای خیر او علی الخصوص حاجیان خدا پرست بمقام مکہ معظمہ اور
مدینہ منورہ کے با یام حج و طواف و زیارت سے کے بدعای خیر یاد کرین اور جو کچہ اس رسالہ مین
خطا یا نقصان دیکہین اوسکو ساتہ اصلاح سے کے صحیح کرین اور مولف کو دیدہ تحقیر او طعن سے نہ دیکہین پس
اس رسالہ کو ساتہ ایک عنوان اور ایک خاتمہ اور ۴ فصلون مع تتمہ اور ۱۲ فواید اور چند نصایح پر
ختم کیا اور بخوبی ترتیب دیا ✤

عنوان بیچ بیان فضایل حج کعبہ کے

اے بہائی مسلمانون بخوبی گوش دل سے سنو اور جانو کہ حج وہ کہاتا ہے جو کہ احرام باندہ کر
حرم مکہ معظمہ مین طواف کعبہ کیا جاتا ہے اور وقوف عرفات اور مناسک صفا و مروہ وغیرہ بجا لاتا ہے
اور کعبہ ایک گہر اللہ تعالے کا ہے اور اوسکی بزرگیان بہت بڑی ہین اسوجہ سے کہ خلاق
عالم نے دو ہزار سال پہلے تخلیق ارض و سما کے جب عرش معلے کو پانی پر پیدا کیا اور اپنی نظر قدرت
سے اوس پانی کو ملاحظہ فرمایا تب پانی موج زنان اور حرکت کنان ہوا اور اوس سے ایک
دہوان عظیم الشان ظاہر اور پریشان ہوا اور سربلندی غایت اختیار کیا چنانچہ اوس سے خلاق
عالم نے آسمانون کو بنایا اور بہ مقدار زمین خطہ پاک مکہ معظمہ کے اوس پانی پر کف نے خلعت وجود
پایا یعنے اوس کف کو بصورت زمین بنا کر پہیلایا پس جب زمین مانند ایک تختہ کے ہو کر حرکت
مین آنے لگی اور جنبش بجالانے لگی تو اوسپر بار گران پہاڑون کا رکہا گیا اور وہ پہاڑ سب میخ
کیے گئے چنانکہ اون پہاڑون سے اول ابو القبیس پہاڑ نمونہ ہے بہیت زمین را تپ ولرزہ

آمد ستوه * فرو کوفت بر داشن بیخ کوه * پہر اوسکے بعد اوس زمین مکہ پر ایک گہر جو بیت المعمور زبان زد
ہے تعمیر کیا گیا اور اوس سے پہلے بمقابل اوس گہر کے یعنی خانہ معمور کے کوئی گہر معمور نہین ہوا
تہا جیسا کہ پروردگار عالم اپنے کلام ابلغ النظام مین ارشاد فرماتا ہے اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ
لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَکَّۃَ مُبَارَکًا وَّ ھُدًی لِّلْعٰلَمِیْنَ اور جب ابو البشر آدم علیہ السلام اوپر
زمین کے تشریف لائے سو اسی کا طواف کرتے تہے اونکے بعد حضرت نوح علیہ السلام کے
زمان طوفان مین وہ خانہ فیض کاشانہ آسمان چہارم پر قرار پایا سو اوسوقت سے ابتک روزانہ ستر ہزار
فرشتے جداگانہ یعنی یکی بعد دیگرے اوسکے طواف مین مصروف رہا کرتے ہین یون جس صف
نے آج طواف کیا وہ روز دیگر باز رکہا گیا پہر بعد جانی اوس خانہ معظمہ کے مسجود تمام انبیا علیہم السلام
فلک چہارم بار دیگر بفرمان واجب الاذان آفرینندہ جان کے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بدل
بیت المعمور کے اس خانہ کعبہ شریف کو تعمیر کیا اور معمور بعبادت ہوتے پہر بعد ضایع ہو جانے
اوسکی بنا کے تیسرے بار قوم جرہم جو کہ قبیلہ از قبایل حضرت اسمعیل علیہ السلام کی سسرال سے
تہا بنایا تہا پہر اوسکے بعد مرتبہ چہارم مسمی عمالقہ بادشاہ مصر و شام نے بایام سلطنت خود بنوایا تہا از ان
پس مرتبہ پنجم قبل از بعث آنحضرت سرور کاینات صلی اللہ علیہ وسلم کے قبیلہ قریش نے حسب الخواہش
خود حطیم کو کعبہ سے الگ کر کے تیار کیا پہر بار ششم عبد اللہ بن زبیر نے بزمان حکومت مکی کی
بنا ہی قریش کو توڑ کر موافق آرزوی آنحضرت علیہ السلام مطابق بنا حضرت ابراہیم علیہ السلام
کے تعمیر فرمایا یعنے حطیم کو اندر کعبہ پہونچایا اور اوسمین دو دروازی ایک جانب مغرب اور ثانی
طرف مشرق کے بنایا اور مردمان صدور اور مرور کو تنگی او تکلیف سی بہرگونہ وسیلہ آرام اور نجات
بطرز آسان کے دیکہایا پہر بار ہفتم بایام حکومت مکہ مبارک حجاج بن یوسف نے اپنا تصرف
پا کر اون دروازون سے در مغربی کو بند کر دیا اور حطیم کیطرف دیوار توڑ کر حطیم کو باہر کر کے جیسا
پہلے تہا ویسا ہی اوٹہایا کہ اب کعبہ شریف اسی بنا پر ہی قایم دایم کہ حکمت الٰہی یون ہی ہے

الغرض مطابق بناء کعبہ شریف کے طواف کے لیے بھی سات شوط یعنے سات بار قرار پایا اور اس
گھر کو نہایت بزرگیان عطا فرمایا اور بنا بر استحصال خوبیان دارین کی جای پاک اور برگزیدہ کو نین بنایا
لطف عجیب اور حظ غریب وسکاول حج کرنے والے اور اعتکاف بجالانے والے سے
پوچھا چاہیے پر ظاہر کہ یہ گھر لاثانی محض واسطے پیدا کرنے نیکو کارستے دارین کے بندون کے
لیے آراستہ کیا گیا اور بنا بر استقامت دایمی کے اوسکے جوار رحمت مین آبادی مکہ کو شاد آباد
کیا الحق کہ بالتخصیص مکہ مکرمہ بہترین اور روشنترین شہر زمین سائر زمین سے نزدیک خلاق ارض و سما
کی ہے اور کعبہ معظمہ بزرگترین اور عظمت گزین خانہ تمامی شہرہا و خانہ ہاے روی زمین سے
ہر حج تراور افضل اور احسن بیشتر ہے اور پروردگار عالم اپنے کلام پاک مین بمرتبہ مزید خوبیان اوسکی بیان
فرماتا ہے بلکہ زاید از لبست آیۃ مین بزرگیان اوسکی اور بڑائیان بیان کرتا ہی اور اوسکے فضیلت
مین جناب حضرت رسول الثقلین حبیب رب العالمین صلے اللہ علیہ و الہ و اصحابہ وسلم نے بسیار کم
حدیث ارشاد فرماتی ہین کہ حد شمار سے افزون ہے اور گنتی اور اعداد سے بہرحال بیرون مگر
تھوڑیسی حدیثون کے ترجمہ اس مقام کے رسالہ ہذا مین تذکرتاً لکھے جاتے ہین واضح ہو کہ اول
حدیث یہی ہے کہ بایام ہجرت از مکہ جانب مدینہ منورہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زبان
فیض ترجمان سے اپنی ارشاد کیا الحدیث بالتحقیق بہترین شہرہا و دوسترین زمین ہا و نیکوترین خانہ ہا
تو ہیں خلاق عالم کی ہے پس اگر ایسا نہوتا کہ مشرکین عرب مجکو باہر نکر تی ہرگز ہرگز مین تجھسے بیرون
قدم نرکھتا فقط حدیث فرمود آن سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کہ تحقیق بہترین بلاد بروی زمین اور
دوسترین شہرہا نزدیک خدا تعالی مکہ معظمہ ہے اور نیچے اوسکے تمام روی زمین کشیدہ دوام اسلیے
نام اوسکا ام القری شہر ہے یعنے مادر سب گانون کی بنایا اور سب سے پہلے جو پہاڑ روی زمین پر بنایا گیا
وہ جبل ابوالقبیس کہلایا اور اول جس گروہ نے طواف زمین مکہ مکرمہ سے زینت پائی ملائکہ
ہین حق سبحانہ تعالی نے دو ہزار سال قبل پیدایش حضرت آدم علیہ السلام کی کوئی فرشتہ ایسا

نہین ہے کہ ساتون آسمان سے زمین پر نازل ہووے مگر یہہ کہ وہ زیر عرش غسل کرے اور فردوس کی
حرم مین پہر نزول فرماوے مکہ معظمہ مین کہ طواف بجالاوے سات مرتبہ اور آگے مقام ابراہیم
علیہ السلام کے دو رکعت نماز ادا کرے پھر اپنے کار مفوضہ پر راہی ہوتے حدیث فرمایا انحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کوئی پیغامبر اپنی قوم سے کہین نہ بہاگا مگر جو بہاگا وہ مکہ معظمہ مین در آیا اور
تا فوت اپنی تن بعبادت الہی دیا حدیث فرمود آن سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم بدرستیکہ حوالی
کعبہ مکرمہ مین قبر تین ہزار تن از پیغامبران کہ جو لوگ شدت گرسنگی کی اوٹہائی اور الم ہر گونہ پہنچے
ہوئے روز میدان صبر مین پہونچے ہوئے یہان تک کہ وفات پاوین اور قبر حضرت اسمعیل
علیہ السلام اور حضرت ہاجرہ یا در شریفہ اونکی علیہما السلام بیچ منجر کے سینے در حطیم کہ جانب
ناودان کعبہ کی ہے اور ہر ایک پیغامبران کہ جب کوئی قوم سے اون کا ایمان نہ لاتا
اور الزام دروغ گوئی کا اونکو دیتا تب وہ لوگ اپنی قوم سے گریزان ہوکر نزول اجلال مکہ مکرمہ مین
فرماتی اور بعبادت الہی تا وقت فوت اپنی مصروف بجان و دل ہاکرتی ہے حدیث فرمایا آن سرور عالم
صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص حج یا عمرہ مین مرجاوے وہ بلا حساب وبدون عقاب کے
درون بہشت آرام پاوے حدیث فرمود انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ حضرت اسمعیل بن حضرت
ابراہیم علیہما السلام نے بیچ درگاہ حقتعالی کے شکایت گرمائے مکہ کی فرمائی تب وحی شریف آئی
کہ ہم کشادہ کرتے ہین تیرے واسطے بہشت سے ایک بہشت کہ نسیم بہشت مدام تکواوس دروازے سے
آتی رہے قیامت تک نقل ہے کہ ایک روز جناب میر المومنین عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ
نے اپنے ہمراہیون سے ملاقات کی سب نے عرض کیا کہ آپ کہان سے تشریف لاتے
ہین ارشاد فرمایا کہ دروازہ بہشت پر تہا حالانکہ او نزد ناودان کعبہ کے کہڑے دعا کرتے تہے
حدیث وارد حدیث ہے نہین جانتا ہون کہ کوئی شہر ایسا روی زمین پر ہے کہ خدا تعالی نے
اپنے پیغمبر کو حکم کیا ہو کہ فلانے موضع مین نماز پڑہو الا مکہ کہ اوس جا کہ فرمایا واتخذوا من مقام ابراہیم مصلی

اور نہین جانتا ہون کسی شہر کو روی زمین پر کہ مجرد دیکہنے کے عبادت لکہی جاتی ہے اور اجر پہونچے مگر مکہ معظمہ ✤

فصل اول بیان مین فرضیت حج کے

اے بہائی مسلمانون بخوبی جانو اور بدرستی ہوش گوش سنو کہ حج منجملہ ارکان خمسہ اسلامیہ کے ایک رکن اعظم ہے اور فرض عین ہے ہر افراد مرد اور عورت مسلمان حُرّہ عاقل بالغ وصاحب نصاب پر باستجماع شروط متذکرہ آیندہ کے تمام عمر مین ایکبار سنکر حج کا کافر ہے بلا اختلاف اور عبادتون مین حقتعالی کی یہ عبادت عظیم تر ہے پس بہ مجرد قدرت ہونے کے جو شخص اوسکی ادای مین آمادہ اور کمربستہ نہو ویگا بڑا گنہگار ہوگا کیونکہ پایا تہی قدرت یعنی استعداد کی حج فرض ہوتا ہے اور وہ مالدار مفروض حج حدیث فرمایا جناب نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی باوجود پانے قدرت اور موجود ہونے زاد راحلہ کے حج نکیا اور مرگیا تو بلاتفاوت موت اوسکے مانند موت یہود اور نصارے کی ہوگی پس مقام عبرت اور جای خوف ہے کہ کیسی وعید سخت اور حکم کرخت نسبت ترک حج بنابر ارکان کے وارد ہے پس ظاہر کہ تارک حج بمرتبہ نہایت بدقسمت اور غافل بکفران نعمت ہے اور بالتخصیص اہل یہود اور نصارا سے دربارہ موت کے ایسا واضح ہوتا ہے کہ وہ لوگ بہی اہل ملت اور صاحب کتاب ہین پر اوسکے مطالب عمل درامد سے بے نصیب بلکہ ساتہ فریب ابلیس کے قریب حدیث امام دارمی روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ساتہ اس لفظ کے کہ جو کوئی ممنوع الحج نہین ہے بسبب عذر عدم موجودگی اسباب یا رفع حاجت ظاہر ہے یا جبر سلطان جابر ویا از صدمہ بیماری وغیرہ برابر ہے کہ وہ مرنے بعد چہوڑے مرے خواہ ترسا حدیث فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ جو کوئی حج نکرے اور بہی وصیت بحج نکرے حق سبحانہ تعالے

قبول نکرے روز قیامت مین کوئی عمل اوسکا حدیث فرمایا آنحضرت صلعم نے جو شخص مقدور رکھے حج کرنے کا استطاعت ظاہر سے اور بہر طور مفروض ہے پہر وہ حج نکرے یا نہ عزیمت حج کے اور مرجاوے تو بلا دلیل اور حجت مرے مثل یہودی اور نصارے کی حدیث فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے جو کوئی نہ حج کرے یا ضعیف حج کرنے کو وہ مرے حق تعالے روز قیامت مین کوئی عمل اوسکا نہین قبول کریگا اور اس مقدمہ مین روایت ہے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے کہ جس شخص کو مال ہوا اور استطاعت حج کی رکہتا ہووے سو وہ بدون ادائے حج کے اپنے حال پر مرجاوے سو دراوے کا آتش دوزخ مین یہ لفظ تین مرتبہ ہے حدیث فرمایا آن سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ مستعد حج کرنے کی ہووے اوسکو بہت شتابی اور تعجیل ضرور ہے حدیث فرمایا آنحضرت صلعم نے جو شخص کہ نکلے بنا بر حج یا عمرہ یا واسطے غزا کے اور مرجاوے عین راہ مین لکہا ہے خداوند کریم واسطے اوسکے اجر غازی وحاجی و معتمر کا اور اسباب مین بعض روایت مین کچہ زاید ہے وہ یہ ہے کہ ہر سال اوسکے واسطے لکہا جاوے حج اور عمرہ اور غزا زاد الحج مین حدیث قدسی سے نقل کرتے ہیں فرماتا ہے اللہ تعالے کہ اے بندہ میرا تجہے مین نے صحت دی اور وجہ معاش کو تجہپر وسیع کیا پہر پانچ سال گذرے کہ تو میری طرف میل نکیا میری عظیم فضیلت اور بزرگ رحمت اور اکمل نعمت سے میری ناامید ہوا سو ایسی حدیث سے بعض بعض نے دلیل پکڑی ہے کہ بعد پانچ سال کے حج فرض ہے یعنے حج ہر بعد پانچ سال کے عود کرتا ہے یعنے بعد پانچ سال کے حج کرنا لازم ہے واللہ اعلم بالصواب حدیث فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ جو کوئی ایکساعت خاص برائے خدا و برائے رسول خدا بنا بر عظمت کعبہ روبروی بجانب کعبہ کہر کے بیٹہے عنایت کرے ثواب اللہ تعالے اوسکو مانند اوس ثواب کے جو کسی نے حج کیا ہو عمرہ لایا ہو جہاد کیا ہو اور گہوڑے راہ خدا مین دوڑائے ہون اور روزہ رکہے ہون حدیث فرمایا سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے اول نظر رحمت کی اللہ تعالی اوپر اہل مکہ کے

فرماتا ہے جس کسی کو طواف مین یا نماز مین یا مسجد مین سے دیکھے و یا روی بکعبہ کردہ سو بخش دیا مین
نی سبکو بلایکہ عرض کرین کہ کوئی باقی نرہا مگر ایک جماعت وہ جو سوتے ہین حکم تمنے صادر
ہو گا کہ اون سبکو بہی داخل کرین بخشش کے ہوتے مین حدیث فرمایا ان سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ جو کوئی مکہ شریفہ مین روز شہر مبارک رمضان کا رکہے عطا کرے خدا تعالی اوسکو ثواب
سو ہزار ماہ کا کہ غیر مکہ مین روزہ رکہا ہوا اور ایک رکعت نماز مسجد الحرام کی برابری کرتی ہے ساتھ
ہزار رکعت کی جو غیر اوس مسجد کے ادا کی ہو سے اور جو کہ جماعت ساتھ ادا کرے نماز وہ محسوب
ہے ساتھ ایک سو پچیس ہزار نماز کے یعنے ایک لاکھ پچیس ہزار حدیث فرمایا حضرت نبی صلے اللہ علیہ
وسلم نے جو کہ پاوے ماہ رمضان کو مکہ مین اور سارے مہینے کا روزہ رکہے اور نماز تراویح
اور نماز شب ادا کرے اور جو کچہ چاہے سو ہے پڑہے عطا کرے خلّاق عالم ثواب اسکو
سو ہزار ماہ رمضان کا در غیر مکہ ہو وے اور دیوے اللہ تعالے بعد ہر روزے کی مغفرت
اور شفاعت اور بعد ہر روزے کے درجہ بہشت مین اور بعد ہر روزے کے ثواب ازادی
بندہ کا حدیث فرمایا آن سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ مین رہنا بہت بہتر ہے بلکہ
بڑی سعادت اوسکی ہے جو جاروب کشی مین کعبہ کے مصروف رہے اور بہت نیک بختی
اوسکو نصیب ہے جو بخوبی آداب اوس مکان رفیع الشان کا بہر حال ملحوظ اور مد نظر رکہے
اور کاش اگر باختیار خود لطلب دنیا اور حظوظ نفس کے بدون ضرورت باہر ہووے وہ بلا اتفاق
میدان شقاوت دوڑے اور خواجہ حسن بصری علیہ الرحمان نے فرمایا ہے کہ ہم نہین جانتے
کہ کوئی شہر روی زمین پر ایسا ہے کہ جہان پر ایک عمل خیر کے بدلے مین سو ہزار جزا الٰہی جاو
سوای مکہ مکرمہ اور پہر وہی بزرگ فرماتے ہین کہ ہم نہین جانتے کہ اوپر روی زمین کے کوئی شہر ہے
کہ جسمین شراب ابرار اور مصلا اخیار ہو غیر از مکہ مشرفہ کے وہان شراب ابرار آب زمزم ہے
اور مصلا اخیار زیر ناودان پہر فرمایا کہ ہم نہین جانتے کہ کوئی شہر اوپر روی زمین کے ہے

کہ حقتعالی نے اپنے پیغمبرون کو امر کیا ہووے کہ نماز کرو الا مکہ مکرمہ فقط حدیث فرمایا حضرت نبے صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی اوپر گرما مکہ مکرمہ کے صبر کرے ایکساعت تو دور کرے اللہ تعالے اوسکے بدن کو آتش دوزخ سے ہزار سالہ راہ سے اور قریب کرے خداتیعالی بیچ بہشت کے دو لبست سالہ راہ سے حدیث فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ جو کوئی مکہ مکرمہ مین مرجاوے بعد باندھنے احرام حج کے یا عمرہ کے اوٹھاوے اوسکو اللہ تعالے روز قیامت مین بلا حساب عذاب اور حکم دیویگا مالک الملک کہ خلق چلی آوے بہشت مین جدہر سے چاہے اوسے حدیث فرمایا جناب نبے صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی روزہ ماہ رمضان شریف کا مکہ معظمہ مین رکھے اور نماز تراویح اور تہجد اداکرے پروردگار عالم اوسکو ثواب ہزار ماہ کا جو غیر مکہ کے ہووے بہان روزہ رکھے اور ایک رکعت نماز مسجد الحرام مین برابر ہے سو ہزار نماز کے غیر مکہ کے واگر بجماعت نماز اداکرے ایک رکعت محسوب ہوگا ساتہ یکسو بچیس ہزار رکعتون کے بعد ہر روزے کے اوس سے مغفرت اور شفاعت اور درجہ در بہشت اور ثواب بندہ آزاد کرنے کا پاویگا حدیث جو کوئی ایکروز مکہ مین بیمار پڑے حرام کرتا ہے اللہ تعالی آتش دوزخ کی اوسپر حدیث فرمایا حضرت صلعم نے جو کوئی کہ اوپر سختی مکہ مکرمہ کے صبر کرتے ہین اوسکی شفاعت روز قیامت مین بدرگاہ تبارک وتعالی کے مین کرونگا حدیث فرمایا جناب نبے صلی اللہ علیہ وسلم نے واضح ہو کہ مکہ اور مدینہ آدمیون کو پاک کرتا ہے گناہون سے جیسا کہ پاک کرتا ہے بہٹہ لوہی کا لوہے کو اور اہل مکہ خداتعالے کے نزدیک خاصون سے ہین اور ہمسایون سے اور بہترین وادی بادادی حضرت ابراہیم علیہ السلام ہے جو شخص کہ نماز پڑہے بیچ حجر یا بیچ برابر در کعبہ کے وہ گناہون سے پاک ہو جاوے گا اور بہترین چاہ ہا ہی سے چاہ زمزم ہے اوسپر نظر کرنا امان ہے نفاق سے اور جو کوئی کہ پانی اوسکا پیوے جس نیت سے اللہ تعالے وہ مراد اوسکی برلاتا ہے حدیث فرمایا جناب نبے صلی اللہ وسلم نے کہ جو کوئی مومن نظر کرنے لبسوی کعبہ اوپر اوسکے گناہان

گذشتہ اور آئندہ بخش دیے جاتے ہین روز قیامت مین اور ہمیشہ امان مین اللہ تعالے کے رہیگا
حدیث فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی اوپر کعبہ شریفہ کے نگاہ کرے بدون
طواف اور ادای نماز کے وہ فاضل تر ہے نزدیک اللہ تعالی کے عبادت یکسالہ سے
غیر مکہ کا اور جو کوئی ادا کرے مثل روزہ کے اور جاننا چاہیے کہ حضرت ابو البشر آدم علیہ السلام سے
تا ذات بابرکات جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے جس قدر پیغمبران گذرے
اون سب نے حج بیت اللہ کا کیے ہین اور حج اگلے امتون پر فرض ہونے یا نہونے
مین علماء کا اختلاف ہے پس قول صحیح یون ہے کہ فرض نہ تہا اور بحر العمیق مین ہے
کہ مشروعیت حج کے آدم علیہ السلام کے وقت سے اگلی امتون کے حق مین تہے چنانچہ
حضرت آدم علیہ السلام کے دو ہزار سال قبل سے ملایک بیت اللہ کا حج کرتے تہے ملا علی قاری
نے شرح مناسک متوسط مین تحریر کرتے ہین کہ علما کا اتفاق ہے فرض ہونے مین حج
کے اوپر سایر پیغمبران سابق کے جیسا کہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر فرض ہی تہا پر اونکی
امتون پر فرض نہ تہا اور ملا لازمی اور قطب الدین وغیرہ رحمہم اللہ مکہ معظمہ کے احوال مین یون
قلم زن ہین کہ امتان سابق نے احکام حج کے بطور نفل کے ادا کرتے تہے پر امتان مرحوم
پیغمبر لب صلے اللہ علیہ وسلم کی پر حج فرض ہوا اور اکثر علماؤنکا قول اوپر فرضیت حج کی یون ہے
کہ حکم حج کے فرض ہونے کا ہجری سنہ کے چہہ سال بعد نازل ہوا ہے اور بعضون نے
کہا کہ بعد آٹھہ سال کے سال نوین مین پس آنحضرت صلعم نے بایام قیام مکہ مکرمہ کے
کوئی سال حج ترک نفرمایا ہے چنانکہ حافظ ابن حجر نے فتح الباب مین لکہا ہے اور قول بعض
کا یہ ہے کہ آپنے ایک بار و دو بار حج تشریف کیے ہین شرح سفر السعادت مین مذکور ہے کہ حج
کرنا آپکا بایام قیام مکہ کے حسب عادت قریش کے تہا اور جب آپ مدینہ منورہ مین رونق
بخش ہوئے اوسکے بعد حج فرض ہوا اب سے حج کی فرضیت ثابت ہوئی دسوین سال

حضور اقدس صلعم ساتھ بہتیرے لوگون کے جنکی گنتی بعلم الہی ہے بنا بر حج مکہ شریفہ کو تشریف لیگئے
پر ایک روایت مین آیا ہے کہ وہ لوگ ایک لاکھہ ہم انہر ار تھے اور حضور پر نور نے جو حج کیا ہی
وہ قران تھا کیونکہ قران افضل ہے حج تمتع اور افراد سے یہی قول جمہور کا ہے فرضیت حج کی
قران اور حدیث سے ثابت ہے چنانچہ مشکات شریف مین جناب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ فرمایا جناب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی حج کرے واسطے خدا کے بی ریا
اور سنے غرض اور باز رہے جملہ منہیات یعنی دروغ گوی و لغو پردازی و غیبت نوازی او غمازی
اور بیہودہ گوئی اور فضول گفتاری اور ارتکاب لارفث ولا فسوق سے تو پاک کرتا ہے
خدا تعالی اوسکو ایسا گناہون سے جیسے جنے اوسکو اوسکی مان اور اسی حدیث کو روایت
کی ہے بخاری اور مسلم اور بہی دیگر احادیث مین بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
کے وارد ہے صاف فرمایا کہ حضرت رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک عمرہ کا دوسرے
عمرہ تک کفارہ ہے اون گناہون کا جو اون دونون کے درمیان مین ہون اور حج مبرور
کے صراحت مین بروایت بخاری اور مسلم کی یون واضح ہوتا ہے کہ مبرور وہ حج ہے
کہ جسمین کسی طور کا گناہ سرزد نہوا اور ریا پایا جاوے اور بہی مبرور مقبول کہاتا ہے او علامت
مقبول کی یہی ہے کہ حج کرنے والے سی بعد حج کے پہر گناہ صادر نہو بلکہ پہلے سے اوسکا حال
احسن و پاک ہووے یعنی خلاف احکام شرعیہ کے مرتکب اور پابند حیلتا یا صرف نہووے
بلکہ ایسا بہاگے جیسے قصاب سے گای اور نیک کامون مین جاہد اور راغب ہے حدیث
شریف مین وارد ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالے جلشانہ روزانہ ایک سو
بیس رحمت واسطے خانہ کعبہ کے کرامت فرماتا ہے ازانجملہ ساٹھہ بنا بر طواف کرنے والونکے
اور چالیس واسطے نماز پڑہنے والونکے اور بیس واسطے اونکے جو اوپر کعبہ کے نگاہ اور نظر
رکھتے ہین حدیث فرمایا جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر حج کرنے والے او عمرہ

لانے والے درگاہ مین اللہ تعالی کی ہو پہنچنے والی ہین اگر خاص کسی اپنے امید واسطے مراد مین مانگے تو اللہ تعالے اوسکو قبول نہین فرماتا ہے اور جو اپنے گناہون سے امرزش چاہے تو اوسنکے گناہون کو بخش دیتا ہے روایت کی حضرت عباس بن مرواس سے کہ حدیث شریف مین وارد ہے کہ فرمایا جناب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مین نے دعا کی عرفہ کے دن واسطے امت بوقت مغرب واسطے بخشائش گناہان امتان خویش جواب آیا رب الجلیل سے کہ مین نے بخشدئے اون سبکے گناہون کو مگر حق العباد پہر اپنے بعد حمد پروازی جناب احدیت جلشانہ کی دعا فرمائی کہ پروردگار تو دے سکتا ہے مظلوم کو جنت اور ظالم کو بخشش اوسپر کچہہ جواب مافذ نہوا مگر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مزدلفہ مین تشریف لائے اور صبح کی وقت پہر دعای کی سو دعا انکی قبول ہوئی اوسوقت آنحضرت صلعم متبسم ہوے تب جناب ابو بکر صدیق اور عثمان بن عفان رضی اللہ تعالے عنہما نے حضور مین عرض کیا یا رسول اللہ یہ آپکی ہنسی کا وقت نہتا اس ہنسی کا کیا سبب ہے آپنے ارشاد فرمایا کہ خدا کا دشمن ابلیس نے جب دعا کی قبولیت کی اور میری جملہ امتون کے گناہون کی بخشائش کی خبر سنی تب چلایا اور اپنے سر پر خاک ڈالا اور گریہ وزاری کرنے لگا یہ حرکت اوسکی دیکہکر مجہے ہنسی آئی اور روی اس حدیث کی ابن ماجہ اور وہ مسند طبرانی اور حکیم ترمذی اور عبد اللہ بن احمد اور علی نوسے اور ابن عدی سی اور بیہقی لوگ عباس بن مرواس سے اور جو شخص بارادہ حج وعمرہ کے اپنے گہر سے نکلے اور راہ مین مرجاوے تو اجر اوسکا اللہ تعالے پر ہے جیسا کہ اوسنے خود فرمایا ہے من یخرج من بیتہ مہاجرا الی اللہ ورسولہ ثم یدرکہ الموت فقد وقع اجرہ علی اللہ حدیث فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص بنا بر حج کے گہر سے نکلے اور راہ مین مرجاوے لکہتا ہے اللہ تعالے اوسکے واسطے ثواب حج کا قیامت تک اور جو کوئی بنا بر عمرہ کے گہر سے نکلے اور مرجاوے تو اللہ تعالی ثواب عمرہ کا قیامت تک واسطے اوسکے تحریر فرماتا ہے اور خدا تعالی اپنے فضل سے مقرر

کرتا ہے ایک فرشتہ جو وہ اوس موئی کا نایب ہوکر اوسکی طرف سے تاقیامت حج کیا کریگا روایت ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے جو کوئی بارادہ حج یا عمری کے گہر سے نکلے اور راہ مین مرجاے تو وہ شخص بلاحساب وکتاب آخرت کے بہشت مین جلدی چلا جاوے کا فقط

فصل دوم بیان مین شرط حج کے

اہی بہائی مسلمانون بخوبی جانو کہ ان شروط کی تین قسم ہین قسم اول شرط وجوب ہے جس سے حج فرض ہوتا ہے اور وہ اوپر سات رکن کے قرار پایا پہلا رکن مسلمان ہونا دوسرا بالغ ہونا تیسرا عاقل ہونا چوتہا آزاد ہونا یعنے غلام کسیکا نہووے پانچوان قدرت زادوراہ پر رکہنا یعنی استقدر زادراہ ہووے کہ آتے جاتے فراغت سے خرچ کرے اور سواری اور کہانے پینے مین محتاج نہو اور اہل وعیال کو اپنے خرچ معقول تامراجعت کے دیجاوے قرضدار نہو بہرحال فارغ البال ہووے چہٹوین زمان حج کا ہونا یعنی ماہ شوال وذیقعدہ اور دس دن ذیحجہ کے کل دوماہ اور اوہی زمان حج ساکنان قریب اور بعید کے مقرر ہین لازم ہے کہ وہ لوگ انہین دنونمین اپنے گہرون سے نکلین اور جو کوئی حج پر مفروض ہو اور جملہ اسباب مایحتاج پر قادر ہووے اور شاید اوسکو کسی دوسری ضرورت مین خرچ کردیا تو حج لازم نہین ہے ساتوین تندرست ہونا مریض نہ ہونا قسم دوم وہ شرط ہے جنپر فرضیت حج کی موقوف الیہ ہے اور جملہ قیود حج کے منحصر ہون اس شرط کو شرط وقوفی بہی ہمین اسکی چار قسم ہین قسم اول امن راہ بہرطور نہو تا برآسائش جاۓ نال سکے قسم دوم وہ شخص عازم ممنوع الحکم سلطانی اور محبوس اور خایف نہو قسم سوم اگر عورت ہو تو وہ اسپنے شوہر یا کسی شخص محرم کے ساتہ ہووے یعنے جسکے ساتہ نکاح حرام ہو اور خنثی مشکل کا بہی حکم عورت کا ہے قسم چہارم عورت زمان عدت طلاق یا فوت شوہر خود کی نہو لیس بحالت استجاع شروط بالا ہر شخص مشروط پر لازم بل واجب ہے کہ بذات خود یا بحالت مخض عاجزے

اور معذوری دایمی کی بنا پر تا ادا ے حج کرے اور جو کسی وجہہ سے نہین کیا تو وقت مرنے کے اپنے وارث سے بنا بر ادا ے حج کے وصیت کرے اور بر خلاف اسکے کریگا او مر جاوے تو اوسکی گردن سے بار حج گران یا کسی طور سے نہین اوترتا اور بخوبی واضح ہو کہ آج کوئی مالدار ہی اور چند روز مین نادار ہو گیا اور بینا ہی وہ نابینا بن جاوے یا صحیح ہی مریض ہو جاوے اور تندرست ہی بیمار بن گیا ان وجوہ سے بھی فرضیت حج اونکی ذمہ سے ہرگز ساقط نہوگی پس اس صورت مین جسنے خلاف ورزی کی اور تعجیل شروط ادا ے حج مین تنبہی نکی اور وہ مرگیا تو موت اوسکی ساتھ موت یہود اور نصاری کے اور مجوس کے ورثہ سا کی ہوگی حدیث امام ترمذی از امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ سی روایت کرتے ہین کہ فرمایا آن سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جو مالک زاد راحلہ لایق جانے بیت اللہ کے ہوا اگر اوس نے حج کی سعی ادا نکیا تو کچہ فرق نہین ہی کہ وہ شخص مرے یہودی و نصاری الحفیظ یہ کیسی وعید سخت اور تغلیظ بحت ہی حدیث فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ جو کوئی باوجود ہونے غیر مفروض اور ہونے مفروض کے ادا ے حج کیا اور اوسکے بعد اوسپر شروط وجوب حج کے پائی گئے حج ثانی اوسکو لازم نہین ہی کیونکہ حج اسلامیہ جو کہ عمر بہر مین ایکبار فرض ہی وہ ادا ہو چکا ہی اوس شخص سے الا جار شخص اس کو چہ سے باہر ہین یعنے مستثنی نابالغ غلام دیوانہ کافران چار ونکو بار دیگر حج فرض ہی حدیث شریف مین وارد ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جو کوئی حج کرے اپنی مان اور باپ کے واسطے تو لکھتا ہی خدا تعالی واسطے اوسکے حج مخصوص اور دیگر حج بنا بر مادر و پدر اوسکی پس فرمایا حضور نے کہ ایک حج بہتر ہی مقتول دنیا سی اور جو کچہ دنیا مین ہے حدیث شریف ثانی جو کوئی کہ واسطے مردہ کے حج کرے بدون اس بات کے کہ وصیت کیا گیا ہو مجھے لکھتا ہی پروردگار عالم واسطے اوس موتی کی ایک حج اور واسطے حج کرنے والے کے ستر حج قسم سوم کی وہ شرطین ہین کہ جسکے بغیر حج صحیح نہین ہوتا ہے اوسکی چار قسم ہین اول قسم مسلمان ہونا کافر کا حج خواہ فرض خواہ نفل درست نہین ہے

قسم دوم احرام باندہنا بدون احرام کے کوئی افعال وارکان حج کا صحیح اور درست نہین ہوتا اور قسم سوم ہونا ایام حج یعنے ماہ شوال وذیقعدہ ۱۰ دہ یوم ذیحجہ واسطے طواف قدوم اور سعی حج کی مگر طواف قدوم وسعی بدون ایام مذکورہ کے واسطے حج کے صحیح نہین ہے ولیکن فقط واسطے طواف اور سعی عمرہ کی درست ہے قسم چہارم ہونا مکان یعنے مسجد حرام کا واسطے طواف کرا وہ ہونا میان صفا ومروہ کا بنابر سعی کے شرط ضرور ہے اور واسطے وقوف یعنے ٹہرنے کی میدان عرفات او واسطے جمع کرنے نماز ظہر اور عصر کے مقام مزدلفہ اور بنابر جمع کرنے نماز مغرب اور عشا کی جاسے منیٰ بنابر رمی جمار اور حرم بنابر ذبح ہدایا کے واقع ہوکہ یہ ہر ہر مقام مخصوص ہے واسطے انجام ہر کام مذکورہ بالا کے سواے اون مقام کے عمل درآمد اونکا ہونا کا جائز اور صحیح نہین ہوتا

فصل سوم بیان فرائض حج واحرام اور واجبات وسنن ومستحبات ومکروہات ومحرمات ومفسدات اسکے

اے مسلمانون بخوبی جانو کہ اس فصل مین سات قسم ہین پہلا قسم فرائض حج اور احرام مین کہ اسمین دو شکل ہے شکل اول بیان مین فرائض حج کہ یہ درحقیقت متعلق ہی ساتہ تین ارکان فرضیہ کے رکن اول باندہنا احرام کا بدو طریق پہلے شروع حج ہے لہذا تقدیم اوسکے اوپر ماہ ہاے حج کے جائز ہے ثانی رکن حج ہے مثلاً کوئی نابالغ بعد بستن احرام کے بالغ ہوا پہر واسطے حج کے اوسکو احرام باندہنا ضرور ہوا ورنہ اداے حج بدون بستن احرام ہرگز نہین ہوتا اور نزدیک امام شافعی رحمت اللہ علیہ کے وہ تو رکن حج ہے پہر تقدیم ماہ ہاے حج پرنا جایز ہے دوم وقوف کرنا یعنے ٹہرنا عرفات مین نوین تاریخ کو ماہ ذیحجہ کی یعنے زوال یوم مذکور سے تا فجر دسوین اوس ماہ تک قبل طلوع آفتاب کے اگرچہ ایکہی ساعت ہووے یہ فرض ہے سوم طواف زیارت کہ اسکو طواف افاضہ بہی کہتی ہین بقدر چار بار کے فرض ہی باقی تین بار واجب ہے بخلاف امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اونکے ساتون بار فرض ہے اگر ان تینون جز سے کوئی جز باقی

واجب ہے کہ جا بجا حل کے پہر جاوین اور احرام باندہ سکے اپنے کو پہونچاوین ورنہ دم دینا لازم ہوگا اور بنا بر ارباب سلکے کے واسطے احرام حج کے تمام زمین حرم کے میقات ہے پر افضل ہے کہ اپنے گہر کے دروازے سے احرام باندہنا اور نزدیک بعضون کے زمین مسجد احرام افضل ہے اور حطیم افضل تر اور واسطے عمرہ احرام باندہنے کو تمام زمین حل میقات ہی ۔ لیکن مقام حطیم افضل ہے نزدیک امام حنیفہ رحمت اللہ علیہ اور مقام جعرانہ نزدیک امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے بسبب قیام مکہ بنیت اقامت یا بغیر اقامت مکہ کی طرف آفاقیون کے حق مین یہی حکم ہے پر اگر باہر حل سے مکے سے واسطے حج کے یا حرم سے عمرہ کے لیے اور میقاتی حرم سے حج کے واسطے تو لازم ہے ہر شخص کو پہر جاوے اور احرام کو اوسکے مقام مین باندہے ورنہ گناہ گار ہوویگا اور دم لازم ہوگا اور جو آفاقی کہ زمین حرم سے مکے مین آنے کا ارادہ رکہتا ہے جو بغیر احرام کے میقات سے گذرے تو واجب ہے کہ پہر کر اوسی میقات پر یا دوسرے میقات پر آوے اور احرام باندہ کر جاوے وگرنہ دم لازم ہوگا اور جو میقات سے اگر احرام باندہے وہان سے تو میقات پر پہر کر آوی احرام بستہ تلبیہ گویان لوٹے جو تلبیہ کہتا ہوا میقات سے پہرے وقت تلبیہ نکہنے تو اوسپر دم لازم آتا ہے اور جو کوئی آفاقی حج کا ارادہ رکہتا ہوا احرام باندہے اور میقات سے گذرے اوسکے بعد حج کی فوت کا اندیشہ ہو تو میقات کو نجاوے لوٹ کر بلکہ اوسی جگہہ سے احرام باندہ کر حج ادا کرے لیکن اسپر دم لازم ہوتا ہے اور جو کوئی آفاقی اپنے راہ کے میقات کو چہوڑ کر دوسرے میقات پر پہونچکر احرام باندہے تو بہی جائز ہے دم لازم نہین آتا ہے اور جو کوئی آفاقی میقات سے گذر کر عمرہ کا احرام باندہنے بعد اس عمرہ کو فاسد کرے تو اوس عمرہ کو قضا کرنا لازم ہے البتہ قضا سے جو دم کہ اوسپر میقات سے گذرنے کے سبب سے واجب ہوا تہا ساقط ہوتا ہے اور یہی حکم اوسکا ہے جو کہ میقات سے بڑہ گیا اور احرام حج کا باندہا پہر فاسد کیا اوسکو یا وہ حج فوت ہوگیا اور جو آفاقی کہ حج کا ارادہ نہین رکہتا ہے اگر بدون احرام کے مکے مین جاوے تو واجب ہے

اوسپر کہ بجالاوے حج یا عمرہ بغیر احرام کے دخول مکے سے پہر جو اوسنے احرام باندہا وہین پر حج یا عمرہ کا اور میقات کیطرف پہر گیا اور اس حج یا عمرہ کو ادا کیا تو ادا ہی وجوب ہو گیا لازم آیا اوسپر دینا دم میقات کا باعث ترک حق اوسکے کے اور جو اوسنے میقات مین آکے یا احرام باندہا اس حج یا عمرہ کا جو سکے مین بغیر احرام کے دخول سے اوسپر واجب ہوا تہا اور اوسکو ادا کیا تو واجب ادا ہو گیا اور دم سے جاتا رہا یا احرام باندہا حج فرض یا نذر یا نفل کا یا عمرہ نذر یا سنت کا اور ادا کیا اوسکو اوسی سال تو روا ہوتا ہی پر اوسکی ضمن مین جو باس حج یا عمرہ کا جو مکہ مین بغیر احرام کے داخل ہونے سے اوسپر واجب ہوا تہا اگرچہ اسکی نیت نکرے اور دم بہی ساقط ہوتا ہی یا ادا کرے حج فرض یا نذر یا نفل وغیرہ کو دوسرے سال مین تو ادا نہین ہوتا وجوب اس حج یا عمرے کا جو مکے مین احرام باندہنے کے داخل ہونے سے اوسپر لازم ہوا تہا بلکہ چاہیے کہ اسکو علیحدہ ادا کرے فقط اور قسم ثانی کے دو جز ہین یعنے ایک اسکے رکن ہے اور دوسرا شرط ہے اور رکن کی دو صورتین ہین ایک قولی وثانی فعلی قولی جیساکہ ساتھ نیت کے یکبار تلبیہ زبان سے کہنا یعنے باواز بلند اور فعلی یعنے تقلید کرنا بدنی کو نیت کے ساتھ اور چلا آنا اوسکو ساتھ لیکر حج کے ارادے سے اور شرط یہ ہی کہ پہلے تلبیہ کرنے کی نیت کرنا حج کی یا عمرے کی یا دونون کے تلبیہ اسکی متصل ہووے ایسی لفظون سے کہ جس سے اللہ کی تعظیم ہووے مگر لبیک اللھم لبیک تا آخر اوسکا سنت ہے اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک تلبیہ فرض نہین بلکہ نیت کافی ہے پہر جو شخص نیت کرکے ساتھ اوسکے ایکبار تلبیہ کہے گا تو محرم ہو جاویگا پہر تلبیہ کہے یا نہ کہے اور اگر بدنہ بہیجدیا تو محرم نہین ہوتا جبتک اوس سے جا کر نملے مگر متمتع اور قارن بدنہ بہیجدینے سے محرم ہو جاتے ہین پر اوسی طرح بانہ کے کہ اوسکی بہی ہو شکل ہے شکل اول بیان وجوب

تتمہ سیوم بیان واجبات حج اور احرام کے

حج مین ای برادران مسلمانان جانو حیلہ وجوب حج کے ۲۷ ہین پہلے تجاوز نکرنا سواقیت سے

احرام باندھنے وقت مگر تقدیم ہو تو جائز ہے اور افضل دوسرے سعی
یعنے چلنا صفا و مروہ کے درمیان اور نزدیک امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے
سعی رکن حج ہی تیسرے صفا سے آغاز کرنا بھی قول صحیح ہی
چوتھے بے عذر کو سعی پیدل کرنا پانچویں وقوف کرنا عرفات مین نوین دیجہ
کو زوال سے لیکر بعد غروب آفتاب تھوڑی رات گذرنے تک چھٹے شب
باش ہونا مزدلفہ میں عید کی رات کو اگرچہ ایکہی ساعت ہووے اور اکثر شب
رہنا سنت ہے اور نزدیک امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے واجب ہی ساتوین
وقت ٹھہرنے کا مزدلفے میں دسوین تاریخ کے طلوع فجر سے تا برآمد آفتاب
ہے درمیان اسکے گو کہ ایکہی ساعت ہووے آٹھوین پڑھنا نماز مغرب کو نماز عشا
کے ساتھ ملاکر مزدلفے میں اسکو جمع تاخیر کہتے ہین نوین رمی جمار یعنے
کنکری پھینکنا تین روز یعنے ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ مین دسوین نگاہ رکھنا ترتیب جمرہ عقبہ کی
رمی اور حلق کی درمیان یعنے اول رمی جمرہ عقبہ کے کرنا بعد سر منڈوانا
واجب ہی مفرد حج اور قارن اور متمتع پر لیکن ترتیب درمیان حلق اور طواف
زیارت کے واجب نہین بلکہ سنت ہے اور اسیطرح ترتیب
سنت ہے درمیان رمی اور طواف زیارت کے گیارہوین جن روزون
مین رمی جمار کرنا ہے انہین دنون مین کرنا بارہوین سر منڈانا یا بال کترانا
پادشاہ کا احرام سے نکلتے وقت تیرہوین سر منڈانا یا بال
کترانا وقت معین اور مکان معین مین یعنے حرم اور ایام
نحر معین مین چودھوین طواف کرنا حطیم کے باہر
سے بدین طور کہ حطیم طواف کے اندر آجاوے شروع
کرنا طواف کا حجر اسود سے بعضے عالمون کے نزدیک قول صحیح

سنت ہے جیسا سنتون مین مذکور ہے ۱۷ شروع کرنا طواف کا اپنے سیدھے طرف سے ۱۸ طہارت سے طواف کرنا فرض ہےیا غیر فرض یعنے حدث اکبر اور حدث اصغر سے پاک رہنا ۱۸ حالت طواف مین ستر عورت کرنا یعنے جس بدن کا چہپانا نماز مین زن و مرد کو فرض ہے اوسکو چہپانا اگرچہ ستر عورت فرض ہے لیکن طواف واجبات سے ہے ۱۹ پیادہ پا طواف کرنا بے عذر کو ۲۰ بعد ہر طواف کے پڑہنا دو رکعت نماز ۲۱ طواف صدر کرنا کہ اسکو طواف وداع اور طواف رخصت بہی کہتے ہین او فقط واجب ہے اوپر آفاقی اور میقاتی کے ۲۲ طواف زیارت ایام نحر مین کرنا یعنے عید کے روز اور دو روز اوسکے بعد ۲۳ رمی جمار کو ذبح پر مقدم کرنا قارن اور متمتع کو ۲۴ ذبح کرنا ہدیہ کا قارن اور متمتع پر ۲۵ مقدم کرنا قارن اور متمتع کو اوپر حلق کے ذبح کرنا ۲۶ ذبح کرنا ہدیہ کا ایام نحر مین قارن اور متمتع کو ۲۷ عرفات سے امام کے ساتھی نکلنا پس حکم واجبات کا یہ ہے کہ ترک کرنے سے کسی ایک واجب کے خواہ عمداً ہو یا سہواً مسئلہ جانتا ہو یا نہ ہو حج صحیح رہتا ہے والا عمداً ترک کرنے سے گناہ اور کراہت تحریمی اور خوف عذاب کا ہے اور دم لازم آویگا اگر بغیر عذر شرعی کے ترک کیا ہو ورنہ نہین پر عالمون نے استثنا کیا ہے ان واجبات سے چار واجب کے تئین کہ اگر وے ترک ہو جاوے بغیر عذر کے تو بہی دم لازم نہین ہوتا لیکن گنہگار ہوگا کیونکہ انکے وجوب مین اختلاف ہے ایک یعنے بعد طواف کے دو رکعت نماز مقام ابراہیم وغیرہ مین ادا کرنا دوسرا تاخیر کرنا نماز مغرب کو مزدلفہ مین واسطے جمع تاخیر کے تیسرا شب باشی کرنا مزدلفہ مین چوتہے شروع کرنا طواف کا حجر اسود سے فقط

شکل دوم وجوب احرام کے بیان مین کہ یہ بحث متعلق بہ دو گونہ ہے پہلا میقات یا اوسکے برابر کی جگہہ سے باندہنا احرام کا دوسرا دور رہنا ممنوعات سے احرام کے قسم سوم بیان مین سنن حج اور احرام کے اور وہ شامل ہے اوپر دو شکل کے شکل اول مین بیان سنن حج کے واضح ہو کہ سنن حج کی بہت ہین مگر وہ جو سوکد ہین پندرہ ہین ۱ طواف قدوم کرنا ہے آفاقی پر جو مفرد حج ہو

جیسے ہوتی ہووے اضطباع کرنا مرد کو اوس طواف مین کہ جسکے بعد سعی ہے اگرچہ طواف حج یا عمرہ کا
ہووے اضطباع کے معنی چادر اوڑہنا یون کہ دہنی طرف کی بغل کے نیچے سے نکالکر بائین
کندہے پر ڈالدے تیسرا جلد متوجہ ہونا طرف وقوف عرفات کے بعد ادا کرنے نماز ظہر و عصر کے
مسجد نمرہ مین جمع تقدیم سے پہر اسمین تاخیر کرنا مکروہ ہے پس حکم سنت کا یہ ہے کہ عمدا ترک کرنے
سے اوسکے گنہگار ہوے اور خوف ثواب کا اور عمل مکروہ تنزیہی ہوتا ہے لیکن دم یا صدقہ اوسکے
ترک سے لازم نہین آتا ہے فصل دوم بیان مین سنتین احرام کے اور وہ آٹھہ ہین پہلی حج کے
مہینون مین احرام حج کا باندہنا اول سے کہ وہ مکروہ تنزیہی ہے خواہ حفظ نفس کی قدرت
ہو یا نہو برخلاف امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے کہ اونکے نزدیک احرام حج کا سوا ے شہور
حج کے درست نہین ہے لیکن بغیر احرام عمرہ کے دوسرے اپنے شہر کی میقات
کے پاس سے احرام باندہنا تیسرے غسل یا وضو کرنا واسطے احرام حج یا عمرہ کے اگرچہ حیض
اور نفاس والی عورت یا نابالغ لڑکا ہووے چوتہے دو کپڑون سے زاید نہ پہننا ایک چادر دوسری
لنگی پانچوین خوشبو لگانا بدن کو آگے احرام کے کپڑون کو کہ وہ جائز نہین ہے جب اس کا
اثر باقی رہے چہٹے دو رکعت نماز ادا کرنا احرام کے وقت ساتوین تلبیہ کہنا الفاظ ماثورہ سے
بدون زیادت اور نقصان کے ان الفاظ مین آٹہوین جب تلبیہ کہے تین تین بار پکار کے کہتے
جانا اور اوسکو درود پر ختم کرنا قسم چہارم بیان مین مستحبات حج اور احرام کے یہ ہے دو فصل پر ہے
فصل اول مستحبات حج مین جاننا چاہیے کہ حج کے مستحب بے شمار ہین ولیکن چند مستحب
جو ضروری ہین وہ زبان قلم پر جلوہ گر ہوتے ہین پہلے سفر حج کو فرض کرنا تنہا ہے کا ہے دوسرے
غسل کرنا مکے مین داخل ہونے کے وقت جو آفاقی ہووے غسل کرنا مزدلفے مین جانے کے وقت
مکی اور آفاقی ہر دو کو سے جبل رحمت کے نزدیک عرفات مین وقوف کرنا یعنی انحضرت صلعم
وہان ٹہہرے ہین سے نماز ظہر و عصر کو جمع کرکے ظہر کے وقت عرفات مین اسکی شرطون کے ساتہہ

سے جیسے جمع تقدیم سے کہتے ہین ۶ دعا کرنا کثرت سے عرفات مین او تلبیہ کہنا کثرت سے بہ وقتون مین ۷ ٹہرنا عرفات مین پیچہے امام کے یا اونسکے قریب دہنے یا بائین طرف ۸ نویں تاریخ کے روز عرفہ کے وقت ٹہرنا مشعر الحرام مین جو ایک جگہ ہے مزدلفہ مین اگرچہ سب جگہ مزدلفہ کے موقف ہے سوا بطن محسر کے ۹ دسویں تاریخ کے روز فجر کی نماز مشعر الحرام مین ادا کرنا ۱۰ اس نماز کو اول وقت تاریکی مین ادا کرنا ۱۱ دسویں تاریخ کے روز رمی جمارہ عقبہ کے کرنا بعد طلوع آفتاب کے اگرچہ آگے اسکے بعد طلوع فجر کے جائز ہے ۱۲ طواف زیارت دسوین تک کرنا ۱۳ طواف کرنا عورتون کو رات وقت پس یہ سب حکم مستحب ہین کرنے والے کو زیادہ ثواب ملتا ہے اگرچہ کم ہے فعل سنت کے ثواب سے اور ترک مین اوسکے کچہ گناہ نہین اور دم یا صدقہ لازم نہین آتا ہے مستحب احرام کے بہی بسیار ہی ہین مگر جو ضروری ہے وہ لکہا جاتا ہے واضح ہووے پہلے قبل احرام کے غسل کرنا و بال بغل کے اور زیر ناف کے دور کرنا اور مونچہہ کترانا اور ناخن کٹانا دوم بہ نیت احرام غسل کرنا اگرچہ نیت مطلق کافی ہے سوم چادر اور لنگی نئی سفید و ہوتی ہو چہارم نعلین پہنے کو جائز ہے پر کفش عربی و ہندی بہی درست ہے پنجم نیت زبان سے کہنا دل سے کرکے بعد ششم نیت کرنا بعد نماز کے مصلے پر بیٹہے ہوئے ہفتم بلند آواز سے تلبیہ کہنا مردون کو مگر مسجد حرام مین آہستہ کہے ۸ تلبیہ بکثرت بولنا بلکہ ارادہ کرنا بہر حال و بہر اوان اور ورد ہر مکان مخصوص بعد نماز فرض یا نفل کے اور پچہلے پہر کو اور صبح و شام اور سواری پر چڑہتے وقت اور اوترتے وقت اور سوتے اور جگتے اور بازار مین چلتے وقت اور با یام ملاقات کسی قافلے کی اور وقت اوترنے چڑہنے مکان بلند کے الغرض اس سفر کے احکام مانند نماز کے احکام کے ہین جیساکہ درمیان دور کعتون کے تکبیر کہنا پڑتا ہے مدام ورد زبان ایسا چاہیے کہ کہڑا ہو یا بیٹہا ہو یا لیٹا ہو یا چلتا یا سوار یا پیدل اور ٹہرا با وضو یا بے وضو جنب ہو یا حایض یا نفسہ لیکن طہارت ہر حال مین اونکے تر ہے سوائے قضائے حاجت کے کہ مکروہ ہے ۹ باندہنا

احرام میقات سے آگے آفاقی کو لیکن ممنوعات احرام سے بچے ۱۰ باندہنے احرام سے
پہلے اگر عورت منکوحہ ہمراہ ہے تو اوسکے ساتہ صحبت اور ملاقات کرنا احسن ۱۱ حج کی نیت کرتی
وقت حج فرض کی نیت کرنا اگرچہ فقیر ہو ۱۲ باندہنے احرام کے ذکر تلبیے مین اول ہی بار
حج یا عمرہ یا قران کو جیسا کہے لَبَّيْكَ بِحَجَّةٍ یا لَبَّيْكَ بِعُمْرَةٍ یا لَبَّيْكَ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ ۱۳
درود پڑہنا بعد تلبیے کے افضل درودون سے درود تشہد ہے جو نماز مین پڑہا جاتا ہے
۱۴ اور دعا یا سورہ پڑہنا لیکن درود اور دعا مین آواز کو پست کرنا ۱۵ تلبیہ بولنا کوئی چیز خوش
آنے وقت بعدہ اَللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ کہنا ۱۶ درمیان تلبیے کے سلام
اور کلام نکرنا اور کہانا نہ کہانا اور پانی نہ پینا ۱۷ تلبیے کہنے والے کو سلام نکرنا قسم پنجم و ششم بیان میں
مکروہات و محرمات حج اور احرام کے آٹہ انمین بہی دو شکل ہے شکل اول مکروہات و محرمات حج
مین جاننا چاہیے کہ اس مکروہات و محرمات کی بہی دو طرح ہے اول تحریمی و دیگر تنزیہی واضح ہو کہ
ترک واجب سے حج مکروہ تحریمی ہوتا ہے یعنے قریب بحرام کے اور ترک سنت سے مکروہ
تنزیہی ہوتا ہے یعنے قریب بحلال کے اور اِنکے سوا ے جو چند مکروہات اور ہین اونکو بہی
بیان کیے دیتا ہون وہ یہ ہے پہلے رمی کرنا وہان کے پڑے ہوے کنکرون سے
کہ جسکو لوگ پہنک چکے ہین ۲ دوسرے رمی کرنا کنکرون سے مسجد کے تیسرے رمی
کرنا ان کنکرون سے جو بجز یا خرمی کے گہٹلی سے بڑی ہون چوتہے توڑنا بڑے کنکر کو چہوٹے
کنکر بنانے کو بنا بر رمی کے پانچوان احرام سے نکلنے وقت پاؤ سر کے حلق یا قصر پر اکتفا کرنا
چہٹے شب باش ہونا عرفہ کی شب کو منا کے سوا ے کسی دوسری جاگہ مین اگرچہ مکے ہو
پس عمل مکروہات سے ثواب کم ہوتا ہے مگر یہ خوف عتاب لگا ہے تارک سنت ہو کہ دہ کو
بلکہ اس سے دم یا صدقہ لازم نہین آتا ہے مگر ترک وجوب سے خوف عذاب کا اور لازم ہونا
دم کا ہے اور جو چیزین احرام کے بعد ممنوع ہین وہی چیزین حج مین حرام ہین شکل دوم مکروہات

ومحرمات احرام مین کہ وہ یون ہین یعنے مکروہات احرام کے ترک کرنا مسنون کا ہے یعنے احرام کے مکروہات یہ ہے بدن سے میل پاک کرنا اور بالون کو کنگہی کرنا اور سر اور ڈاڑہی اور تمامی بدن کو کہ بیر کے پتے اور صابون وغیرہ سے دہونا اور سر اور ڈاڑہی اور تمامی بدن کو کہجلانا جو بال ٹوٹنے کا خوف ہووے اور چادر کو گنڈہی لگا کر باندہنا اور قبا اور جبہ اور لبادہ کا تکمہ بند کرنا اور لنگ کے ایک کنارے کو دوسرے کنارے سے گرہ دیکر باندہنا اور سوئی اور کانٹا اسکو باندر کہنا اور خوشبو مانند سبزہ وغیرہ کے سونگہنا اور اوسکو چہونا اور عطار کی دوکان مین خوشبو سونگہنے کے ارادے سے بیٹہنا اور بدن مین کسی جگہ پٹی بغیر عذر کے باندہنا اور کعبہ کے پردون مین داخل ہونا جو منہ اور سر کو لگے اور ناک اور ٹہڈہی اور رخسارے کو کپڑے سے دبانا اور خوشبو ملا ہوا کہانا کہانا اور اوندہے منہ تکیے پر سونا فقط مگر خوشبو مثل الایچی و لونگ زعفران وغیرہ کے کہانے مین ملی ہو کہانا درست اور جائز ہے فقط اور محرمات احرام کے دو ہین ایک کرنا ترک واجبات احرام کا ثانی ترک نکرنا احرام کے ممنوعات کو جسکا ذکر فصل مخطورات مین الگ آویگا یعنے عمل مین لانا قسم ہفتم بیان مفسدات حج اور احرام کی یہ دو تو ایشکل واسطے وغیرہ جماع کرنا وقوف احرام باندہکر عرفات کے آگے حج سے ہے اور طواف کئے پہلے عمرہ مین اور جو کوئی حج مین ایسا فعل کرے تو حج اوسکا باطل ہوتا ہے اور اوسپر تین چیز واجب ہوتی ہین ایک یہ کہ بکری ذبح کرنا دوسرے باقی افعال حج کے وقوف لگا طواف وداع تک ادا کرنا تیسرے قضا کرنا اس حج کو دوسرے سال حج کا احرام باندہکر اور جو کوئی شخص وقوف عرفات کے بعد اور طواف زیارت کی پہلی جماع کرے تو حج اوسکا فاسد نہین ہوتا لیکن ذبح کرنا اونٹ یا گائے کا لازم ہوتا ہے اور اگر بعد طواف زیارت یعنے چار شوط فرض کے بعد جماع کیا تو کوئی چیز لازم نہین ہوتی ایک یہ فایدہ قابل یاد رکہنے کے ہے اسے جو کوئی حج کا احرام باندہے سنت تلبیہ کہے ولیکن جمرات عقبہ کے رمی کے وقت موقوف کرنے اور طواف قدوم طواف

زیارت مین دعوات ماثورہ پڑہنا چاہیے +

فصل چہارم بیان مین حج کے آداب مین

ای بھائی مسلمانون بخوبی جانو کہ آداب حج مین کہ جب کوئی شخص حج کا ارادہ کرے اداے دیون سے فارغ البال بہرحال ہووے اور مرد دانا اور صاحب خرد کے مشورہ سے باتباع آیہ کریمہ شاورہم فی الامر کے نکلنے کا وقت تجویز کرے اور دو رکعت نماز استخارہ باسورہ اخلاص ادا کرے دعا استخارہ بموجب حدیث کے پڑہے بعدہ اپنے گناہون سے توبہ کرے اور جن لوگون کو اوسنے رنج پہونچایا ہو اونسے معافی چاہے اور جو عبادات کہ قضا ہوئی ہون اونکو ادا کرے اور اپنی تقصیر پر نادم ہووے اور ریا اور فخر اور عجب اور اپنی بڑائی کا ہرگز کچھ بھی خیال نرکہے اور نفقہ حلال کے حاصل کرنے مین بہت کوشش کرے کیونکہ مال حرام سے جو حج کیا جاتا ہے مقبول نہین ہوتا اگرچہ فرض اوترجاتا ہے یعنی ساقط ہو جاویگا اور جو مال شتبہ ہے تو بہتر ہے کہ قرض لیکر ادای حج کرے اور اوس مال شتبہ سے قرض کو ادا کر دیوے حج صحیح ہوگا اور رفیق صالح بہم پہونچاوے مگر قرابتی سے اجنبی رفاقت مین افضل ہین اور اپنے اہل و عیال کیواسطے نفقہ رکھکے آپ بخاطر جمعی و خوشدلی سے روانہ ہووے اور راہ مین اللہ جل جلالہ کا ذکر بہت کیا کرے اور زہد اور تقوی کے لباس سے بخوبی آراستہ ہو اور غیظ اور غضب کو دل سے نکال دیوے خصائل احسن اختیار کرے اور شکل رزائل کو چہوڑ دیوے اور لوگون کی باتونکی برداشت کو اپنے مین حلم اور وقار کا سہارا بنا دیوے اور کلمات لایعنی اور بیہودہ گوئی نکرے اور قبیح کامون سے دست بردار ہووے اور اس سفر مبارک کی تجارت سے خالی کرے اور اسباب زائد خرید نکرے اور زاد راہ مین غیر کو شریک نکرے اور پنجشنبہ کے دن اور بعض نے دوشنبہ کے دن بھی

لکھا ہے گہر سے نکلے اور اپنے اہل و عیال کو رخصت کرتے وقت اونکی سپین دعا کرے اور دنیا سے سفر کرنے والے کے طور پر سفر کرے اور گھر سے نکلنے کے وقت دو رکعت نماز نفل ادا کرکے یہ دعا پڑہے اَللّٰهُمَّ بِكَ انْتَشَرْتُ وَاِلَيْكَ تَوَجَّهْتُ وَبِكَ اعْتَصَمْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ ثِقَتِيْ وَاَنْتَ رَجَائِيْ اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ مَا اَهَمَّنِيْ وَمَا لَا اَهْتَمُّ بِهٖ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ عَزَّ جَارُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ اَللّٰهُمَّ زَوِّدْنِي التَّقْوٰى وَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَوَجِّهْنِيْ اِلَى الْخَيْرِ اَيْنَمَا تَوَجَّهْتُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَاٰبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ فِي الْاَهْلِ وَالْمَالِ اور جب گھر سے نکلے تو یہ دعا پڑہے بِسْمِ اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ وَفِّقْنِيْ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى وَاحْفَظْنِيْ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بعدہ آیۃ الکرسی اور سورہ اخلاص اور معوذتین ایکبار پڑہے اور سواری سے نکلے کہ پیادہ چلنے سے افضل ہی اور جب سوار ہووے یہ کہے بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدَانَا لِلْاِسْلَامِ وَعَلَّمَنَا الْقُرْاٰنَ وَمَنَّ عَلَيْنَا بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَنِيْ فِيْ خَيْرِ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

فصل پنجم بیان مین عمری کے

بہائی مسلمانو اس بات کو گوش دل سے سنو کہ عمرہ حج اصغر ہے یعنے چھوٹا حج اور اسکے بہی فضائل نہایت از حد ہین جیسا ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہین کہ فرمایا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اَلْعُمْرَةُ اِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ یعنے ایک عمرہ دوسرے عمرے تک کفارہ ہے ان گناہون کا جو درمیان مین اون دونون کے ہون اور حدیث شریف مین وارد ہے ثَلَاثُ عُمَرَاتٍ بِحَجَّةٍ یعنے تین عمرے مانند ایک حج کے ہین اور

ایک روایت مین آیا ہے عُمْرَتَانِ کَحَجَّۃٍ یعنے دو عمرے مانند ایک حج کے ہین یہ حکم غیر
رمضان کا ہے ولیکن بیچ رمضان مین ایک عمرہ مثل ایک حج کے ہے جیسا حدیث شریف
مین وارد ہے عُمْرَۃٌ فِیْ رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّۃً رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا
اور سنت موکدہ بھی ہی تمام عمر مین ایک بار نزدیک امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے اور نزدیک
امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے تمام عمر مین ایکبار فرض ہے ولیکن زیادہ اس سے مستحب ہے بالاجماع
اور وقت اسکا تمام سال ہے مگر پانچ دنون مین جائز نہین ہے یعنے روز عرفہ اور عید و تشریق کے دنمین
احرام عمری کا باندہنا مکروہ تحریمی ہے شرط عمری کا احرام ہے جیسا کہ حج کے لیے اور رکن
اسکا طواف ہے بہ قدر چار بار کے اور واجب اسکا آخر کے تین مرتبے طواف سے اور
سعی اور حلق او قصر ہی پہر جب طواف اور سعی او حلق او قصر کیا تو احرام سے نکلا شرطین او فرضین اور واجبین اور سنتین وغیرہ عمرے
کی وہی ہین جو حج کی ہین جیسا کہ جو چیز احرام مین اور طواف مین اور سعی مین اور حلق مین
حج کے فرض اور واجب اور سنت او مستحب اور حرام او مکروہ ہین وہی سب چیزین اسمین بھی
واجب العمل ہین اور ممنوعات اور مباحات وغیرہ احرام عمری کے بعینہ مانند احرام حج کے ہین
بہر حال ان دونونکے جملہ احکام ایکی ہین کچہ فرق نہین ہے مگر فرق ...... وبعض چیزون مین ہے
حج اور عمری مین سو یہ ہے جو بیان کیا جاتا ہے پہلے عمرہ فرض نہین برخلاف حج کے ثانی
یہ کہ عمری کو کوئی وقت معین نہین یہان تک کہ تمام عمر جائز ہے سوای پانچ دن کے یعنے عرفہ
و عید و تشریق کے کہ ان دنونمین مکروہ ہے برخلاف حج کے اسکا وقت معین ہے تیسرا
عمرہ فوت نہین ہوتا بخلاف حج کے کہ وہ فوت ہوتا ہے چوتہا عمرے مین نہ وقوف عرفات
کا ہے نہ وقوف مزدلفے کا اور نہ شب باشی ہے مزدلفے مین اور منا مین اور نہ رمی جمار ہے
اور نہ جمع کرنا دو نمازون کا اور نہ خطبہ ہے بخلاف حج کے کہ اس مین سب چیزین ہین پانچوان
عمری مین طواف قدوم نہین اگرچہ معتمر آفاقی ہووے چہٹا بعد عمرے کے طواف وداع نہین گو کہ

اہل عمرہ آفاقی ہووے اور ارادہ سفر کا رکہے بخلاف حج کے مگر بعضون کے نزدیک عمرہ مین بہی ق
طواف وداع واجب ہے ساتوان واجب نہین ہوتا کسی جنایت سے عمرہ مین فرق کرنا اون
یا گای کا بخلاف حج کے کہ اسمین وہ جنایت سے واجب ہوتا ہے ایک احد السبیلین مین جماع
کرنے بعد وقوف عرفات اور آگے طواف زیارت کے دوسری جنابت یا حیض یا نفاس
کی حالت مین طواف زیارت کرنے سے آٹھوان میقات عمرہ کا مکے والون کے حق مین تمام
زمین حل ہے اور میقات حج کا اونکو حرم ہے بخلاف آفاقی کے اور میقاتی کے کہ میقات اونکا
دونون احرام کے لیے ایک ہی ہے نوان عمرہ مین طواف شروع کرنے کے وقت تلبیہ
موقوف کیا جاتا ہے بخلاف حج افراد کے اور قران اور تمتع کے کہ اسمین جمرہ عقبہ کے رمی
شروع کرنے کے وقت سے موقوف کیا جاتا ہے دسوان واجب نہین ہوتا ہے صدقہ جنابت
طواف مین عمرہ کے جب تمام شوط یا اکثر یا اقل بے وضو یا بے غسل ادا کیا ہو مگر دم
بخلاف حج کے کہ اسمین اگر جنابت کیا ہو طواف زیارت مین اقل اشواط بے وضو یا بے غسل
ادا کرنے سے اور اعادہ اسکا طہارت سے نہ کیا ہو کہ اس صورت مین صدقہ یعنے آدہی صاع
واسطے ہر شوط کے واجب ہوتا ہے اور یہ فرق طواف جنابت ہونے سے ہے
پہر اگر غیر طواف مین جیسا سعی مین عمرہ کے جنابت ہو تو اوسکا حکم اور حج کی سعی کا حکم ایک ہی
ہے اور مفسد عمرہ کا جماع کرنا احد السبیلین مین پہلے ادا کرنے چار شوط طواف عمرہ سے ہے
پہر اگر ایسا فعل عمرہ مین کیا تو اوسپر تین چیز واجب ہوتی ہے ایک بکری ذبح کرنا اور دوسری
باقی افعال عمرہ کے ادا کرنا تیسرے پہر دوسرے بار احرام باندہکے اس عمرہ کو قضا کرنا

فصل ششم بیان مین ممنوعات کے

واضح ہو کہ اسمین چھہ قسم ہے قسم اول احوالات ناجائز مین وہ یہ ہے کہ جب کوئی شخص احرام

حج خواہ عمری کا باندہے تب اوسکو بہر طور لازم ہوگا کہ دور رہے رفث اور فسوق اور جدال سے جیساکہ تبارک وتعالے ارشاد فرماتا ہے فَمَنْ فَرَضَ فِيهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ معنی رفث کے صحیح قول سے ذکر کرنا جماع کا اور شہوت خیز باتین روبرو عورتون کے کہنا ہو یا مردون کے اور فسوق جمع ہے فسق کی اور فسق سے مراد گناہان سے ہے اور وجہ ممانعت کی خاص احرام مین یہ ہے کہ احرام بحالت گناہ کے بدتر ہے کسی اور وقت کے گناہ سے اور مراد جدال سے یہ ہے کہ ناحق لڑائی کرنا لوگون سے بزور نفسانیت و نافہمی خود پس ارتکاب سے ان چیزون کے دم لازم نہین ہوتا ہے ولیکن مرتکب سخت گناہ گار ہوتا ہے اور حج قبول نہونے کا اندیشہ ہے عدم اجابت پر اور محرم پر سوای انکے کئی چیزین حرام ہوتی ہین جو انکو ممنوعات اور مباحات احرام کہتے ہین پہر اگر محرم عمداً اور بغیر عذر کے کوی حرکت ان ممنوعات سے کر بیٹھے تو اوسکا کفارہ اور گناہ دونون عاید ہوتے ہین یعنے چاہیے کہ بعد کفارہ دینے کے توبہ کرے اور اگر عذر یا چوک یا بہول یا جبر یا نادانی سے اس ممنوع کو عمل مین لاوے تو کفارہ ہے اور گناہ نہین یعنے گناہ کے واسطے توبہ نہین ہوتا بہرحال ممنوعات کے ارتکاب سے کفارہ لازم آویگا خواہ احرام کو یاد رکہا ہو یا بہولا مسلہ جانتا ہو یا نہ جانتا ہو اپنے اختیار سے ہووے یا غیر کے جبر سے سوتا ہو یا بیدار ہشیار ہو یا بیہوش معذور ہو یا غیر معذور قدرت والا ہو یا بیمقدور بخلاف واجبات کے کہ اگر کوئی واجب کو عذر شرعی سے ترک کرے تو کسی قسم کا کفارہ لازم نہ آویگا اور اگر بغیر عذر شرعی کے خواہ قصداً یا سہواً یا خطاً یا جبر وغیرہ سے ترک کرے تو بلاشک دم لازم آویگا جیساکہ حج کے وجوب مین اسکا مذکور ہوچکا ہے اور کفارہ تین چیز کو کہتے ہین اول دم دینا یعنے جانور ذبح کرنا اونٹ یا گاے یا بکری نر ہو یا مادہ یہ جملہ جنایتون مین کافی ہے ملیکن دو جنایت مین سواے گاے یا اونٹ دوسالہ ذبح کیے کی جایز نہین اول یہ کہ کل طواف فرض یا اکثر جنابت یا حیض یا نفاس کی حالت مین ادا کیا جاوے ثانی یہ کہ بعد وقوف

عرفات کے اعد اسکے بیچ مین جماع کیا ہووے دوم صدقہ دینا نصف صاع گیہون سے یا ایک صاع
کہجور یا جو سے مسکین کو دینا سوم تین روزے پے درپے یا جدا جدا رکہنا پس جنایات باعتبار کفارے کے
تین قسم ہین پہلی قسم وے چیزین ہین کہ جنکے کرنے سے دم لازم آتا ہے اور دوسری قسم یہ ہے
کہ جنکے کرنے سے صدقہ لازم آتا ہے اور تیسرے وے چیزین ہین کہ جنکے
کرنے سے قیمت لازم آتی ہے پہر اگر بسبب عذر کے کوی جنایت محرم سے ہو تو اختیار ہے
کہ دم لازم آنے کی صورت مین دم دیوے یا صدقہ دیوے یا روزے رکہے اور صدقہ دینے
کی صورت مین صدقہ دیوے یا روزے رکہے کفارہ اختیاری ہے یعنے منجملہ دم دینے یا صدقہ دینے
یا روزہ رکہنے کے کوئی امر بجالاوے پہر جب دم دیوے تو سواے حرم غیر حرم مین جائز نہین ہے
اور صدقہ دیوے تو تین صاع گندم چہہ نفر مسکین کو یعنی ہر واحد کو نصف صاع دیوے اور جو روزے
رکہے تو برابر برابر تین روزے رکہے یا جدے جدے بہی صحیح ہی لیکن عمل درآمدان دونون
کا ہر جگہہ جائز ہے اگر بغیر عذر کے یعنے دوسری وجہون سے اعنے بہول یا چوک یا اختیار
یا کفارہ اختیاری یعنے سواے دم دینے کے دوسرا چارہ نہین یا جبر سے یا خواب یا بیداری
وغیرہ مین کوی جنایت ہو تو اسکا کفارہ دم یا صدقہ مقررہ کو دینا چاہیے اور عذرات شرعی جو معتبر
ہین اونمین سے ایک تپ ہے کہ وہ کسی قسم کی ہووے ثانی سردی جو سختی ہووے ثالث
گرمی جو بکثرت ہووے رابع زخم خواہ شمشیر وغیرہ کا ہووے یا پہوڑے کا خامس تمام سر کا درد
ہو یا آدہے کا سادس جوین کثرت سے ہون بالون مین سر کے پہر ممنوعات احرام کے پانچ
چہہ قسم کے ہین جیسا اوپر مذکور ہو گیا ہے فقط قسم دوم بیان مین ملبوسات کے حکم کے جانا
چاہیے کہ پارچہ سوزن زدہ یعنے ایسا سیا ہوا کہ بدون باندہے صرف ذریعہ سیون سے بدن یا
عضو پر محیط ہووے یا کہپ جاوے سو ایسا کپڑا پہننا محرم کو حرام ہے اور ممنوع اور ناجائز ہے لیکن
کہ اس صفت سے باہر ہے وہ درست ہے اگرچہ سیون دار کپڑا ہو جیسے سیا ہوا کمر بند یا جامہ

یالنگ کہ بجای لنگ کے ڈورے یا رسی سے اسکو کمر مین باندہے تو ممنوع اور حرام
نہو گا روزہ کفارہ عاید و واجب ہوویگا مگر مکروہ البتہ ہے احسن ہے کہ تہہ بند درجہ اقل ۴ ہاتہ
اور چادر ۶ ہاتہ بدون سیا ہوا عمل مین لاوے اور محرم اپنے ہاتہ سے ناپے اور جب محرم
حسب عادت اپنی سیا ہوا لباس ایک رات دن کامل کے قدر پہنا تو اوسپر دم دینا واجب
ہوا یا اوس مدت مقدار سے کم اور بقدر ایک ہی ساعت کے ہووے تو صدقہ بطریقہ
صدقہ کے دینا پڑیگا اور جو ایک ساعت سے کم ہو تو لپ بہر گیہون یا دو لپ جو یا ایک چھوہارا جو دینا
چاہیے اور جو چند روز تک پہنے ہوئی رہا اور بدن سے الگ نہی نکیا اوسوقت
ایکہی دم اوسپر لازم آویگا اور اگر ان دنون دم دینے کے بعد پہر ایک روز یا اوس سے
زاید کپڑا بدن سے جدا نکیا یا جدا کر کے پہر اوسکو پہر لیا اور دوسرا دم دینا پڑیگا اور ایک ہی
روز کامل مین پہنا اور نکالا دو مرتبہ تو یہ دیکہنا چاہیے کہ پہلے بار جو نکالا سو پہر اوسی کو یا دوسرے
کپڑا کے پہننے کے ارادے سے نکالا ہو تو دوسرا کفارہ لازم آویگا ورنہ کفارہ ثانی عاید ہوگا
اور اگر بضرورت سب اقسام کے لباس مانند قمیص اور قبا اور ٹوپ اور پگڑی اور پاجامہ
کے ایک دن یا کئی دن پہنا اور سوتے وقت رات کو نکالا اور پہر دن مین پہن لیا یا بوجہ
برودت کے کئی رات کو پہنا اور دن کو نکالا تو ان صورتون مین ایکہی کفارہ دینا لازم
آویگا یعنے کفارہ اعتذار کہ جس مین دم یا صدقہ یا روزے جائز ہیں اور دو کپڑے پہنا
ایک بضرورت و ثانی بدون ضرورت کے مثلاً قمیص ضرورۃً اور موزی بدون ضرورت
کے پہنا تو اول مین کفارہ اعتذار کا اور دوسرے مین کفارہ اختیار کا ثابت ہوویگا یعنے
دم ہی دینا لازم پڑیگا اور اگر تپ غبّے سے ہے اور کپڑا ایکروز پہنا دوسرے روز نکالا تو ایکہی
کفارہ لازم آویگا جب تک اوسکو دورہ تپ ہے اور جاڑا جانے کے شک کی صورت
مین سے ہے ایک ہی کفارہ ثابت ہے اور اگر ایکروز کامل عبا یا قبا کے تکمہ لگایا اور ہاتہ آستینوں میں

داخل کیا تو ایک دم لازم آویگا اور اسیطرح ایکہی دم ہے اس عورت مین جو آستین مین ہاتہ نڈالا اور تکمہ لگایا اور اگر آستین مین ہاتہ نہین ڈالا اور تکمہ بہی نہین لگایا تو کچہ لازم نہ آویگا مگر کراہیت سے ہے اور اگر محرم کو سیا لباس پہنایا تو پہنانے والے پر کچہ نہین صرف پہننے والے پر جزا ہے اور اگر سر اور منہ کے سوائے کسی جاہی پر بدن سے پٹی باندہے تو کچہ بہی لازم نہ آویگا مگر مکروہ ہے اور اگر زعفران یا کسم سے رنگا ہوا سیون کا کپڑا پہنے تو مرد پر دو دم اور عورت پر ایکدم واجب ہوگا یعنے مرد پر ایکدم سیون کے باعث سے اور دوسرا باعث خوشبو کے ہے اور عورت پر ایکدم فقط تو خوشبو کے سبب ہے اور اگر دو چار کپڑے جمع کرکے اس طور سے پہنا کہ پہلے دن قمیص پہنا اور دوسرے دن پگڑی باندہا اور تیسرے روز موزے پہنے تو ہر ایک لباس کے واسطے جدا جدا دم دینا لازم آویگا اور اگر سر یا منہ ایک روز یا ایک رات کامل سوزن دوز کپڑا یا بغیر اوسکے چہپاوے تو دم لازم آویگا اور اگر ایک روز یا ایک رات سے کم ہووے تو صدقہ دینا واجب ہوگا اور اگر عورت منہ پر نقاب ڈالے تو ایک روز اور ایک رات مین دم اور اوس سے کم مین صدقہ واجب ہوگا اور چہارم سر و چہارم روے کا حکم کامل تمام سر و منہ کا برابر ہی اور اگر کوئی گاڑہی چیز خوشبودار مانند صندل وغیرہ کے سر پر لگاوے تو دو دم لازم ہوینگے ایک سر چہپانے اور دوسرا خوشبو لگانے کی سبب سے اگر وہ خوشبودار نہو تو ایکدم لازم آویگا اگر پہلی چیز خوشبودار نہووے سر پر لگاوے یا مانند گونی یا تہلا او طشت اور لگن اور پتہر ڈہیلا اور لوہا او پتیل اور تختے کے سر پر اوٹہاوے تو کچہ لازم نہوویگا اگر کوئی ایکدن یا ایک رات موزے پہنے رہے تو دم اوس سے کم ہو صدقہ لازم آتا ہے اگر موزے کو پاوں کے ٹخنے کے پاس سے تراش کرکے پہنا جو اوسکے پشت کی اونچی ہڈی سے نیچی ہووے یا جوتہ اس طور کا پہنا تو کچہ لازم نہوگا فقط قسم سوم بیان خوشبو کا کے واضح ہو کہ خوشبو لگانا بدن مین قبل احرام باندہنے کے مستحب ہے مگر نزدیک امام مالک کے جائز نہین ہے اور کپڑون مین لگانا بالاتفاق ناجائز اور مکروہ ہے اور بعد احرام کے بدن اور

کپڑون مین لگانا خوشبو کی چیزون کا مثل مشک و کافور اور عنبر اور عطر اور اگر اور صندل اور گلاب کا پھول تر ہو یا خشک اور زعفران اور کسم اور مہندی اور بنفشہ اور سبزہ اور موگرہ اور چنبیلی اور نرگس اور زیتون وغیرہ کے محرم مرد اور عورت پر جائز نہین ہے کہ بدن مین یا کپڑے مین لگاوے یا کہاوے یا سونگہے پہر اگر کوئی شخص محرم ایک عضو کامل پر یا زیادہ اوس سے خوشبو لگاوے تو اوسپر دم لازم آویگا اگر عضو کامل سے کم ہووے تو صدقہ دینا واجب ہوگا اور مراد عضو کامل سے مانند سر اور داڑہی اور مونچہین اور ہاتہ اور ران اور پنڈلی اور بازو کے ہے اور خوشبو کم ہو تو اعتبار عضو کو ہے اور اگر خوشبو زیادہ ہے تو اعتبار خوشبو کو ہے یعنے اگر تہوڑی خوشبو کامل عضو مین استعمال کیا یا زیادہ خوشبو ایک عضو سے کم مین استعمال کیا تو دم لازم آویگا اور اگر تہوڑی خوشبو ایک عضو سے کم مین استعمال کیا تو صدقہ واجب ہوگا اور اگر ایک مجلس مین سب اعضا کو خوشبو لگاوین تو اوسپر ایک دم لازم ہے اور اگر متعدد مجلسون مین لگاوے تو ہر عضو کے لیے جدا جدا کفارہ دینا پڑیگا اور اگر تمام بدن کی متفرق جگہون مین استعمال خوشبو کا کرے پہر اوسکو جمع کرنے سے ایک عضو کامل کے مقدار ہووے تو دم لازم آویگا ورنہ صدقہ اور اگر سرمہ خوشبودار تین مرتبہ انکہون مین لگاوے تو اوسپر بہی دم ہے اور اگر ایک مرتبہ یا دو مرتبہ لگاوے تو صدقہ اور جس سرمہ مین خوشبو نہو اوسکے لگانے سے کچہ لازم نہین آویگا مگر ترک اوسکا اولے ہے اور اگر خالص خوشبو جیسا زعفران اور مشک و کافور وغیرہ سے ملاتے دوسری چیزین بہت سی کہ جس سے اگر کہانے سے منہ بہر جاوے لیکا وے تو دم واجب ہوگا اور اگر اوس سے کم ہووے تو صدقہ لازم آویگا اور خوشبو کی چیزین کہانے مین ڈالکر پکا کے کہاوے تو کچہ لازم نہوگا اور اگر بغیر پکانے کے کہانے کی چیزون مین ملا کر کہاوے تو اعتبار ظن غالب کو ہے اگر خوشبو کی چیز غالب ہے تو دم لازم آویگا اور اگر مغلوب ہے تو کچہ بہی نہین بخلاف اوسکے کہ اگر پینے کی چیزون مین ملا کر پیے تو خوشبو کی چیز غالب ہونیکی صورت مین دم اور بحالت مغلوب

صدقہ ہے اور اگر خالص خوشبو یا کوئی خوشبو ملائی ہوئی چیز بغیر لگانے کے زخم پر ایکبار لگایا تو
صدقہ لازم ہوگا پھر اگر زخم چنگا ہونے تک استعمال کرتا رہا تو دم لازم ہوگا اور اگر کپڑے کو عرض و
طول مین ایک بالشت سے زاید خوشبو لگی ہوا اور اوسکو ایکدن یا رات بدن پر رکھا ہو تو دم دیوے
اور اگر بالشت بھر ہو تو صدقہ اور اوس سے کم ہووے تو ایک لپ گیہون دیوے اور رانگنے
زعفران اور کسم کے خوشبوی سے رنگا ہوا کپڑا ایک روز پہننے سے دم اور اوس سے کم مین
صدقہ لازم آویگا اور ایکروز یا ایک رات تک چادر یا پلنگ کے پلو مین مشک یا کافور یا عنبر یا
عود باندہ رکھنے سے دم یا صدقہ لازم ہوویگا یعنے اگر وہ خوشبو اگر زاید ہے تو دم اور جو کم ہے
تو صدقہ اور جو تمام سر یا ڈاڑہی یا ہتیلی کو منہدی سے خضاب کرے اگر وہ منہدی پتلی ہے
تو ایکدم واجب ہوگا اور اگر گاڑہی ہے تو دو دم اور اگر تمام سر کو منہدی پیسکر لگاوے گا تو مرد پر دو دم
اور عورت پر ایکدم واجب آویگا اور اگر عورت ہاتہ کی ہتیلی یا پاون کے تلوٗن مین منہدی
لگاوے تو دم لازم ہوگا اور جو تیا اور گہانس کہ خوشبودار ہووے سوا اوسکا بہی یہی حکم
ہے اور جو تیل کہ خوشبودار ہووے سوا اوسکو کامل ایک عضو پر ملنے سے دم اور ایک عضو
سے کم ہو تو صدقہ لازم ہوگا اور خالص تل کا تیل یا زیتون کا تیل بطور خوشبو کے بہت استعمال
کرنے سے دم نزدیک امام کے اور تہوڑے استعمال سے صدقہ .... لازم ہوگا اور
اور اسکو کہاوے یا بطور دوا کے استعمال کرے یا پاؤن کے شقوق مین یا زخم کو لگاوے
یا کان یا ناک مین ٹپکاوے تو کچہ نہین اور اگر ایک محرم نے دوسرے ایک محرم کو خوشبو
لگایا تو فاعل پر کچہ نہین اور مفعول پر جزا ہے جیسا سوزن زدہ لباس پہناوے تو یہی حکم
ہے یعنے دونون کا حکم واحد ہے فقط قسم چہارم بیان مین سر مونڈانے اور ناخن
کٹوانے مین جاننا چاہیے کہ اگر سر تمام یا پاؤ سر اور تمام ڈاڑہی یا پاؤ ڈاڑہی اور تمام گردن کے
بال اور زیر ناف کے بال اور سنگی لگانے کی جگہ کے بال اور دونو بغل یا ایک بغل کے

بال اور کوئی کامل عضو کے بال سونڈے یا مونڈا وسے یا اوکہاڑے یا نورہ سے پاک
کرے تو ان جملہ شکل مین دم لازم آویگا اور جو سر یا ڈاڑہی کے بال پاؤ حصہ سے کم تراشے
اور دوسرے اعضا مذکورہ کے بال یا آدہ حصہ سے زاید تراشے تو صدقہ ہی لازم ہو ویگا اور جو
بال موچہہ کے کل یا تہوڑے ترشواے تو بہی حکم صدقہ کا ہے اور اگر ان سب عضا کے
بال ایکہی نشست مین نکالے تو ایکہی دم لازم آویگا اور اگر ایک عضو کو مانند سر کے چار جلسہ
مین یعنے ہر ایک نشست مین پاؤ سر مونڈا وہے تو بہی ایکہی دم واجب ہوگا اور سر سے یا ڈاڑہی
سے بوقت وضو یا وقت کہجلانے یا ہاتہ پہرانے کی وجہ سے ایک بال سی لیکر نو بال تک نکلے
تو ایک مٹہی گندم یا ایک ٹکڑا روٹی کا یا ایک کہجور واسطے ہر بال کے صدقہ دیوے اور جو
دس بال ہون دم واجب ہوگا اور اگر روٹی پکاتے وقت کسی کے بال جل جاوین اور عضو
کامل کو پہونچے تو صدقہ لازم آویگا اور جو باعث بیماری کے سر یا ڈاڑہی کے بال جہڑ جاوین
تو کچہ لازم نہ آویگا اور ایک محرم نے سر مونڈا محرم یا غیر محرم کا تو مونڈنے والے پر صدقہ اور مونڈانے
والے پر دم لازم آویگا سواے غیر محرم کے کہ اوسپر کچہ نہین خواہ وہ مونڈنے والا بحکم محرم
مونڈے یا خود جبرًا یا بوقت خواب کے مونڈے ولیکن جبر اور حالت نیند کے اوسپر دم واجب
نہوگا مگر صدقہ دینا ضرور ہے اور اگر حلال محرم کا سر مونڈے اوسکے حکم سے یا بدون حکم
کے تو محرم پر دم لازم آویگا اور حلال پر صدقہ عاید ہوگا اور ایک محرم دوسرے محرم یا غیر محرم
کی موچہین مونڈے یا کتراوے یا ناخن کٹاے تو مونڈنے والے پر صدقہ دینا واجب
ہوگا اور بفحواے ایک قول کی غیر محرم کے بال مونڈے اور اوسکے ناخن کٹا لینے سے
محرم پر صدقہ معین نہین مگر کچہ خیرات کرے اور جو محرم ایک ہاتہ یا ایک پانوں کے ناخن تراشے
یا ایک جلسہ مین دونو ہاتہ یا دونو پاون کے یا ایکہی ہاتہ یا ایکہی پانون کے ناخن کٹاے
تو ایک دم لازم آویگا اور چار اعضا کے ناخن چار مجلس مین متفرق تراشے تو چار دم واجب

اگر چار و اعضا سے پانچ ناخن یا ہر ایک عضو سے چار ناخن تراشے تو ہر ایک ناخن کے مقابلہ
مین ... آدھے صاع گیہون صدقہ دیوے مگر جب دم کی قیمت کو پہونچے تو دم دینا جائز
ہوگا اور اگر ہاتھ کے یا پانون کے پانچ ناخن سے کم تراشے واسطے ہر ناخن کے صدقہ لازم
ہوگا فقط قسم پنجم بیان مین جماع اور دواعی جماع کے واضح ہو کہ جماع سے احرام اور حج اور عمرہ
فاسد ہوتا ہے پھر اگر کوئی محرم جماع قبل یا دبر مین آدمی کے وقوف عرفات کے یا آگے طواف
عمرہ کے کرے تو حج اور عمرہ ان ہر دو کا فاسد ہوتا ہے اگرچہ دونون محرم ہون اور اوسپر
تین چیزین واجب ہوتے ہین جیسا بیان اسکا حج اور احرام کے مفسدات مین گذر گیا اور اگر وقوف
عرفات کے بعد یا حلق اور اگر طواف زیارت کے آگے جماع کرے عمداً یا سہواً حج فاسد نہین
ہوتا ہے اور اوسپر بدنہ واجب ہوتا ہے اور اگر بعد طواف زیارت اور آگے حلق کے جماع
کرے تو بکری لازم آتی ہے اور اگر بعد طواف اور حلق کے جماع کرے تو کچھ لازم نہین ہوتا
اور اگر کوئی محرم آگے وقوف عرفات کے یا بعد اوسکے یا دون فرج مین جماع یا معانقہ یا مباشرت
فاحشہ کرے یا بوسہ لیوے یا شہوت سے چھووے انزال ہو یا نہو اوسپر دم لازم آوے گا
لیکن حج یا عمرہ فاسد نہوگا اور عورت کی شرمگاہ دیکھے یا جماع کا خیال کرنے سے انزال ہو جاوے
یا احتلام ہووے تو کوئی چیز اوسپر لازم نہوگی اور بسبب زلق کے یعنے ہاتھ کی حرکت سے
منی نکالے تو دم لازم آویگا قسم ششم بیان مین شکار اور حرم کے جنگل کا جھاڑ کاٹنی اور جوئن وغیرہ
کے مارنے کے جاننا چاہیے کہ محرم پر حرام ہے جانور جنگل کے خواہ حل مین یا حرم مین مارنا
اور اوسکے قتل کو غیرون کو حکم یا اجازت دینا یا اشارہ کرنا اور کسی شکاری کو جاگہہ جانور کے بتانا
پھر اگر اون غیر نے قتل کیا تو جزا واجب آتا ہے ورنہ نہین اور شکار کرنے والے کی اعانت
کرنی اپنی ذات سے یا ہتھیار سے مانند تیر و یا بندوق وغیرہ سے اور کسی جانور کو اوسکی جگہہ
سے نکالدینا اور اوسکو بیچنا خریدکرنا پھر ان سب صورتون سے جزا لازم ہوتی ہے یعنی اوسپر

شکار کی قیمت اور وہ اسطور پر ہے کہ اوسکے مارے جانے کی جگہ مین یا اوسکے اطراف مین جو قیمت اوسکی اوسوقت مین دو شخص عادل ٹھہرانے سے ٹھہر جاوے پہر وہ شخص مختار ہے چاہے کہ اوس قیمت سے ہدیہ قبول لیوے اگر ممکن ہے اوسکو مکے مین ذبح کرکے گوشت کو اوسکے خیرات کرے یا اس قیمت سے گندم وغیرہ کے مول لیکر محتاجون اور مسکینون کو آدہے آدہے صاع گیہون اور ایک ایک صاع جو یا چہوہارا یعنی خرمہ خیرات کردیوے یا ہر مسکین کے صدقے کے بدلے تین روزہ رکہے پہر تقسیم کے آخر اگر کچہ غلہ آدہی صاع سے کم گندم مین اور ایک صاع سے جو وخرمہ مین رہ جاوے تو اوسکو بہی تصدق کردیوے یا اوسکے بدلے مین بہی ایک روزہ رکہے اور جو غیر محرم شکار کو حرم کے قتل کرے تو اوسکو بہی یہی جزا ہے لیکن اوسکو روزہ رکہنا جائز نہین ہے اور شکار کو زخمی کرنے یا اوسکا کوئی عضو کاٹنے یا اوسکے بال اوکہاڑنے کی صورتون مین اسکے نقصان کے موافق جو قیمت ٹہیر گئی سو اوسکو خیرات کردے اور جو کوئی کسی جانور کے پرون کو اوکہاڑے یا اوسکے پانون کاٹے اور وہ اوڑنے سے عاجز ہو جاوے یا انڈا پہوڑے کہ مرا ہوا بچہ اوسمین سے نکلا تو قیمت اوس جانور کی کامل اسپر واجب ہووے گی اگر کوئی محرم حل کے یا حرم کے شکار کو ذبح کیا تو کہانا اوس گوشت کا اوسپر اور غیر پر حرام ہوا پہر اگر محرم اوسکو کہاوے تو پہر اوتنے گوشت کی قیمت خیرات کرنا اوسپر واجب ہوا اور غیر محرم کہاوے تو کچہ نہین اور جو غیر محرم کے شکار کو ذبح کیا تو وہ جانور مردار ہوا اور غیر محرم کے شکار کا گوشت جو اوسنے حل مین شکار کیا اور ذبح کیا ہو محرم کو کہانا حلال ہے اس شرط سے کہ محرم نے اوسکو شکار کرنے کے واسطے حکم یا اشارہ نکیا ہو اور جو کسی کے ساتہ حرم مین داخل ہوتے وقت شکار ہووے تو چاہیے کہ اسکو چہوڑ دیوے اور اگر وہ جانور مرجاوے تو جزا لازم ہوتی ہے اور اگر اسکو کسی کے ہاتہ بیچا ہے تو پہر اوس سے مول لیکے چہوڑ دینا واجب آتا ہے اور اگر دو محرم یا زیادہ ایک

جانور کو قتل کرین حل مین ہو یا حرم مین تو ہر ایک پر کامل جزا لازم ہوتی ہی اور اگر دو شخص غیر محرم یا زیادہ ایک جانور کو حرم کے اندر ایک ہی ضرب مین قتل کرین تو جزا اوسکی سب پر تقسیم کیجاویگی اور اگر کوئی محرم شکار پکڑا اور دوسرے محرم نے اوس شکار کو ذبح کیا تو جزا دونون پر لازم آویگی مگر جزا پکڑنے والے کی جانب ہی قاتل ہی کو دینا ہووے گا اور حرم کی گہانس یا جنگلی جہاڑ کاٹنے سے قیمت اسکی واجب ہوتی ہی جاننا چاہیے بہائی مسلمانون کہ وہ مفرد پر واجب ہوتا ہی سو دونا اسکا قارن پر اور اس قدر متمتع پر جو اپنے ساتھہ ہدی لے گیا ہی واجب ہوتا ہی اور جب قارن میقات سے بغیر احرام کے آگے بڑہے تو مفرد کے برابر ہے

اگر محرم ہرنی کو حرم سے باہر نکالا اور وہ نکلے بعد بچہ جنے پہر دونون مر گئے ضمان دونون کا لازم آیا اور اگر بعد نکلنے کے ہرنی کا ضمان دیا بعد بچہ پیدا ہوکے دونون مر جاوین تو ضمان ہرنی کا واجب ہوا نہ بچہ کا اور ایک جوان کو مارنے سے ایک ٹکڑا روٹی کا صدقہ دیوے اگر دو تین ہووین تو ایک مٹھی گندم دیوے اگر تین سے زائد ہون تو آدہا صاع گندم دیوے یہ اسصورت مین ہی کہ جب اپنے سر یا کپڑے سے پکڑکر مارا ہوا اور جو زمین سے پکڑکر مارا ہو تو کچہہ واجب نہین ہوتا ہی اور اگر کپڑے کو دہوپ مین ڈالدیا کہ جوین مرجاوین اور بہت جوین موئے تو اوسپر نصف صاع گندم خیرات کرنا لازم ہے اور جو دہوپ مین کپڑا خشک ہونے کو رکہا اس نیت سے کہ جون مرجاوین یا اون جون کو غیر کے ہاتہہ سے مروا ڈالا تو اس پر نصف صاع گیہون صدقہ دنیا واجب آتا ہی اور اگر دہوپ مین کپڑا رکہا ہووے اور نیت جون مرنے کی نہ کیا ہو اور جون مرجاوین تو اسپر کچہہ بہی لازم نہین آتا ہی اور ایک ٹڈا مارنے سے جنس گندم وغیرہ سے تہوڑا سا صدقہ دینا ضرور ہوتا ہی واضح ہو کہ حرم کے جہاڑ چار قسم مین

پہلے وہ ہی جو آدمیون نے لگایا ہو جیسا کہ لگاتے ہین دوسرے وہ ہی کہ جو
خود بخود پیدا ہوا ہووے ویسا جو آدمی نہین لگاتے ہین پہر اونکی تین قسمون سے
جہاڑ کاٹنا اور استعمال مین لانا درست ہی اور چوتہی قسم سے بشرطیکہ تروتازہ ہو کاٹنا
اور اوسکو استعمال کرنا کسیکو جائز نہین محرم ہووے یا غیر پہر اگر کوئی مسلمان
عاقل و بالغ اس جہاڑ کو کاٹے اور وہ کسیکے ملک مین نہووے تو قیمت اوس
جہاڑ کی دینی اوسپر واجب ہے پہر اگر چاہے اس قیمت سے گندم خرید کر مسکین
کو آدہے آدہے صاع کے حساب سے صدقہ دیوے یا اس قیمت سی بکری
خرید کرکے ذبح کرے اور یہ صدقہ ہر جگہ پر جائز ہی اور ذبح سوائے حرم کے
جائز نہین ہی اور اداے قیمت کے بعد اس جہاڑ کو استعمال مین لانا مکروہ ہے
لیکن اگر اوسکو بیچکر قیمت کو اوسکی خیرات کیا تو جائز ہی اور سوکہا جہاڑ یا گہانس کاٹنا
اور اوسکو استعمال مین لانا محرم اور غیر محرم کو جائز ہی اور اسیطرح جہاڑ سے تازے
پتے لینا بشرطیکہ جہاڑ کو ضرر نہووے جائز ہی اور تازہ گہانس کاٹنے اور جانور
چرانے سے قیمت لازم ہووے گی ؎

فصل ہفتم بیان مین مباحات احرام کی

واضح ہو کہ بعد احرام کے محرم کو غسل کرنا مباح ہی آب خالص سے واسطے طہارت
کے اور اوس پانی مین کسی قسم کی خوشبو نہو اگرچہ گرم پانی ہو ولیکن بدن کو نہ ملے اور
میل دور نکرے اور پانی مین غوطہ مار کے نہانا اور کپڑے دہونا طہارت کی نیت
سے نہ جوان کے مرنے کے ارادے سے اور ہتیار باندہنا مانند شمشیر وغیرہ کے
اور کمر بند باندہنا اور کمر مین ہمیانی باندہنا اور دہوپ سے گہر یا دیوار یا دیرہ
یا چہتری کا آسرا لینا جو سر کو نہ لگے اور سرمہ لگانا کہ جسمین خوشبو نہو سنت اور

قوت بصارت کی نیت سے اور آئینہ دیکھنا اور مسواک کرنا اور دانت کو جڑ سے اوکھاڑنا
اور ٹوٹا ناخن ترشنا اور فصد کھولنا اور سینگی لگانا بشرطیکہ بال نہ مونڈے اور ختنہ کرنا
اور ٹوٹے عضو پر پٹی باندہنا منہ اور سر کے سوائے اور اوڑہنا سب طرح کے
کپڑونکا خواہ سفید ہو خواہ رنگا ہوا مگر سرخ اور زرد اور خوشبودار نہو اور تکیے
پر سر اور رخسارہ لگانا اور سر پر ہاتھ رکھنا اپنا ہو یا غیر کا اور پہننا جوتے کا جو پانون
کے پیٹھ کی ہڈی اونچی سے نیچی ہووے اور دو کانون اور کپڑون اور ٹھنڈہی
کے نیچے داڑہی اور باقی سب بدن کو ڈہانپنا سوائے سر اور منہ کے اور اوٹھانا
سر پر دیگ اور تہلا اور طبق اور تختہ اور مانند اسکے نہ کپڑے کہ مکروہ ہین اور کہانا
اس شکار کے گوشت کا جو غیر محرم اوسکو بے اجازت محرم کے حل مین شکار کیا ہو اور
غیر محرم نے اوسکو ذبح کیا ہو اور شکار کرنا مچھلی کا اور کہانا اوس کہانے کا کہ جسمین خوشبو
کی چیزین ڈالکر پکائے ہون مانند زعفران اور لونگ اور دارچینی وغیرہ کے اور کاٹنا
یا اوکھاڑنا گہانس یا جہاڑ کا حل کی زمین سے تر ہو یا خشک اور شعر پڑہنا اور بنانا کہ جسمین
گناہ کا مضمون نہو اور نکاح کرنا یا کردینا بخلاف امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے اونکے نزدیک
جائز نہین ہی بلکہ حالت احرام مین حرام ہی اور ذبح کرنا گائی اور بکری اور مرغی اور اونٹ
کا اور مارنا سانپ اور بچھو اور چوہا اور کوا اور چیل اور چیونٹی اور نا بیل اور گرگٹ اور لاندگی
کا اور مارنا اون جانورونکا جو پہاڑ کہانے والے اور ایذا دینے والے ہین اور مارنا
کشٹمل اور مکہی اور مچھر اور پسو اور گوجڑے کا اور مانند اسکے اور مارنا دیوانے کتے
اور درندے کا اور کھجلانا بدنکا اسطور سے کہ بال نہ جہڑے اگرچہ خون نکلے اور
بیٹھنا عطار کی دوکان مین جس کے پاس کچھ خوشبو ہووے بشرطیکہ خوشبو
سونگھنے کا ارادہ نہو

آغاز فصل ہشتم بیانمین اقسام احرام اور احکام قران اور تمتع وغیرہ کے

ای مسلمانون بخوبی جانو کہ احرام چار قسم پر ہی پہلا احرام افراد حج کا ثانی احرام افراد عمرے کا ثالث احرام قران کا چوتہا تمتع کا پہر نزدیک امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے ان چارون مین قران افضل ہی بعد تمتع اوسکے بعد افراد حج بعد ازان افراد عمرہ اور نزدیک امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے افراد حج افضل ہی پس پیچہے تمتع اوسکے بعد قران ولیکن قران اور تمتع آفاقی کے حق مین مشروع ہی اور میقاتی اور مکی کے حق مین ممنوع اور افراد حج اور افراد عمرہ سب کے حق مین درست اور صحیح ہی خواہ آفاقی ہو یا میقاتی یا مکی پس افراد حج کا احرام یہ ہی کہ حج کرنے والا میقات کو پونہچکے یا آگے سے میقات کے حج کے ماہون مین یا اوسکے آگے فقط حج کا احرام باندہے پہر اگر حج کے ماہونمین مکے کو پونہچا ہی تو طواف قدوم بجالاکے اسی احرام سے حج کے دنونمین حج ادا کرے اور عمرہ ادا نکرے یا ادا کرے تو بعد حج کے دن گذرنیکے دوسرے احرام سے عمرہ ادا کرے اور اگر حج کے مہینون کے آگے مکے کو پونہچا ہی تو چاہیے کہ اول عمرہ ادا کرے لیکن حلال نہووے یعنے سر نہ مونڈا وے پہر حج کے دنونمین اسی احرام سے حج ادا کرے اسطور کے احرام باندہنے والے کو مفرد حج بولتے ہین اور افراد عمرے کا احرام یہ ہی کہ میقات کو پونہچکے یا آگے سے میقات کے صرف عمرے کا احرام باندہے حج کے مہینون مین یا آگے اوسکے اور ذکر کرے عمرے کو تلبیہ کہتے وقت اسطور سے لبیک بالعمرۃ اور ادا کرے اوسکو حج کے ماہون کے سوا یعنے حج کے آگے یا بعد حج کے یا اس سال حج نکرے اور عمرہ فقط بجالاوے اسطور سے احرام باندہنے والے کو مفرد عمرہ بولتے ہین اور قران کا احرام یون ہی کہ میقات سے یا اوسکے آگے سے حج کے مہینون مین یا اوسکے پہلے حج اور عمرے کو

ملاکر دونون کے واسطے ایک ہی احرام باندہے اور مکہ معظمہ مین جاکے اون ارکان عمرے کے یعنے طواف اور سعی حج کے ہی مہینہ مین بجالاوے بعد دوسرے بار طواف قدوم ادا کرے اور احرام نہ کہولے یعنے سر نہ مونڈے بلکہ اسی احرام پر رہنے پہر حج کے دنونمین ارکان حج کے ادا کرکے احرام کہولے ایسے احرام باندہنے والے کو قارن بزبان دکر تے ہین پہر اگر قارن حج اور عمرے کے واسطے دو طواف اور دو سعی ملا کر کیا تو جائز ہی لیکن گناہ ہی اور عید کے روز یعنے دسوین تاریخ کو جمرہ عقبہ کی رمی کے بعد واسطے اوسکے بکرا یا بدنہ ذبح کرے جو سات آدمی شریک ہوکے ایک بدنہ یعنے اونٹ ذبح کرین تو درست ہی دم قران اسکو کہتے ہین یہہ دم واجب ہی قارن پر جو احرام قران کا باندہے اور بعد ذبح کے حلق یا قصر کرکے احرام سے نکلے اور جسکو بکرا یا بدنہ خرید کرنے کی قدرت نہین ہی تو تین روزے رکہے یعنے احرام باندہنے کے بعد سے نوین تاریخ تک یہہ روزے رکہنے جائز ہین مگر افضل اور اولی یہ ہی کہ ساتوین واٹہوین و نوین رکہے بعد نحر کے روز یعنے دسوین تاریخ کو حلق کرے بعد ایام تشریق کے سات روزے رکہے اور ان روزون کی نیت رات کو کرنا شرط ہی جیسا کہ قضای رمضان یا نذر مطلق یا کفارے کے روزون مین شرط ہی اور جائز ہی کہ پی در پی رکہے یا جدا جدا مکہ مین رہ کے رکہے یا اور کہین یہہ دس روزے بدل مین دم قران کے ہین پہر جو قارن اول کے تین روزے نہ رکہے گا تو دوسرے سات روزے بہی اوسکے ذمہ سی ساقط ہوتے ہین اور اسکے بدلے مین دم دینا لازم آتا ہی اور اگر کوئی قارن مکے کو نجاکے عرفات مین جاکر ٹہرا تو عمرہ ترک ہونے سے ذبح کرنا بکرے کا اور قضا کرنا عمرے کا اسپر واجب ہوتا ہی اور اگر پہلے حلق کے ذبح

قادر ہو تو اوسی ذبح کرنا لازم ہی اور روزے رکہنا اوسکے بدلے مین جائز نہین ہی اور تمتع کا احرام یون ہی کہ میقات سے یا اوسکے آگے سے مہینون مین حج کے یا اوسکے آگے احرام عمرے کا باندہے اوسکے بعد حج کے ہی مہینون مین مکہ شریف مین پہونچکر اول طواف عمرے کا بجالاوے اور اس طواف مین حجر اسود کو بوسہ دیتے وقت تلبیہ موقوف کرے بعد سعی کرے پہر حلق کرے یا قصر کرکے احرام سے نکلے پہر حج کے دنون میں ساتوین یا آٹھوین تاریخ احرام حج کا باندہ کے حج ادا کرے پہر اگر عمرے کو حج کے مہینون سے آگے ادا کیا تو متمتع نہووے گا بلکہ مفرد عمرہ اور مفرد حج ہووے گا اور دم تمتع کا اوسپر واجب نہوگا کیونکہ عمرے کو حج کے ماہون مین ادا کرنا تمتع اور قران کے لیے شرط ہی اور اوس متمتع پر واجب نہین کہ حلق یا قصر کرکے احرام سے باہر آوے بلکہ مختار ہی کہ طواف اور سعی کرنے کے بعد حلق یا قصر کرے یا نہ کرے احرام باقی رکہے بعدازان ارکان حج کے ادا کرے اسطور سے احرام باندہنے والے کو متمتع بولتے ہین پہر جو متمتع میقات سے اپنے ساتہ ہدی نہین لے گیا سو اسکا حال یہی ہی جو مذکور ہوا اور جو متمتع اپنے ساتہ ہدی لے جاوے اوسکو حلال ہونا جائز نہین ہے بہرحال متمتع پر خواہ ہدی چلاوے یا نہ چلاوے بکرا یا بدنہ ذبح کرنا واسطے شکر کے واجب ہوتا ہی جیسا قارن کو پہر اس دم کو دم تمتع کہتے ہین اگر بکرا یا بدنہ خرید کرنے کے قدرت یعنے مقدور نہو تو اسکے بدل دس روزے رکہنا واجب ہوتا ہی اس تفصیل سے جو قارن کے روزے رکہنے کا حکم اور متمتع مانند مفرد حج کے ہی حج کے افعال ادا کرنے مین مگر طواف قدوم متمتع کے حق مین نہین ہی بلکہ طواف عمرے کا ہی اور دو دل

کرے طواف زیارت مین بعد اوسکے سعی کرے اور جاننا چاہیے کہ افراد اور
غیر افراد مین فرق یہہ ہی کہ حج قران اور تمتع مین ذبح کرنا ہی کا واجب ہوتا ہی
اور حج افراد مین واجب نہین اور قران اور غیر قران مین اسقدر فرق ہی کہ اگر
قارن سے ایک جنابت ہو تو دو جزا لازم آتی ہی بخلاف مفرد اور متمتع کے
ایک جنابت مین ایکہی جزا لازم آتی ہی مگر جو متمتع کہ احرام کو عمرے کے حلق
کرنے یا قصر کرنے سے یا کہول کر پہر احرام حج کا باندہے اور اوسوقت
اوس سے کوئی ایک جنابت ہووے تو اوس پر مثل قارن کے دو جزا
واجب الادا ہوتے ہین دو احرام کے باعث سے اور تمتع اور قران مین فرق
یہ ہی کہ اگر متمتع ہدی کو میقات سے مکے کو اپنے ساتہ نہین لے گیا ہے
تو جائز بلکہ مستحب ہی کہ نہ لیجاوے اور عمرے کے احرام سے نکلے
اور بعد اوسکے احرام حج کا باندہے بخلاف قارن کے کہ اوسکو عمرے کا
احرام کہولنا جائز نہین پہر اگر قارن عمرے کا طواف اور سعی کرکے حلق کیا تو
احرام سے نہین نکلتا بلکہ اوسپر دو دم واجب ہوتے ہین فقط

فصل نہم بیان مین بنا کرنے ایک احرام پر دوسرے احرام کو

واضح ہو کہ دو احرام دو حج کے واسطے یا دو احرام دو عمرے کے لیے جمع کرنا
اور عمرے کے احرام کو حج کے اعمال پر یا حج کے احرام کو عمرے کے
اعمال پر بنا کرنا اور عمرے کے احرام کی بنا حج کے احرام پر یا حج کے احرام
کی بنا عمرے کے احرام پر کرنا مکی اور میقاتی اور آفاقی کے حق مین بدعت ہی مگر
اس آفاقی کے حق مین جو قارن ہو یا تمتع کرنا ایکہی احرام مین حج اور عمرے کو
بشرطیکہ عمرے کو حج ہی کے مہینون مین ادا کرے اور بنا کرنا حج احرام کو عمرے

کے احرام پر بشرطیکہ عمرے کے طواف سے چار شوط یعنے چار دفعہ ادا نہ کیا
ہو باندھا کرنا عمرے کے احرام کو حج کے احرام پر وقوف عرفات سے پہلے
جائز بلکہ سنت ہی کہ اسکو قران کہتے ہین ولیکن صورت اخیر مین اشارت گناہ ہی
کیونکہ اس صورت مین حج کے احرام اور اوسکے افعال ہین عمرے کے افعال
حاصل ہوتے ہین پھر جب وہ دونون احرام حج کے ہون تو ادا ہر دو کا لازم
ہوگا مگر ایک ترک کرکے دوسرے سال قضا کرنا پڑے گا کیونکہ تکرار حج
کی ایکسال مین ناجائز ہی اگر وہ ہر دو احرام عمرے کے ہون تب بھی ادا کرنا دونون
کا واجب ہوگا لیکن ایک کو ترک کرکے بمرتبۂ ثانی اسی سال مین قضا کرنا لازم ہوگا
کسواسطے کہ تکرار عمرے کے ایکسال مین درست اور صحیح ہی اور باقی بدکور دہی
چار صورتون مین ہی حج اور عمرہ ہر دو کو ادا کرنا واجبات سے ہی عاید حال
ہوگا مگر قران کی صورت کے سوا ان دوسے ایک کو ترک کرنا پڑے گا
پس ایک کو ادا کرنے کے بعد دوسرے کو ادا کرنا واجب اور لازم ہوگا
پھر اگر متروک عمرہ ہی اسکو قضا کرکے ترک کرنے کی جنابت کا دم دیوے اور
جو متروک حج ہی تو اسکو دوسرے عمرے کے ساتھ قضا کرکے دم جنابت کا
دیوے مثال ان چار صورتون کی علی الترتیب سے ہین مثال جیسا کوئی آفاقی
یا غیر آفاقی حج کا احرام باندھے حج کے طواف سے اقل شواط یعنے ایک
یا تین بار پھرنے کے بعد عمرے کے لیے احرام باندھا تو عمرے کو چھوڑ
دیوے اور بعد ادا اسے حج کے عمرے کو قضا کرے اور دم دیوے مثال
جیسا کہ مکی اور میقاتی عمرے کا احرام باندھ کر اوسکے طواف کثر اشواط پھرنے
کے بعد حج کا احرام باندھا تو اس حج کو چھوڑ دے اور اوس عمرے کو ادا کرنے
کے بعد حج کو قضا کرے اوسی سال یا دوسرے سال ساتھ دوسرے عمرے کی

اور دم دیوے مثال جیسا کہ آفاقی یا غیر آفاقی مکی ہو یا میقاتی حج کا احرام باندہا اور
اسکے طواف سے کوئی شوط ادا نہ کرکے پہر عمرے کے احرام کو باندہین عمرے
کو ترک نہ کرے بلکہ عمرہ بجالا کے حج ادا کرے اس صورت مین آفاقی قارن ہوگا
مگر اوراوسپر دم شکر اور غیر پر جنایت کا واجب ہوگا مثال جیسا کہ مکی یا میقاتی عمرے
کا احرام باندہکے اوسکے طواف سے کوئی شوط نہین پہر کے حج کا احرام باندہی
تو عمرے کو ترک کرے اور حج ادا کرکے اس عمرے کو قضا کرے اور دم دیوے
اور اگر اس عمرے کے طواف سے چار شوط پہرنے کے بعد حج کا احرام کیا
ہی تو حج کو چہوڑ دے اور اس عمرے کو ادا کرنے کے بعد حج کے تین دوسرے
عمرے کے ہمراہ قضا کرنا ضرور ہی اور دم دینا بہی واجب اور لازم ہوگیا اور اگر عمرے
کو چہوڑ کر حج ادا کیا تو قضا فقط عمرے کا واجب اور لازم ہوگیا اور دم بہی دینا لازم
آدے گا اور جو حج اور عمرے دونون کو ادا کیا ملا کر تو بہی جائز ہی مگر دونون کو
جمع کرنے سے دم جنایت واجب بحال ہوگا پس یہ حکم بنا بر مکی اور میقاتی کے
خاص ہی مگر آفاقی جو قارن ہی اسی صورت مین کہ عمرے کے طواف سے
چار شوط ادا کرنے کے آگے حج کا احرام باندہا ہی تو اس کے حق مین سنت
ہی کہ حج یا عمرے کو ترک نکرے بلکہ عمرے کو ادا کرے حج گذارے یا حج اور
عمرے کی افعال ہر طرح جمع کرکے بجالاوے پس اسپر بہی دم قران واجب
ہوگا ولیکن یہ دم دم جنایت نہین بلکہ دم شکر ہی اور اگر اوس نے چار شوط ادا
کرنے کے بعد حج کے احرام باندہا ہی تو قارن نرہے گا بلکہ مفرد حج ہوجاوے
گا پس اسکا حکم مکی اور میقاتی کا ہے فقط

فصل دہم بیان مین طواف حج اور جنایات طواف اور سعی

اور وقوف عرفات اور وقوف مزدلفہ اور رمی جمار اور ذبح ہدایا وغیرہ کے

ای برادران مسلمانون اپنے گوش دل سے بخوبی سنو اور جانو کہ حقایق اس کے آٹھ اقسام پر حاوی ہین

پہلی قسم بیانون مین طواف حج کے ہی

واضح ہو کہ طواف کعبہ مکرمہ کے گرد پہرنے کو کہتے ہین اور ہر طواف کے ساتہ پہیر ہین اون پہیر کو شوط عرب مین کہتے ہین سو اوس طواف کے تین طرح ہین اول طواف قدوم جو بلفظ تحیت اور لقا کے ہی زبان زد ہی سو وہ سنت موکدہ ہی میقاتی اور آفاقی پر جو مفرد حج یا قارن ہووے ولیکن مکی اور متمتع اور مفرد عمرے پر سنت نہین اور اسکی صحت کا وقت دخول مکہ ساتہ احرام کے ماہ ہا حج مین پس جو کوی طواف قدوم نکرکے عرفات مین جا ٹہہرا تو وقت اوسکا فوت ہوا دوم طواف زیارت ہی کہ جو ساتہ طواف رکن اور طواف افاضہ کے ہی نامزد سو یہ طواف سب لوگ پر فرض ہی مگر مفرد عمرہ پر فرض نہین اور اوسکے صحت کا وقت عید کی طلوع فجر سے تحریک ہی یعنی انتہا بارہوین کے غروب آفتاب تک سیوم وداع ہی جو طواف صدر بہی کہاتا ہی یہ طواف واجب اوپر آفاقی کے ہر گونہ ہی یعنے بحالت ہونے حج مفرد یا متمتع یا قارن اور وجوب نہین اوپر مفرد عمرہ یا مکی خواہ میقاتی پر اور اوسکے جواز کا وقت بعد طواف زیارت کے ہی پہر اوسکو ایام نحر مین بجالاوین یا بعد اوسکے مگر مکہ سے نکلتے وقت نیت سے حضرت کے بجالانا مستحب ہی اور ان تینون طوافون مین نیت طواف کی کرنی فرض ہی اور ہر طواف مین چار شوط فرض ہین اور باقی تین شوط واجب اور ان طوافون کے واجبات اور سنن حج کے واجبات اور سنن مین درج کیے گئے ہین وہان سے ہر شایق کو مفصل اور مشرح حالی خاطر کے ہوگا

اور جاننا چاہیے کہ اضطباع اور رمل طواف قدوم مین سنت موکدہ ہی لیکن اوسوقت
سے کہ حج کرنے والا بعد اس طواف کے سعی کرے اگر سعی نکرنا ہی تو اضطباع
اور رمل بھی اس طواف مین نکرے کیونکہ اس شخص کو اختیار ہی کہ حج کی سعی کو بعد
طواف قدوم کے بجالاوے یا بعد طواف زیارت کے ولیکن افضل بعد طواف
زیارت کے ہی اور اگر طواف قدوم کے بعد سعی کیا ہی تو طواف زیارت کے
بعد اوسکا درست نہین ہی پھر اضطباع اور رمل اوس طواف مین سنت ہوگا کہ جسکے
پیچھے سعی پائی جاوے پس طواف عمرے مین اضطباع اور رمل بغیر شرط کے
سنت ہی اور طواف وداع مین نہ اضطباع ہی اور نہ رمل اور نہ اوسکے پیچھے سعی
ہی اور ہر طواف کی دو رکعت نماز ادا کرنا واجب ہی مگر اوسکو مقام ابراہیم کے پاس
ادا کرے افضل ہی اور ان دو رکعتون کو مکروہ وقتون مین نہ پڑھے اور مکروہ ہی
طواف کرنا نعلین یا موزہ پہنے ہوئے اور مکروہ ہی طواف کرنا نماز فرض اور خطبہ
جمعہ کے وقت اور جو درمیان طواف وضو جاتا رہے تو مناسب ہی کہ وضو کرکے
بقیہ طواف بجالاوے اس صورت مین صدقہ اوسپر کسی چیز کا واجب نہین ہوتا ہے
حدیث فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کوئی طواف کعبہ شریف کا
کرے مین سات بار کرے اور برہنہ سر ہووے اور ہر نوبت مین حجر اسود کے
پاس پہنچے اور اوسکو بوسہ دیوے مگر یہ کہ اوسوقت کسیکو ایذا نہ پہنچے اور کلمات
دنیاوی نہ کہے بجز ذکر اللہ تعالے شانہ کے سو بعد ہر قدم کے رکھنے اور اوٹھانے
ستر ہزار نکوئیان اوسکے واسطے لکھی جاوین اور ستر ہزار حسنات اوسکے بلند کیے جاوین
اور اوسکے نامۂ اعمال سے ستر ہزار برائیان محو کی جاوین حدیث فرمایا آن سرور
عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے جو فرشتہ لوگ کسی کے ساتھ مصافحہ کرتے ہین
ہر آئینہ ساتھ غازیان یا نیکی کنندگان یا مادر و پدر خود شان کے یا جو کہ طواف

گرد کعبہ مکرمہ کے کریں حدیث فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے کہ
گرد میں کعبہ معظمہ کے ستر ہزار فرشتہ ہیں کہ آمرزش چاہتے ہیں اون کے
واسطے جو طواف کریں حدیث فرمایا آن سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
نے کہ طواف کرنا ہر آئینہ ورآتا ہی رحمت پروردگار عالم میں بدرستیکہ
خداوند تعالی مباہات کرتا ہی طواف کرنے والے کعبہ مکرمہ کے سے آسمان
پر حدیث فرمایا جناب رسول خدا تعالی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے
کہ طواف بہت کرے پہلے اوس سے کہ حایل ہووے درمیان شما و
درمیان کعبہ شریفہ بالتحقیق گویا کہ دیکھتا ہوں حق مردی را کہ آدم سری
و پانچ خانہ کعبہ میں بیٹھا ہی اور باہر کرتا ہی ایک ایک سنگ اوسکے کو اور
بھی فرمایا ہی کہ جو کوئی دو رکعت نماز مسجد حرام میں ادا کرے وہ ایسا ہی
کہ ہزار رکعت میری مسجد میں ادا کیا ہو یعنی مسجد مدینہ میں اور ایک رکعت نماز
میری مسجد کی افضل تر ہی اوس سے جو ہزار رکعتیں غیر و مان کے پڑھی
جاویں حدیث فرمایا سرور عالم صلعم نے کہ جو کوئی میری قبر کی زیارت کرے
برابر ہی کہ زیارت کیا اوس نے مجھے میری حیات میں اور زیارت کرنے
والا میرا جانے کہ اوسکا اجر کیا ہی ہر آئینہ میری قبر پر واسطے زیارت کے
آوے غزغرون یعنی نبرد و ہیجوابہ طفلان کو

قسم دوم بیچ بیان طواف کی جنایات میں

ای برادران مسلمان بخوبی جانو بلکہ اسباب میں قاطع کلیہ پہچانو کہ طواف فرض کلی
ہی یعنی ساتوں پھیرے یا اکثر چار پھیرے پر ساتھ جنابت یا حیض یا نفاس کے
بجالایا جاوے تو بدنہ لازم ہوگا اور جو کوئی اقل تین پھیرے یا اس سے کم

بحالت جنابت کے اسی طواف سے اور کل یا اکثر بے وضو ادا کیا تو دم اوسپر
واجب آیا یکبار اکرنے کا اور جو اسی طواف سے تین مرتبہ یا اوس سے کم
بے وضو پہرا تو ہر پہرنے کے بدل آدہا صاع گیہون مسکین کو صدقہ دینا
ضرور پڑے گا اور جو اسی طواف مین تین بار ہی یا کم اوسکے ترک کئے
جائین تو ذبح بکرے کا لازم آیا اور اسی طواف کے کل یا اکثر کی تاخیر سے
ذبح بکرے اور اقل کی درنگی سے صدقہ واجب الحال ہوتا ہی مسئلہ پس اعادہ
طواف فرض کا اوپر محدث کے ساتھ طہارت کے مستحب ہی جب ایام نحر
مین اعادہ کیا اوسکے بعد ساقط الدم ہو جاوے گا اور جنب پر واجب ہے
طہارت سے اعادہ کرنا اوس طواف کا ولیکن بدنہ یا دم اوسوقت ساقط ہوجاوے
گا جبکہ ایام نحر مین اعادہ کیا جاوے اور زمان نحر کے بعد اعادہ کرنے سے
بصورت وجوب بدنہ بدنہ ساقط ہو جاوے گا مگر بطور تاخیر طواف کے اوسپر
دم دینا واجب آوے گا یعنے ذبح بکرا اور بحالت وجوب دم کے دم بہی ساقط
ہوجاوے گا ولیکن ہر شوط کے بدل مین آدہا صاع گیہون محتاج کو دینا پڑے
گا ضرور اور جس شخص نے اس طواف کو پارچہ نجس سے کہ اوسمین قدر درم
زاید آلودہ تہا نجاست ادا کیا تو جائز مگر مکروہ ہی اور دم واجب نہوگا اور جو
اوس طواف کو بدون ستر عورت کے ادا کرے تو اوسپر اوسکا پہیرنا واجب ہی
ورنہ دم دینا اوسپر واجب ہوگا مسئلہ اور طواف غیر فرض لیعنے طواف قدوم
یا صدر کو کل یا اکثر کمتر بے وضو ادا کرنے سے صدقہ اور بحالت جنابت کی
کل یا اکثر کے عمل درآمد سے دم دینا اور اقل سے صدقہ لازم آتا ہی اور جملہ
طواف غیر فرض یا اوسکے اکثر کے ترک کرنے سے ذبح بکرا واجب آوے
گا اور اوسکے اقل کے ترک سے صدقہ مسئلہ پس طواف غیر مفروض کا اعادہ

محدث پر ساتہ طہارت کے مستحب اور مجنب پر واجب اور بصورت کرنے اعادہ
طہارت اوسکے واسطے کچہ واجب نہوگا مسئلہ جسنے طواف زیارت ساتہ جنابت
کے اوا کیا اور اعادہ اوسکا ساتہ طہارت کے نکرکے طواف صدر آخر ایام تشریق
کے طہارت بجالایا تو طواف ثانی ساتہ طواف اول یعنے زیارت کے بدل
جاویگا اور طواف ثانی یعنے صدر جاتا رہیگا سواس طواف متروک کے
عوض مین اوسپر دم دینا بالاتفاق واجب ہووے گا اور نزدیک امام ابوحنیفہ
رحمۃ اللہ علیہ کے تاخیر کرنے سے طواف زیارت کے بہی دوسرا دم بہی
لازم آتا ہی مسئلہ جو شخص کہ طواف زیارت بغیر وضو اور طواف صدر با وضو آخر
زمان تشریق مین بجالاوے تو اوسپر ایکہی دم واجب آتا ہی مسئلہ جو شخص طواف
زیارت بدون وضو اور طواف صدر بحالت جنابت عمل مین لاوے گا اوسپر
دو دم آوینگے واجب یعنے ایک بعوض زیارت اور ثانی بعوض صدر کے
مسئلہ جو شخص کہ ان دونون طواف کو ترک کرے گا اوسپر اوسکی عورت حلال نہوگی
تاوقتیکہ مستعد ہوکر ان دونوں کو ادا نکرے گا پہر اوسکے بعد باعث تاخیر زیارت
اوسپر دم واجب ہی نہ بسبب در نگی طواف صدر کے کسواسطے کہ اوسکا کوئی وقت
معین نہین ہی مسئلہ طواف زیارت چہوڑ کے طواف صدر بجالانی کے صورت
مین یہ طواف اسکا بدل ہوکر بسبب متروک ہونے کے ایکدم اور طواف
زیارت کی تاخیر سے دوسرا دم واجب ہوگا مسئلہ جو طواف زیارت سے
تین کرت کئے جاوین اور طواف صدر تمامیہ ادا ہووے تو چار کرت صدر سے
زیارت مین جاتے رہینگے اور طواف زیارت صحیح ہوجاوے گا
ولیکن بلحاظ تاخیر اس طواف کے اوسپر ایکدم لازم الحال ہوگا اور بسبب ترک
چار کرت طواف صدر کے دوسرا دم بہی عاید ہوگا مسئلہ جو طواف زیارت سے

چار کرت عمل مین لایا جاوے اور طواف صدر پورا کیا جاوے تو صدر سے تین کرت زیارت مین لاحق ہوکر طواف زیارت صحیح اور کامل کیا جاوے گا مگر اوس تین کرت کے دیرنگی کی باعث ایک صدقہ اور تین کرت اوسکے چھوٹ جانے کے سبب سے دوسرا صدقہ واجب ہوگا مسئلہ جو طواف زیارت سے تین کرت اور طواف صدر سے بھی تین کرت بجالائے جاوین تو یہ چھون شوط داخل زیارت ہونگے پھر بوجہ ترک ہونے ایک کرت زیارت کے ایکدم اور باعث ترک جملہ شوط طواف صدر کے دوسرا دم لازم ہوویگا مسئلہ اگر دونون طواف سے چار چار کرت عمل در آمد ہووے تو صدر سے تین کرت زیارت مین ملکر وہ پورا اور صحیح ہو جاوے گا اور بوجہہ تاخیر کے صدقہ اوسپر لازم ہوگا اور بوجہہ چھوٹ جانے چھہ کرت کے طواف صدر سے دم عاید ہوگا مسئلہ جو کسی نے طواف زیارت کے واسطے چار شوط پھرا اور طواف صدر کے لیئے کچھہ بھی نہین کیا تو اوسکا حج صحیح ہوگا بسبب ادا ہے فریضہ کے لیکن اوسپر دو بکریون کا ذبح کرنا لازم ہوگا ایک بوجہہ نقصان زیارت کے اور ثانی بلحاظ ترک ہو جانے صدر کے سو چاہیے کہ اون دونون بکریونکو دوسرے سال منا مین بھیجدے کہ ذبح کیجاوین مسئلہ جو عمرے کا طواف بحالت حدث یا جنابت کے ادا کیا جاوے اوسکا اعادہ لازم ہی ورنہ بہر دو صورت بکری ذبح کرنا لازم آوے گا مسئلہ طواف راکب اور محمول کا بعذر شرعی درست اور صحیح ہی بغیر دم کے اور جو عذر شرعی نہو تو بھی درست ہی مگر دم دینا لازم آوے گا فقط

قسم سوم بیان مین سعی کے اور اوسمین تیرہ شروط مین

جاننا چاہیے بھائی مسلمانون کہ سعی ارکان حج سے رکن واجب نہی ہی اور نفی

کہتے ہین درمیانین صفا اور مروہ کے دوڑنے کو یعنی پہرنے کو ایسا کہ صفا
سے مروہ مین آوے اور مروہ سے صفامین جاوے سات بار اور ہر ایکبار کو شوط
کہتے ہین پہر اونمین چار بار فرض ہی باقی تین بار واجب جیسا کہ تفصیل بیان اسکا
طوافون مین بہی درج ہی پہر جو کوئی آدمی چار کرت ترک کرے تو ہرگز سعی نہوئی
جاویگی اور دم لازم آوے گا اور جو تین کرت چہوڑ دیوے تو واجب ترک ہوگا پس
بمقابلہ ہر کرت نصفے صاع گندم محتاجونکو دینا ضروری شرط دوم سعی پائی جانے
مقام صفا اور مروہ کے بیچ مین اور دوسری جاگہہ کی سعی جائز اور صحیح نہین شرط
سوم چاہیے کہ سعی بعد طواف کعبہ کے کیجاوے پہر جو کوئی قبل از طواف
کے سعی کیا تو درست اور جائز نہین ہوگا اسواسطے کہتے ہین کہ جب مکی حج
کا احرام باندہے اور طواف زیارت کے پہلے سعی کرنا چاہیے تو ضروری
کہ اول طواف نفل بجا لاکر سعی کرے بعد طواف زیارت ادا کرے بغیر سعی
کے کسواسطے کہ مکے کے حق مین طواف قدوم نہین ہی شرط چہارم احرام
حج یا عمرے کا اسکے مقدم ہووے شرط پنجم واجب ہی یعنے جو سعی کہ
مناسک حج ہی وہ موقوف ہی حج کے مہینون پر یعنے وقت اوسکا حج کا مہینہ
ہی بخلاف اس سعی کے جو عمرے کے واجبات سے ہی کہ وقت اوسکا
معین نہین بلکہ تمام سال اوسکے واسطے وقت ہی شرط ششم کہ اکثر مسافت صفا
اور مروہ کے جو درمیان مین ہی طی کیجاوی پہر جو بمقدار دو ثلث کے راہ باقی
رہ جاوے تو سعی جائز نہوگی شرط ہفتم واجب ہی سعی مین شروع سعی کا کرے
صفا سے اور مروہ پر ختم کرے پہر جو کہ مروے سے اغاز کیا تو اول کرت حساب
مین نہ آوے گا بلکہ اوس ایک کرت کا دوہرانا چاہیے جو اعادہ نکیا تو نصفی صاع
گندم صدقہ دیوے شرط ہشتم اور تین شوط اخیر کے واجب سعی سے ہین

شرط نہم پیادہ پا سعی کرنا اور با احرام رہنا اور سعی مین نیت شرط نہین سب پر
سنت ہے شرط دہم دو رکعت نماز بعد سعی کے مسجد حرام مین پڑھنا
سنت ہے شرط یازدہم درمیان سعی کے معاملہ خرید و فروخت کا کرنا
مکروہ ہے اور سوای کلمات ضروری اور سخن مکرر سے کہ مکروہ ہے شرط دوازدہم
اگر درمیان سعی کے نماز فرض یا نماز جنازے کی جماعت کھڑی ہووے تو
اوسوقت سعی کو چھوڑ کے اون نمازون سے فارغ ہووے بعد جہان سے
چھوڑا ہو وہان سے تمام کرے ایسا حکم طواف کے شروط کا بھی ہے
شرط سیزدہم محدث اور جنب اور حایض اور نفسا کے سعی بھی صحیح ہے
کیونکہ جو عبادت مناسک حج کے خارج مسجد سے ادا کیے جاوین اوس مین
طہارت حدث اور جنب سے شرط نہین ہے بلکہ مستحب ہے جیسا کہ سعی اور
وقوف عرفہ اور مزدلفہ اور رمی جمار وغیرہ مین اور جو عبادت کی مسجد مین بجا
لائی جاتی ہے اوسمین طہارت شرط ہے مانند طواف کے اور حلال ہونے
اور جماع کرنے بعد سعی درست ہے اور محمول اور راکب کی بھی سعی بعذر صحیح ہے
اور اگر بغیر عذر کے ہو تو دم لازم آوے گا فقط

قسم چہارم بیچ بیان وقوف عرفات کی

واضح ہو کہ بیچ میدان عرفات کے ٹھہرنے کو وقوف زبان پر لاتے ہین
اور وہ منجملہ ارکان کے ایک رکن ہے حج سے اوسکے فوت سے
حج فوت ہوتا ہے اور فضائل اوسکے بہت بڑے ہین اور اسیقدر
اوسکی فرضیت ہے کہ تاریخ نوین ذیحجہ کو شب ہو یا روز میدان عرفات
مین ایک لحظہ ٹھہرے کھڑا ہو یا بیٹھا یا چلتا ہو یا برہنہ ہو یا کپڑے پہنے

ہو محدث ہو یا جنب ہو حائض ہو یا نفسا ہو عرفات جانتا ہو یا نہ جانتا ہو جاگتا ہو
یا سوتا ہشیار ہو یا بے ہوش مست ہو یا مجنون راغب ہو یا مجبور اور اوسمین
چند شرطین ہین سو یہ لکھی جاتی ہین مخفی نرہے شرط اول احرام حج کا مقدم
ہووے شرط دوسری وقت اسکا تاریخ ۹ ذیحجہ کی زوال آفتاب سے لیکر
تاریخ دسوین کے طلوع آفتاب تک ہی لیکن نوین کے غروب آفتاب تک ٹھہرنا
وہان پر واجب ہی کہ جسکے ترک کرنے سے حج فوت نہین ہوتا مگر دم لازم آتا
ہی شرط سوم جو کوئی پہلے غروب کے اپنے اختیار سے نکلے یا سواری کا
جانور سرکشی کرکے اوسکو نکالے تو اوسپر دم واجب ہوتا ہی اسصورت مین جو
پہلے غروب کے پہر جاوے گا تو اوس سے دم ساقط ہو جاوے گا والا
فلا شرط چہارم وجوب مسبوق الذکر اوس شخص کے حق مین ہی جو کہ دن ہی کو
عرفات مین جا ٹہرا ہو اور جو شب کو جاکر ٹہرا تو اوسکا ایک لحظہ بہی ٹہرنا کافی
ہی اگرچہ بطور عبور کے ہو اور اوسپر کوئی شئی لازم نہ ہووے گی شرط پنجم
جو کوئی حج فرض یا منذور یا تطوع یعنے نفل کا احرام باندہا اور اوسکو عرفات
مین ٹہرنا میسر نہوا یہان تک کہ دسوین کی صبح ہو گئی تو اوسکا حج جاتا رہے گا
پہر اوسکو لازم ہی کہ اوسی احرام سے طواف اور سعی کرکے حلال ہووے
اور اس حج کو دوسرے سال قضا کرے جو وہ شخص قارن ہی تو عمرے
کے واسطے سعی اور طواف اور بہی واسطے حج کے سعی اور طواف کرے
اور اوس طواف مین تلبیہ موقوف کرے بعد حلق یا قصر کرکے احرام سے
نکلے لیکن دم قران اوس سے ساقط ہو جائیگا شرط ششم جو کوئی
متمتع ہی اور بسبب تمتع کے ہدی چلایا ہی تمتع اوسکا باطل ہوگا ہدی
کو جو چاہے سو کرے اور حج فوت کیا ہو اوسپر طواف صدر واجب نہین اور عمرہ

فوت نہین ہوتا ہی کیونکہ عمرے کا وقت تمام سال ہی جب چاہے ادا کرے
شرط ہفتم اوس روز نماز عصر کو ظہر کے وقت نماز ظہر کے ساتھ ایک اذان
اور دو اقامت سے ملا کے ادا کرنا سنت ہی کہ جسکو جمع تقدیم کہتے ہین
اور یہ نماز بعض کے نزدیک مستحب ہی ساتھ چھہ شرطون کے پہلی یہ کہ
احرام حج کا ظہر اور عصر کے آگے پایا جاوے پھر کوئی ظہر کو بغیر احرام
کے ادا کرے اور اوسکے بعد احرام باندہ کے نماز عصر کو ظہر کے وقت پڑہے تو
ہرگز جائز نہین شرط ثانی ظہر کو نماز عصر سے قبل ادا کرنا چاہیے پھر جو کوئی
بھول سے نماز عصر کو نماز ظہر سے آگے ادا کرے بعد نماز ظہر پڑہے تو یہ
جمع صحیح نہوگی بلکہ عصر کو اسکے وقت مین پھر اکر پڑہنا ضرور ہے شرط سوم یہ کہ
وقت ہونا یعنے عرفے کا روز پایا جانا شرط چہارم ہونا مکان یعنے جاگہہ عرفات
کے شرط پنجم ہر دو نماز کے واسطے جماعت ہونا پھر جو کوئی ان دونون نمازون
کو یا ایک کو تنہا ادا کیا تو عصر جائز نہین ہوگی اسکے وقت سے آگے شرط ششم
دونون نمازون مین سلطان یا اوسکا نائب امامت کو ہونا چاہیے پس اگر
سلطان یا نائب کے سوائے کوئی شخص ان دونون نمازون مین یا ایک مین
امامت کیا تو جائز نہین ہی اگر عرفہ اور جمعہ ملکر آوے تو جمعے کی نماز وہان پر
نہ پڑہنا چاہیے کسواسطے کہ جمعے کی نماز عرفات مین صحیح نہین ہووے گی
کیونکہ وہ مقام قصر نہین ہی بخلاف منا کے نماز جائز ہی اور مستحب ہی کہ عرفات
مین جانے وقت ضب کہ نام پہاڑ ہی اوس راہ سے جاوے اور آنے وقت
مازمین کی راہ سے آوے فقط واضح ہو کہ مقام عرفات جا مستجاب الدعوات
ہی جو دعا کہ مانگے پروردگار عالم اپنے فضل اور عنایات سے اوسکو قبول
اور منظور فرماتا ہی حدیث فرمایا نبی صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے کہ جو کوئی

یک نظر کعبہ مکرمہ پر کرے گناہان اوسکے معاف ہوجاوینگے اگرچہ وہ گناہ بعدد کف دریا کے ہوون یا برابر ریگ بیابان کے اور جو روز عرفہ ہو اور خلق بہترنی کو عرفات مین حاضر اور آمادہ ہون اوسوقت رحمت خدا تعالے کی نزدیک اون خلق کے عاید ہووے اور آسمان دنیا پر نزول فرماوے اور اوسکے بعد جملہ دروازے آسمان کے کہل جاوین پس خدا تعالے مباہات فرماوے اور حاجیان کے واسطے فرشتگان کو اپنے کہے کہ دیکھو میرے بندے سب آئے ہین ژولیدہ بال اور آلوده گرد بر روے رستون دور و دراز سے بامید مغفرت ہم پاس بدرستیکہ جملہ گناہ ان لوگون کے بخشدیا مینے اور منادی دوے یعنی کہہ دو کہ میرے بندے سب جاؤ اور جانو کہ ہمیشہ کو مین نے تم سب کے گناہان بخشا اور تمہارے سب گناہونکو معاف فرمایا جس شخص کی لئے چاہو شفاعت کرو اگرچہ اونکے سب گناہ گنتی مین مانند ریگ بیابان وکف دریا و بعدد ستارگان آسمان اور بعدد قطرہای باران کے ہوون سوسب کا سب مین نے بخشا کیونکہ ہم ارحم الراحمین ہین اور رحمت میری سب چیزون پر پونہچتی ہی یعنی کل شی پر محیط ہون حدیث فرمایا آنحضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کہ حج اسلام ادا کرے تمام گناہ اوسکے بخشے جاوین پس اوس پاس فرشتہ آوے اور اپنا ہاتہہ اوسکے دونون شانون کے درمیان مین رکہے اور کہے کہ ای بندۂ بسیار گنہگار پایا کار گذشتہ تیرا سیاتہ کفایت کے انجام پایا اور کبہی کوئی ذریعہ معافی گناہ بزرگ تر کا اوس سے نہین ہی کہ ہرگاہ بندہ عرفات سے پلٹ جاوے گناہ سب اوسکے عفو ہووین اور پہر کہے کہ بخشا گیا گناہون سے خدا تعالے کو ایک نوع کی رحمت ہی کہ ہرگاہ بالاے زمین نزول اجلال فرماتا ہی دس جزو ہوتا ہی تو حرف نصیب اہل مکے کے

اور ایک جزو نصیب تمام اہل عالم سے کے مقط

قسم پنجم بیان مین حقایق مزدلفے کی

جاننا چاہیے اے بہائی مسلمانون کہ تاریخ نوین کو پس از غروب آفتاب عالمتاب حضار ان عرفات عرفات سے مزدلفے مین اوین جب قریب پونہچین سواری سے اوترین اور غسل کرین اور پیادہ وہان سے چلکر مزدلفے کو آوین اور وہان پر بغیر تاخیر کے نماز مغرب اور نماز عشا کو عشا کے وقت مین ایک اذان و اقامت سے پڑہین یعنے پہلے نماز مغرب بنیت ادا پہر نماز عشا دونون جماعت سے اور سنت مغرب اور عشا اور وتر کو بعد ازان ہر دو نماز کے ادا کرے اسکو جمع تاخیر کہتے ہین یہ جمع واجب ہی مزدلفے مین عشا کے وقت اس شخص پر جوان دونون نمازون کے لیے آگے حج کے احرام باندہا ہی اور پہلے ان نمازون کے عرفات مین جا ٹہرا ہی اور اس جمع اور جمع تقدیم مین اسقدر فرق ہی کہ وہ سنت ہی اور یہ واجب ہی خاص مقام مزدلفے مین اور اوس جمع مین جماعت شرط ہی اور اسمین جماعت شرط نہین مگر افضل ہی اور اوسمین امامت کے لیئے سلطان یا نائب شرط ہی اور اسمین شرط نہین ہی اور اوسمین خطبہ پڑہنا مسنون ہی اور اسمین نہین ہی اور اوسمین ہر نماز کی اقامت جدی جدی ہی اور اسمین دونون نمازون کے واسطے ایکہی اقامت ہی پہر وہان تمام شب رہنا سنت ہی موکدہ اور اوس شب مین نماز اور اذکار اور درود اور تلاوت قرآن اور تلبیہ اور ادعیہ مین مشغول رہے اور پہر بروز عید فجر کے طلوع ہوے اور بعد مزدلفے مین بہی ٹہرنا واجب ہی اگرچہ ایکہی لحظہ ہووے اور امام شافعی رحمۃ اللہ کے نزدیک سنت ہی لیکن ہمارے امام کے نزدیک

نزدیک فجر کے وقت سے طلوع آفتاب کے قریب تک ٹھہرنا سنت ہی مؤکدہ
اور طلوع فجر کی بعد نماز صبح کو تاریکی مین یعنے اول وقت مین ادا کرکے امام کی
ساتھ جبل قزح پر کہ جسکو مشعر الحرام کہتے ہین ٹھہرنا مستحب ہی پہر اگر کوئی طلوع فجر کی
پہلے وہان پر نہ ٹھہرکے نکلا یا بعد طلوع آفتاب کے وہان ٹھہرا تو معتبر نہوگا
اور دم لازم آوے گا اور مزدلفے سب موقف ہی مگر بطن محسر کہ وہ مزدلفے
مین داخل نہین ہی پہر اوس جگہہ رہنا معتبر نہوگا اور جب مزدلفے مین ایک لحظہ ٹھہرنا
واجب ٹھہرا پہر ٹھہرنے والا خواہ جاگتا ہو یا سوتا ہو ہوشیار ہو یا بیہوش مست ہو
یا دیوانہ راغب ہو یا مجبور مزدلفے کو جانتا ہو یا نہ جانتا ہو پاک ہو یا ناپاک حائض
ہو یا نفسا تو اوس سے واجب ادا ہوجاوے گا اگر یہ وقوف ترک ہو تو دم لازم
ہوگا فقط

قسم ششم بیان مین رمی جمار کے

واضح ہو جمرہ کے جمع جمرات وجمار ہی اور جمرہ ایک جگہہ کا نام ہی اور اوسطون کی
تین جگہہ ہین پہلے مقام نام جمرہ اولے ہی جو قریب مسجد خیف کے واقع ہی اور
منا سے نزدیک اور مکے سے دور ہی ثانی جمرہ وسطے ہی اور وہ جمرہ اولے
کے متصل ہی ثالث جمرہ عقبہ ہی کہ اوسکو جمرہ قصوے بہی کہتے ہین اور وہ
مکے سے قریب اور منا سے دور ہی اور رمی کنکر پہینکنے کو نام رکہتے ہین پہر
اون جگہون پر کنکر پہینکنے کو رمی جمرہ یا رمی جمار یا رمی جمرات بولتے ہین جب ان لفظون
کے معنے اور اصطلاح معلوم ہوئے تو اب جانا چاہیے کہ رمی جمار کی دن چار ہین
۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ اگر دسوین مین فقط جمرہ عقبہ کو رمی کرنا اور باقی تین دنون مین تینون
جمرات کو رمی کرنا واجب ہی مگر ۱۳ کی رمی اوس شخص پر ہو جو اوس روز طلوع فجر کے آگے

وہان سے مکے کو چلا آیا واجب نہین جیسا کہ اللہ تعالے فرماتا ہی فَمَنْ تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَأَخَّرَ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ یعنے جس کسی نے جلد ہی لی دو دن مین پہر گناہ کچہ نہین ہی اوسپر اور جس کسی نے دیر کی پہر کچہ گناہ نہین اوسپر اور مراد دو دن سے وہ دو دن ہین جو بعد روز نحر کے ہین اور منجملہ شروط رمی جمار کے کہ کل ہین اول یہ ہی کہ وہ کنکریان ہون جو خود اوسی جگہہ پڑین یا اوسکے قریب بفاصلہ تین ہاتہہ کے پس اوس سے زیادہ دور پر گرین تو جائز نہین ثانی یہ کہ اون کنکریونکا پہنکنا چاہیے کہ زمین پر رکہہ دیوین پہر جو کوئی اون کنکرون کو زمین پر رکہدیا تو صحیح اور درست نہین بلکہ پہنکنا ہی شرط ہی ثالث یہ کہ ہر جمرے پر جدا جدا سات سات کنکریان پہنکنا ضرور چاہیے پہر جس نے کہ ساتون کنکریونکو جمع کرکی بدفعہ واحد پہینکا تو ہرگز درست نہین کیونکہ وہ سب ملکر ایکہی کنکر کا حکم رکہے گا پہر چہہ کنکر اور سوا اوسکے جدا جدا پہینکنا پڑے گا رابع یہ کہ خود پہینکنے والا اپنے ہاتہہ سے پہینکے دوسرے کسیکو اپنا نائب نکرے کسواسطے کہ نائب کرنا جائز نہین ہی ولیکن بحالت عذر مشروع خامس یہ کہ وہ کنکریان جنس زمین سے ہووین مانند اسکی جیسے روڑے اینٹ اور ڈہیلون کے اور چونے کی کنکریان اور ہرتال اور مردار سنگ وغیرہ سے رمی کرنا درست ہی اور روپا اور سونا اور یاقوت اور رگلی وغیرہ سے ناجائز ہوگا لیکن کنکرون سے رمی کرنا سنت ہی سادس یہ کہ وقت پایا جاوے پہر جمرہ عقبہ کی رمی کی صحت ادا کا وقت دسوین تاریخ کے طلوع فجر سے لیکر ۱۱ تاریخ کے طلوع فجر تک لامحالا ہی پس اس فجر کے پہلے رمی کیا تو غیر صحیح ہی اور بعد اس فجر کے قضا ہونے کے ہذا ادا در وقت مسنون فجر دسوین سے تا زوال آفتاب اور وقت جواز تا غروب آفتاب اور وقت مکروہ بعد غروب سے تا فجر یعنے صبح صادق تاریخ یازدہم ہے اور اوسکے بعد وقت ادا سے قضا کا بعد صبح صادق ہوا ۱۱ کی تاریخ

زوال تاریخ ۱۲ کے ہی اور وقت جواز قضا ابتداے زوال سے تا غروب آفتاب اور وقت مکروہ قضا ۱۱ کے طلوع فجر سے لیکر تا ۱۳ تاریخ کے غروب آفتاب تک ہی پہر جو کوئی تاریخ ۱۱ کے طلوع فجر کے بعد جمرۂ عقبی کو رمی کیا تو اوسپر دم قضا لازم الحال ہوگا ضرور اور جو قضا کا بہی زمانہ گذر جاوے تو لازم آوے گا دم ترک باقی دنون کا حال رمی کے وقتون کے بابت ویسا ہی جو بیان ہوگیا یعنے ہر گیارہوین اور بارہوین تاریخ ہر سہ جمرات کو رمی کرنے کا وقت مسنون اوس روز کے زوال آفتاب سے لیکر تا غروب ہے پہر آگے زوال کے رمی کرنا نا جائز ہی بعد وقت مکروہ ۱۲ و ۱۳ کی تا طلوع آفتاب ہی پہر بعد طلوع کے وقت ادا کا جاتا رہا اور وقت قضا کا زمان تشریق کے آخر تک ہی باقی رہا پہر جو کوئی ان دونون دنونکے رمی کو قضا تک دیرنگ کیا ہو تو اوسپر قضا اور دم دونون لازم ہوئے اوسکے بعد صرف دم عاید ہوگا نہ قضا اور ۱۳ کے رمی کا وقت مسنون اوسی روز کے ابتداے زوال سے تا غروب آفتاب ہے پہر آگے زوال کے مکروہ ہے اور بعد غروب کے فقط دم دینا واجب ہوگا نہ قضا اور تینون دنون کی رمی کو ترک کرنے سے بہی ایکہی دم واجب ہوگا مسئلہ یہ کہ چار کنکریون سے کم نہووے پہر جو کوے تین کنکرون سے رمی کیا تو جائز نہوگا اور اوسپر دم عاید ہوگا جیسا کہ کل کے ترک سے دم واجب ہوتا ہی اور جو چار کنکر پہینک کر تین کنکرون کو چھوڑ دیا تو ہر کنکر کے عوض صدقہ دیوے نصف صاع گندم اور واجبات رمی جمرات کے قبیل ہین پہلا یہ کہ چار کنکرون سے زاید پہینکے دوسرا جمرۂ عقبہ کے رمی کو سر منڈانے پر مقدم کرنا مفرد ہو یا قارن یا متمتع تیسرا ہر روز کے رمی کو اسکی قضا کے وقت آنے تک تاخیر نکرنا اور رمی جمار کی سنتون کے سی پہلے یہ ہی کہ پی درپی کنکر پہینکنا دوسرے کنکر ہی پہینکنے وقت جمرے سے اتنے فاصلہ پر کہڑا رہنا چاہیے جو پانچ گز سے کم نہوا گر زائد ہو تو مضایقہ نہین ہی تیسرے نگاہ کرنا

ترتیب کا آخر کی تین دن کی رمی مین درمیان تینون جمرات کے یعنے پہلے جمرہ اولے کو کنکر مارے بعدہ جمرۂ وسطے کو بعد ازان جمرۂ قصوی یعنے جمرۂ عقبہ کو یہ جو کوئی جمرہ عقبہ سے شروع کرکے ہرسہ جمرات کو رمی کرچکا تو سنت یہ ہے کہ جمرۂ وسطے اور قصوی کی رمی پہیر کرکے کرے چوتہے رعایت اوقات کی کرنا چاہیے یعنے وقت مسنون مین جمرات کو کنکر مارنا جیسا مذکور ہوا ہے پانچوین کنکر خرمے کی گٹہلی کے برابر یا تمر برابر ہونا چاہیے چہٹوین ٹہرنا دعا کے واسطے جمرہ اولے اور جمرہ وسطے کو کنکر مارنے بعد پر صرف جمرۂ عقبہ کو کنکر مارکے نہ ٹہرے اور رمی جمار کے مستحبات بہی یہ ہین پہلا یہ کہ قبلہ رو کہڑا ہونا آخر کے تین کنکر مارنے مین تینون جمرات مین نہ اوسوقت جو بروز عید فقط جمرۂ عقبہ کو کنکر مارنے کیواسطے جاوے اور روز اوس جمرہ کو کنکر مارتے وقت منا کو داہنی طرف اور کعبہ کو بائین طرف رکہہ کے جمرہ کیطرف منہ کرنا مستحب ہے دوسرے یہ کہ باوضو رہنا تیسرے رمی کے سب دونین جمرۂ عقبہ کو رمی کرتے وقت سوار اور دوسرے جمرات کو رمی کرتے وقت پیادہ پا رہنا چوتہے یہ کہ دست راست سے رمی کرنا پانچوین یہ کہ چار دن مین رمی کرنا یعنے چوتہے دن کے رمی کو ترک کرنا چہٹوین یہ کہ انگوٹہے پر کنکر رکہہ کے شہادت کی اونگلی کے زور سے پہینکنا چاہیے کہ شرطون کو ترک کرنے سے عمل باطل ہوتا ہے اور واجبات کے ترک سے عمل مکروہ تحریمی ہوتا ہے اور دم لازم آتا ہے اور سنتون کے چہوڑ دینے سے عمل مکروہ تنزیہی ہوتا ہے

کفارہ وغیرہ لازم نہین آتا ہے فقط

قسم ہفتم بیان مین ہدی وغیرہ کی ذبح کرنی اور سر منڈانیکی حقاق مین

جاننا چاہیے کہ ہدی اوس جانور کو کہتے ہین کہ مکہ معظمہ کو روانہ کیا جاوے اور وہ اونٹ

یا گاے یا بکری ہے پہراون سب مین اونٹ افضل اور اوسکے بعد گاے پس ازان بکری اور بدنہ خاصکر اونٹ اور گاے کو زبان زد کرتے ہین اور جو شروط قربانی کے جانور مین چاہیے وہ اوسمین ضروری ہے یعنے فربہ ہونا اور کانا اندہا لنگڑا لاغر گوش بریدہ سینگ شکستہ دم بریدہ اور کوئی نقصان ظاہر نہووے قدر چہارم حصہ سے کم ہے تو جائز ہے لیکن زائد اوسکے سے نہووے اور دم دینا اوسکو بیان کرتے ہین کہ باعث جنایت کے ذبح کرنا واجب ہوتا ہے جسکا ذکر ممنوعات احرام کی فصل مین لکھا گیا ہے اور شرع نفل تطوع اور تمتع اور قران اور نذر کی ہے کہ جسکو زبان ہندی مین کہتے ہین کہ گلے مین جانور کے کوئی چیز مانند پٹہ کے نشانی باندہ دیجاوے اور یہ فعل مسنون ہے سواے بکری کے اور دم جنایت اور دم احصار کے گلے مین بہی پٹہ باندہنا غیر مسنون ہے اور جو کسی نے باندہا تو ساتھ کراہت کے جائز ہوگا بعد ذبح کرنا ہدی کا قارن اور تمتع پر واجب العمل ہے اور مفرد عمرہ اور مفرد حج پر مستحب ہے لیکن بصورت جنایت کے جملہ پر واجب کا حکم رکھتا ہے پہران سب قسم کے ہدایا یعنے جانورون کو ذبح کرنا خواہ بحالت وجوب یا مستحب گو کہ تمامی مقام حرم مین صحیح اور درست ہے مگر جو بروز نحر کے ذبح کرین تو منا مین ذبح کرین اور جو بعد اسکے اتفاق ہو تو مکے مین ذبح افضل ہے مگر زمین حرم کے باہر ہو تو نا جائز ہے اور ذبح کرنا دم نذر اور اضحیہ کا زمین حرم کے باہر بہی جائز ہے اور ذبح کرنا تمتع اور قران کے ہدہی کو قربانی کے دنون سے آگے ہرگز درست اور صحیح نہین ہے اور ایام قربانی کے دنون کے بعد جائز ہے مگر ترک واجب ہونے سے دم واجب العمل ہووے گا کیونکہ ان دونون قسم ہدی کو قربانی ہی کے دنون مین ذبح کرنا واجب ہوتا ہے مگر جنایت کے ہدیہ اور نذر کے ہدی وغیرہ کے ذبح کرنے کا وقت تمام سال ہے جسوقت چاہین اوسکو ذبح کرین خواہ قربانی

سے کے دونون کے آگے یا بعد اور چاہیے کہ جسپر ذبح کرنا ہدایا کا واجب ہوا ہی اوس
شخص کو جائز نہین کہ اس ہدیہ کا گوشت کہاوے مگر قارن اور متمتع اور مفرد حج کو اپنے
ہدایا کا گوشت کہانا درست ہی بلکہ مستحب اور ہدیہ پر سوار ہونا اور بوجہہ لادنا جائز نہین
ہے مگر بوقت ضرورت کے جائز ہی پہر اگر اسمین کچہہ نقصان ہوگا تو ضمان اوس کا فقرا
پر خیرات کرنا واجب ہی اور اوسکا دودہ پینا بہی ناجائز بلکہ اوسکو خیرات کرے
اگر خود پیا یا غنی کو دیا اوسقدر ضمان دے اگر وہ بچہ جنے چاہیے کہ اوسکو
بہی ذبح کرے یا فقیر کو خیرات کر دیوے اور جو ہدیہ مر جاوے یا اوسکو شیر
کہا جاوے تو دوسرا خرید کرے بشرطیکہ وہ واجب ہووے اور لازم ہے
قارن اور متمتع پر کہ ذبح کرین ہدیہ کو اپنے سر مونڈلانے کے پہلے اور مفرد پر واجب
نہین ہی بلکہ مستحب ہی اور واضح ہو کہ حلق یعنے سر مونڈانا اور قصر یعنے سر کے
بال کترانا عمل واجب ہی پہر ان دونون مین سے کسی ایک کو اختیار کرلے تو جائز
ہے ولیکن حلق ہو یا قصر پاؤ سر کے مقدار سے واجب اور لازم ہی پر تمام سر
کا قصر ادا لے ہی اوس سے بحکم اس حدیث کے حلقہ کلہ او اوقصرہ کلہ
اور مردونکو تمام سر حلق مسنون ہی اور قصر مباح اور عورتونکو حلق کرنا حرام ہی
اور قصر مسنون ہی بصورت قصر کے پاؤ سر کے بال اونگلی کے ایک پہیر کے
سے درازی مین کم کترانا نادرست ہی پہر جسکے سر مین بال ایک پہیر سے
سے کم ہووے اوسکو سر مونڈانا لازم ہو جاوے گا اور جسکے سر پر بال
بالکل نہون تو بہی استرہ پہرانا اوسپر واجبات سے ہوگا اگر کوئی محرم بعد ادای
مناسک کے حلال ہوتے وقت اپنا سر مونڈاوے یا دوسرے محرم یا حلال
کا سر مونڈے تو کسی پر کچہ حاجت نہین حلق اور قصر کا حکم یہ ہی کہ محرم حلق یا قصر
کے بعد احرام سے نکلتا ہی اور جسقدر چیزین اوسپر حرام ہوئی تہین وہ سب

حلال ہوتی ہین مگر عورت حلال نہین ہوتی ولیکن بعد طواف زیارت کے حلال ہوتی ہی
اور حلق یا قصر کا وقت دسوئین تاریخ کی فجر سے ہی پھر جو کوئی آگے اس سے حلق
یا قصر کرے تو ناجائز اور غیر صحیح ہی اور شرط یہ ہی کہ بعد رمی حجاجمرۂ عقبہ کے حلق کرے
پھر جو کوئی اوسکا اولٹا کیا تو اوسپر دم لازم آوے گا خواہ وہ شخص مفرد ہووے یا
متمتع یا قارن اسیطرح اگر قربانی سکے ہین مُن حلق نہین کیا تو دم واجب ہووے گا فقط

قسم ششم بیان مین حقایق احصار کے

واضح ہو کہ معنی احصار کے قید کرنا اور محصر قید شدہ کو کہتے ہین مگر یہان پر محصر سے مراد
وہ اشخاص ہی جو احرام کے بعد منع کیا جاوے ادکام وجوب احرام سے پھر وہ
مانع خواہ دشمن ہو یا قید یا بیماری یا درندہ جانور کہ راہ مین مرجاوے اور وہ طاقت
چلنے کی نہ رکھے یا محرم کسی عورت کا راہ مین فوت ہو گیا ہو پھر محصر کا حکم یہ ہی کہ اگر
وہ مفرد عمرہ یا مفرد حج ہی تو ایک ہدی اور قارن ہو تو دو ہدی اپنی طرف سے
مکے کو روانہ کرے تا اس ہدی کو اسکے جانب سے کوئی شخص وکیل ہو کر نیا بتا
اوسکو حرم مین ذبح کرے بعد اوسکے حلال ہووے یا اوسکے قیمت بھیجے یا اوس
سے ہدی خرید کرکے وہان ذبح کرے پر اوسکو آگے ذبح کرنے سے حلال ہونا
ناجائز ہی پھر جو کوئی چیز احرام کے ممنوعات سے بعمل در آمد کرے پس جو کہ محرم پر جب
آتا ہی وہ اوسپر بھی واجب العمل ہووے گا اور اوسپر سر مونڈانا یا بال کترانا حلال
ہونے کے واسطے شرط نہین ہی لیکن سر مونڈانا یا کترانا اچھا ہی پھر وہ محصر اگر مفرد
عمرہ ہی اوسپر قضا عمرے کے واجب ہوتے ہی پس جب ممکن ہو ادا اسے قضا کرے
اور جو مفرد حج ہی اوسپر ایک حج اور ایک عمرہ واجب ہوتا ہی اور جو قارن ہی تو اوسپر
ایک حج اور دو عمرے لازم ہوتے ہین اگر محصر احصار سے نکل کر اسی سال حج کیا تو نیت

اسکے قضا کی اوسپر واجب نہین ہوتی اور عمرہ بہی واجب نہوگا اور جو بعد ہدی بہیجنے کے
احصار سے خلاصی پاوے اور اسکو یقین ہووے کہ حج فقط یا ہدی اور حج ہردو
ملینگے تو اوسپر لازم ہوگا ورنہ واجب نہین اور جو مکے مین طواف اور وقوف عرفات
سے منع کیا جاوے تو بہی محصر ہوگا جو شخص بعد وقوف کے محصر ہوا اور ایام تشریق
گذر گئے تو مناسب ہی اوسکو بوجہ اسکے یعنے نہ پہیرنے مردلفے کے ایکدم
اور باعث ترک رمی کے دوسرا دم دیوے اور طواف زیارت کرے لیکن اسکے
اور حلق کی دیری سے دو دم لازم آوینگے احصار کے ہدی کو حرم کے سوائے
دوسری جاگہہ پر ذبح کرنا جائز ہی اور نزدیک امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے ذبح کرنا
اوسکا روز نحر کے پہلے اور بعد دونون طرح پر جائز ہی اور نزدیک صاحبین
کے قبل روز نحر کے ناجائز ہی اور اتفاق علما یون ہی کہ عمرے کے احصار کی
ہدیہ کو جسوقت چاہے ذبح کرے مگر حرم کے باہر نہین ہو فقط

فصل یازدہم بیان مین اون احوال کی جو ساتہ عورتون کی خاص سیکیے گئے ہین

واضح ہو کہ احکام حج اور احرام کے مردون اور عورتون کے حق مین ایکہی ہی لیکن
بارہ چیزین خلاف مردون کے بحق عورتون کی مخصوص ہین یہ فرق ہی اول یہ
کہ جائز ہی کہ عورتون کو پارچہ دوختہ اور رنگین کا پہننا مگر رنگ خوشبو مانند
زعفران اور کوسم کے یا دیگر خوشبو کے نہووے دوم یہ کہ کپڑے سے
سر چہپانا اور منہ چہپانا اسطور سے چاہیے کہ کپڑا منہ سے نہ چہوجاوے
کیونکہ منہ چہپانا محرمون سے عورتون کو فرض ہی جیساکہا یہ مین حج ہی سوم یہ کہ
تلبیہ پکارکے نہ کہنا چاہیے بلکہ آہستہ سے چہارم یہ کہ اضطباع اور رمل طواف اور ہرولہ

ملنا چاہیے پنجم یہ کہ لوگون کی کثرت کے باعث حجر اسود کو بوسہ دینا ترک کرنا پر ضرور
مگر رکن یمانی کو بوسہ دیوے کہ وہ حجر اسود کے بوسہ دینے کے حکم مین ہی ششم
یہ کہ لوگون کے ہجوم کے سبب سے نماز طواف کو مقام ابراہیم مین نہ پڑھے بلکہ دوسرے
کسی جگہ مین ادا کرے ہفتم یہ کہ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنے کے وقت
میلین اخضرین کے قریب دوڑ کر نہ چلے ہشتم یہ کہ بسبب اژدحام کے صفا اور
مروے پر نہ چڑھے نہم یہ کہ احرام سے نکلتے وقت قصر کرے نہ حلق کیونکہ
حلق کرنا عورتون کو حرام ہی دہم یہ کہ اگر کوئی عورت قربانی کے دنون مین طواف
زیارت کے آگے حایض یا نفسا یا بیمار ہو جاوے اور قربانی کے ایام گذرنے
بعد طواف کرے تو اوسپر دم لازم نہووے گا یازدہم یہ کہ جو کسی عورت کو آگے
طواف وداع کے حیض آوے پہر وہ پاک نہین ہونے تک رفقا اوسکے اپنی
شہر کو جانے کا قصد کرین یعنے وہ تا ایام پاک ہونے کے نہ ٹھہرین تو
طواف وداع اوس سے ساقط ہوتا ہی اور دم لازم نہین آتا ہی جائز ہی حایضہ
اور نفسہ کو ادا کرنا سب افعال حج اور عمرہ کے لیکن کعبے کا طواف کسی قسم کا
ہو درست نہین کیونکہ مسجد مین جانے اور طواف کرنے کے لیے طہارت فرض
ہی اگر حایض اور نفسا بعد ایام نحر کے پاک ہووے تو اوسپر باعث تاخیر کے طواف
کرنے سے بوجہ مذکورہ دم لازم نہ آوے گا اور جو نحر کے دنون مین ہی پاک
ہو جاوے اور اکثر طواف ادا کرنے کے قدرت اون دنون مین اوسکو حاصل ہو
تو ایسی صورت مین طواف کے تاخیر کرنے کے باعث دم لازم ہووے گا اور
جو حایض اور نفسا طواف زیارت کی تو فرض ساقط ہو جاتا ہی ولیکن گنہگار ہوتی ہی
اور ذبح کرنا بدنے کا اور توبہ کرنا اوسپر واجب آتا ہی کیونکہ بے طہارت مسجد
مین گئی اور طواف کرے پہر اگر اوس طواف کو طہارت سے اعادہ کری بدنہ ساقط

ہو یا وے گا جائز ہی عورت کو احرام کی حالت مین ہر قسم کا لباس اور زیور پہننا
جیسا غیر احرام مین جائز تہا اور خنثی مشکل کا حکم حج کے احکام مین حکم عورت
کا رکہتا ہی فقط

فصل دوازدہم بیان مین بدل حج اور حج اطفال کے

اے بہائی مسلمانون بخوبی جانو کہ حقیقت اس واقعہ کی یون ہی کہ جو انسان اپنے
نیک اعمال کا صواب غیر کو آیا وہ زندہ ہو یا مردہ ہو پہونچتا ہی اگر بخشدیوے
تو جائز ہی مانند نماز و روزہ و حج اور صدقہ یا خیرات کے اور قرأت قرآن و طواف
کعبہ و عمرہ اور اذکارون کا ثواب اور زیارت قبور انبیا یا شہدا یا اولیا و صالحین
خواہ تکفین موتے وغیرہ نیک عمل کا ثواب غیر کو پہونچاوے اور بخشدیوے تو
اللہ تعالے اپنے فضل سے بحق غیرون کے قبول فرماتا ہی عام ہی کہ وہ عبادت
یا عمل نیک کی نیت سے غیر کے کرے یا اپنی ذات کے واسطے کرے لیکن اوسکا ثواب
اوسکا غیر کے واسطے مقرر کرے یہی مذہب اہل سنت وجماعت کا باتفاق
ہے اسیطرح در مختار او رفتوے عالمگیری اور بحر الرایق اور شرح متوسط مین
ملا علی قاری سے روایت ہی اور زاد الآخرت مین حلبی اور کنز العباد اور مختار الفتوے
سے تحریر کرتے ہین اور کچہہ شک اور فرق نہین ہے اسمین کہ یا تمام عمل نیت
ان غیرون کا ثواب اپنی ذات خاص کے لیے کرے اور اوسکے بعد اسکا
ثواب کسی دوسرون کو وہ زندہ ہو یا مردہ بخشدیوے پہونچے گا منکر اسکا
اہل سنت جماعت سے نہین ہے واضح ہو کہ طحطاوی اور شرح متوسط
کے راوی ہینے اعمال نیک کا ثواب غیر کو پہونچانے اور بخشنے پر بڑا اہتمام
فرماتے ہین اور بہت سے حدیثون کی سند لاتے ہین اس مقام پر اون کا حاشیہ

کی نقل لانا بلحاظ طوالت رسالۂ ہذا کے انسب نہ جانا جسکو دیکھنا منظور ہووی
وہی کتب مبسوطۂ مذکورۂ بالا کہ موجود ہین ملاحظہ کر لیوین اور جو اسباب مین صریح
خلاف عمل اور خلاف رائے ہین اونکی نزد ہذا اقوال لاطائل اور سخنان باطلہ اور
درشتی افہام ناقصہ اور رسالۂ تنتی عقا مہ ضالہ کے لئے وہی احادیث کافی
اور وافی ہین اللہ تعالے اپنی عنایت و کرم سے اور اپنی حبیب کی برکت اور
طفیل سے ہمکو اور ہمارے عزیزون اور دوستون کو توفیق خیر کی رفیق کرے
کہ ہمیشہ ایسے کار خیر مین جیسا مذکور ہوا پر ہوا ہی ہمہ تن مصروف رکھے اور اون
لوگون کو جو قایل اسبات کے نہین کہ عمل خیر کا ثواب مثل نماز و روزہ و حج وغیرہ
کا زندون سے مردون کے تئین نہین پونہچتا ہی اور براہ انکار اس راہ مستقیم
کو چہوڑ کر اور حق بات سے صریح منہ موڑا ہی اون سب کو بہی عقل سلیم اور فہم
بلیغ عطا کرے اور راہ راست پر لاوے اور خطا ہاے گذشتہ کو اون کے دامن
عفو سے چہپاوے بمنہ وکمالہ کرمہ اب ای قاصد تیز رفتار اور فہم غیر مقصد کی
راہ کا خیال چہوڑ اور اشہب صبا گذار قلم کے باگ کو منزل مراد کیطرف موڑ
پر ظاہر کہ نیابت حج صحیح اور اوسکے صحت پر مخصوص حدیث در المختار مین موجود ہی
اور منکرین اور مختلفین کی لائق دید ہی اب جانا چاہیے کہ عبادت کی تین قسم
ہین ایک عبادت بدنی جیساکہ نماز اور روزہ کہ فقط بدن سے تعلق رکھتا ہی
دوسرے عبادت مالی جیساکہ زکواۃ اور کفارہ اور دیگر تصدق کہ تصرف مال ساتہ
مال کے اوس سے ہے تیسرے عبادت مشترک ساتہ بدن اور مال کے جیساکہ
حج ہی پس قسم اول مین نیابت ناجایز اگرچہ قدرت ہو یا عاجز اور فرض ہو یا نفل
قسم ثانی مین نیابت جائز ہے قدرت رکھے یا عاجز ہو قسم سوم مین اگر حج نفل
ہے تو نیابت جائز ہے قادر ہو یا عاجز اگر حج فرض ہو تو بجز معذوری دایمی

ہے جیسا کہ اندھا یا لنج یا دائم المرض یا قیدی یا مجزوم یا میت پھر جو کوئی معذور کسیکو اپنا نائب کرکے بھیجا اور وہ نائب اوسکی طرف سے حج ادا کیا تو جائز ہی یعنے حج کی فرضیت اس میت وغیرہ کے ذمہ سے ساقط ہوتی ہی اور ایسا ہی جو کوئی شخص اپنے مرتے وقت کسیکو حج ادا کرنے کی وصیت کیا تو نیابت جائز ہی اور بغیر وصیت کے مرا گناہ ہی مگر یہ وصیت اسکے مال کی تیسرے حصے مین جاری اور نافذ ہووے گی اور وصیت نکرنے کیصورت مین اگر اسکا وارث اسکے مال سے اوسکے واسطے خود حج کیا یا دوسرے کو میت کے ترکے سے خرچ راہ دیکر میت کیطرف سے حج کروایا تو بھی جائز ہے اور جو غیر وارث اپنے مال سے میت کے لیے حج کیا تو میت کے واسطے صحیح نہوگا یعنے فرض نہ اوترے گا مگر ثواب پاوے گا شرط نیت اور بدل حج کی جواز مین بیس شروط ہین پہلے فرض ہونا حج کا بسبب مال کے ہی پھر جو کوئی فقیر یا لڑکا نابالغ اپنی طرف سے حج کرایا تو فرضیت حج کی اس سے ادا نہوویگی اگرچہ اس حج کرانے کے بعد اسپر حج فرض ہوا ہووے دوسرے یہ کہ حج کرانے کے وقت سے موت تک عجز و معذوری پائی جاوے پھر اگر وہ عجز آگے موت کے زائل ہوجاوے تو وہ حج بدل نفل ہوجاوے گا اور اوسپر اپنی ذات سے حج فرض ادا کرنا واجب ہووے گا تیسرے یہ کہ عذر آگے حج کرانے کے پایا جاوے چوتھے یہ کہ نائب بحکم میت کے حج ادا کرے مگر وارث بدون حکم مورث کے اوسکے مال سے حج کیا تو صحیح ہے پانچوین یہ کہ اجرت کی شرط نکرے بلکہ یون کہنا چاہیئے کہ مین تجھکو حکم کرتا ہون کہ میری طرف سے یا فلانے موے کی طرف سے جملہ مناسک حج کے ادا کیجیئے اور یہ مال جو تجھکو دیتا ہون سو تیرے نفقے اور سواری کے خرچ کے واسطے ہی پھر جو اجرت مقرر کیا تو

وہ حج کرنے والیکا ہوگا نہ حج کرانے والے کا چھٹے یہ کہ حج کرانے والے کے مال سے ہے یا مال سے میت کے حج کرے پھر جو اپنے مال سے وصی یا مامور حج کیا تو ناجائز ہی اور مکہ شریف مین رہنے کے دنونکا خرچ جو رفقا کے انتظار یا جہاز کے تلاش کے لیئے ہووے گا سو وہ مال سے آمر کے چاہیئے وگرنہ مال سے مامور کے ساتوین یہ کہ حج بدل ادا کرنے والا جاوے سواری پر جو بدون سواری کے حج کیا تو چاہیے کہ کرایہ جو مقرر کیا ہو مالک کو یا وارث موصی کو واپس کر دیوے اور سواری سے اوسکے واسطے حج کرے آٹھوین یہ کہ نائب جسکے لیئے حج بدل بجالاتا ہی اسکے گھر یا وطن سے نکلے پھر جو ثلث مال میت کا اوسکے گھر یا وطن سے سفر کرنے کے واسطے کفایت کرتا ہی اوسجگہہ سے سفر کرنا واجب ہے اور جو وطن سے جانے کو کفایت نکرے جائز ہی کہ جہان سے کفایت کرے وہان سے جاکر حج ادا کرے اور اگر کسی مکان سے سفر کرے کافی نہین تو وصیت باطل ہوتی ہی نوین یہ کہ حج کی نیت حج کرانے والے کی یا میت کیطرف سے احرام کے وقت کرے اور یون زبان سے کہے اولے تر ہی نَوَیْتُ الْحَجَّ عَنْ فُلَانٍ وَلَبَّیْتُ عَنْ فُلَانٍ دسوین یہ کہ آمر کے میقات سے احرام باندھے گیارھوین یہ کہ مامور اپنی ذات سے حج ادا کرے پھر جو اوسنے بیماری کی باعث بدون اجازت آمر کے کسی غیر کو مال دے ڈالا اور وہ عزیمت کے یا آمر کے طرف سے حج بجالایا تو اونکی جانب سے حج ادا نہوگا بارھوین یہہ کہ نائب حج کو فاسد نکرے پھر جو آگے وقوف عرفات کے جماع سے فاسد کیا تو آمر مال کا ضامن ہوگا تیرھوین یہہ کہ آمر کے حکم کی مخالفت نکرنا چاہیے یعنے جو آمر نے افراد حج کا حکم کیا ہو اور نائب تمتع یا قارن ہوکے نیت کی تو از جانب آمر حج صحیح نہوگا اور ضمان مال کا نائب پر لازم آوے گا چودھوین یہ کہ ایک ہی حج کا احرام باندھے پھر اگر فرد حج کا احرام باندھا

یعنے ایک حج کا احرام برای خود اور حج ثانی کا احرام واسطے شخص غیر کے تو حج با
طل نہین ہی پندرہوین یہہ کہ ایکہی شخص کے واسطے احرام باندہنا چاہیے سولہوین
یہہ کہ آمر نائب اور مامور مسلمان ہون ولیکن وصی کا اسلام ہونا شرط نہین ہے
سترہوین یہہ کہ آمر اور وصی عاقل ہون اٹھارہوین یہہ کہ مامور ممیز ہووے
کیونکہ صبی غیر ممیز اور مراہق کی نیابت ناجائز اور غیر صحیح ہی انیسوین یہہ کہ
نائب اپنے اختیار سے حج کو فوت نکرے اور حج کے افعال ادا کرنے مین قاصر
اور سستی نکرے بیسوین یہہ کہ نائب کو تعین کرے یعنے اسطور پر کہ کہ فلان
شخص کو اپنا نائب مقرر کیا ہون اور یہ سب شروط بنا بر ادا ے حج فرض کے
ہین لیکن حج نفل کے لیے ان شروط مذکورہ بالا سے کوئی شرط ضرور نہین
ہے ہان مگر اسلام اور عقل اور تمیز اور نیت حج اور احرام کے پہر جو کسی نے غیر
کے واسطے اپنے مال سے حج نفل ادا کیا یا خاص اپنی ذات کے واسطے
ادا کرکے کسی دوسرے کو بخشدیا تو جائز اور درست ہی اور حج بدل مین اولی
یہہ ہے کہ نائب وہ شخص ہووے کہ اپنا حج فرض ادا کیے ہوا ور مناسک حج
کے سب جانتا ہو اور آزاد ہووے کیونکہ مذہب صحیح یہی ہی کہ نیابت کیصورت
مین حج فرضیت سے جاتی رہتی ہی پہر نائب نے اگر اپنا حج فرض آگے
سے ادا نہین کیا ہی تو دوسری بار ادا کرے اور جو جنایات کہ نائب سے
ہووے اونکا دم اوسی کے مال سے دیا جاوے گا نہ میت کے مال سے
اور جو مال کہ بچے گا وہ مال آمر کو یا اوسکے وارثونکو پہنچا دینا واجب ہی کیونکہ
بچا ہوا مال نائب کو لینا ناجائز ہی کہ وہ اوس مال کا امین ہی مگر جب آمر اوسکو
اپنی خوشی سے بخشدے تو لینا اوسکو صحیح اور درست ہی اور نیابت بمذہب
امام شافعی کے حنفیون کے لیئے جائز ہی مگر حج کے ارکان جو اونکے مذہب کے

موافق پانچ ہین ادا کرے اور دوسرے لپنے مذہب کے مطابق بجالاوے اور
لڑکون کے حج مین اختلاف ہی قول سب بعضے یون ہی کہ اونکا حج صحیح نہین
ہوتا ہی فرض ہو یا نفل اور بعضے بیان کرتے ہین کہ صحیح ہوتا ہی بطور نفل کے
یہی قول مختار اور صحیح ہی پہر اگر وہ لڑکا عاقل ہی تو اپنی ذات سے میقات
کے پاس احرام باندہے اور نیت کرے اور ماموروات کو بجالا کے ممنوعات
اور مکروہات سے پرہیز کرے اور حج اور عمرے کے سب افعال لپنے ذات
سے ادا کرے ولیکن جو کوئی مامور ماموروات سے چہوڑ دیوے یا کوئے
ممنوع ممنوعات سے عمل مین ملا وے کسی قسم کا کفارہ دم یا صدقہ یا شکار کے
قیمت سے اوسپر لازم نہو وے گا اور جو وہ لڑکا ممیز نہین ہے تو اوسکا ولی
اوسکے احرام کے نیت لپنے احرام کی نیت ساتہہ ملاکر تلبیہ کہے اور اوسکو
بے سیون کا لباس پہناوے اور اوسکو حتی المقدور ممنوعات سے باز رکہے
اور اوسکو گود مین لیکر اپنے افعال کے نیت کے ساتہہ اوسکے طرف سے طواف
اور سعی اور وقوف عرفات اور رمی جمار وغیرہ افعال کی نیت کرے پہر جو
اس لڑکے سے کوئی چیز ممنوعات سے عمل مین آوے تو اوسپر اور اوسکے
ولی پر کسی قسم کا کفارہ دینا واجب العمل نہووے گا فقط

فصل سترہویں بیچ بیان داخل ہونی بیت ربی مین اور اوسکی و مسجد الحرام کے حدود وغیرہ مین اور زیارات اہل بقیع کے

اے بہائی مسلمانون بخوبی ہوش گوش سے سنو اور جانو کہ اس محل کے
دو دروازے ہین پہلا دروازہ کعبہ معظمہ کے داخل ہونے اور اوسکے
اور مسجد حرام کے حدود وغیرہ دیکہنے اور معلومات حقایق مین جاننا چاہیئے کہ

فضائل اسکے بیشمار بلکہ از یک صد ہزار ہی بسیار ہی کتب کلان کلان اس فضائل سے پُر
اور مملو ہین شک کے کہنے والا اس وادی کا پالنگ اور عقل سے دور ہزارون فرسنگ
ہے بلکہ اگر اوسکو محروم ازلی کہا جاوے تو بجا ہی اور بےنصیب ابدی
سمجہا جاوے تو محض سزا ہی پس اخلاص خاص اور عقیدۂ اختصاص اور لقمہ
حلال اور نیت نیک بہرحال درکار اور کذب سے دور اور خصائل احسن سے
مامور ہونا پر ضرور اور ناچار نتیجۂ عمل صورت ظہور پاوے پر ظاہر کہ دنیا دار عمل
ہے اور آخرت دار نتیجۂ عمل سزا دلیل انسب کہ بدل وجان حاضر و بدیدہ قلب
خاشع اور ناظر بندہ کو بندگی باید اور نتیجہ را امید از زندگی شاید اَللّٰہُ لَا یُضِیعُ اَجْرَ
الْمُحْسِنِیْنَ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی واضح ہو کہ مصحف مین حضرت ابو البشر آدم ع
کے سورہ مین نزول اجلال پایا ہی اور ترجمہ اوسکا بموجب تفسیر حضرت خواجہ حسن
بصری علیہ الرحمۃ کے یون نظر مین سمایا کہ خلاق ارض و سما ارشاد فرماتا ہی کہ
مین وہ خدا ہون کہ مکے کو پیدا کیا مین نے اور کعبہ کو یا صاف ایک گہر کے
بنایا اور شرف اور آبرو بخشی پس ساکنان مکہ میرے ہمسایگان سے ہون اور
کعبے کو اہل آسمان و زمین کا مسجود و معمور کہا اسلئے کہ ہر روز ستر ہزار فرشتون
کو واسطے طواف کے بہیجون تا اوپر زمین کے جاوین اور طواف کعبہ مکرمہ کرین
اور وہان بزیارت مقدم اور مرقد سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
جاوین اور وہی لوگ لوٹ نہ آوین اور ایسا ہی روزانہ ستر ہزار فرشتے بہیجے
جایا کرین اور ایام حج مین آٹہہ لاکہہ حاجی جمع ہون جو اس قدر آدمی مین کمی
ہووے تو ملائک بہیجون تا وہ عدد تکمیل کامل پاوے اور ہرگاہ فوج فوج با
موے ژولیدہ اور روے گرد آلودہ تکبیر گویان و تلبیہ کنان اور باخروش تسبیح
اور باجوش تہلیل کے مکے مین بساتہہ نیت خالص اور عقیدت درست کے اپنے

اپنے گھرون سے باہر آوین پس یہ لوگ میری زیارت کو آئے ہین اور ہماری صاحب مین پہونچے اور ہماری جناب کبریائی مین داخل ہوئے پس مین اپنے کرم اور عنایت سے ان سب لوگون کو اجر جزیل اور ثواب جمیل اور عطیات وافر اور کرامات متکاثر سے مخصوص اور محظوظ کرون اور اونکے سب گناہونکو محو اور دور فرماؤن اور درجات اونکے بلند کرون ای آدم عمارت کعبہ کو ہاتھہ سے ابراہیم تیرے لڑکے کی تمام پونہچاؤن اور بطفیل اس خانۂ کعبہ کے ابراہیم کو کرامات علیہ اور عطیات عظیمہ بخشون اور بعد وے باولاد اونکے اپنی مرحمت اور کرم وعنایت سے معمور رکھون اور آخر کار کو ہر گوہر سلطنت اور ہر یہ نبوت کو ساتھہ آفتاب عالمتاب تیرے ہی اولاد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو برج مکہ سے طالع کرون وتا قیامت با مانت اونکے اس خانۂ کعبہ کو اور اس شہر مکہ کو منور ومعمور رکھون اور تیرے اس فرزند جگر بند کو خاتم النبیین کرون پس جو کوئی موسم حج مین چاہے کہ ہمکو پاوے دریافت کرلیوے کہ مین نزدیک جماعت فقیرون کے ہونگا اور وہ فقرا موی پریشان اور روے گرد آلودہ ہون گے حدیث فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ جو کچھ حاجیان راہ حج مین تفقد کرتے ہین عوض اوسکا اللہ تعالے اونلوگونکو دیگا قبل از مرگ کے ہزار چند اور ساتھہ اوس خدا کے جان محمد کے اوسکے ید قدرت مین ہی پھر درہمی ازان درہم کہ وزن مین بھاری زیادہ ہوا اس پہاڑ سے کہ اشارت طرف جبل ابو قبیس کے فرمایا حدیث ثانی جو کوئی کہ خانۂ کعبہ مین در آیا ہو رحمت اللہ تعالے مین در آیا ہر گاہ باہر آیا بخشیدہ گناہ اور پاک صاف نکل آیا حدیث ثالث نہین ہے ایسا کوئی عمل فاضل تر حج سے پسندیدہ فرمایا کہ جسنے حج ادا کیا اور ذکر رفث وفسوق نکیا اور فحش نبولا اور حرام نہ کھایا ہو پس

وہ شخص ایسا ہوگا گویا کہ اسیوقت اپنے بطن مادر سے نکلا ہی بے گناہ حدیث ہی
حضور نے فرمایا ہی کہ جو کوئی حج کرے اپنے ماں باپ کے واسطے
لکھا جاتا ہے بنابر اوسکے حج مخصوص اور دوسرا حج واسطے مادر و پدر اوسکے
پس ایک حج مقبول بہتر ہے دنیا اور جو کچھہ دنیا مین ہے اوس سے
حدیث فرمایا انسرور عالم صلعم نے جو کوئی واسطے مردہ کے حج کرے
گا بدون وصیت اوسکے لکھے پرورد گار عالم واسطے اوس موئے کے
ایک حج اور واسطے اوس حاجی کے ستر حج حدیث فرمایا انسرور عالم صلعم
نے جو حج کہ مقبول الٰہی نہوگا پر کفارت گناہ ستر سالہ کے ہوئے ہین پس
حج مقبول کے ثواب سنئے حساب ہین اور حج جس کسیکا مقبول ہوا ہو
وہ شخص گو مردون مین ہی کہ واسطے چار سو تن کے شفاعت کرے از
اہل بیت خود یا دیگر مسلمانان اور ایسے امر مین دوسری روایت سے صاف
واضح ہے کہ جسقدر کہ چاہے گا خداے تعالے اونکو بخشیگا پس جب
کوئی شخص بیچ دربار اپنے آقاے ذی اقتدار اور صاحب کرم ولی نعم
کے بذریعہ فرما برداری اداے حج کے دو نو جہان کی سرخروئی حاصل
کیا چاہے تو لازم ہے کہ بکمال خشوع اور نہایت فروتنی سے بمصداق
اقوال استحباب امام اربعہ کے داخل ہونا بیت ربی اور خانہ کعبہ لاریبی
مین محض باستحصال خلوت شرف ابدی اور انعام سعادت سرمدی کی غرور
خالی اور نا مقصد اپنے تو واسطے حصول اس دولت با برکت اور ہاتھہ آنے
اس شرف نعمت کے لینے کو ہرگز تردداۃ گوناگون اور تدبیراتِ بوقلمون
سے عاطل اور دور نما نے حدیث فرمایا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
کہ جو کوئی داخل ہوگا کعبہ معظمہ مین داخل ہوگا نیکی مین اور نکلے گا بدی سے ایسا

کہ سب گناہ اوسکے بخشے جاوینگے اور اسمین روایت ہی عبد اللہ بن عمر
رضی اللہ تعالے عنہما سے کہ جو شخص بیت اللہ شریف مین داخل ہوگا بعد دو
رکعت نماز ادا کرے گا وہ نکلے گا گناہون سے اپنے اسطور پر جیسا کہ ان
سے نے اوسکی اوسیدن اوسکو جنا ہوگا سو بہت انسب ہی کہ پہلے غسل کرے
کہ مستحب ہی اور بدن اور لباس مین خوشبو لگاوے جو محرم نہو تو اور نعلین
کو پاؤن سے نکال ڈالے اور گناہ پیشین پر نادم اور پشیمان ہو اور شرمندہ
بدل وجان ہوکر او دلی اور استغفار قلبی بجالاوے اور بیت اللہ شریف کی
دروازے پر جاکے بہت عاجزی اور بڑی انکساری سے اوسکی دہلیز
پر بوسہ دیوے اور داخل ہوتے اور نکلتے وقت اس دعا کو زبان پر لاوے
کہ اوسکے برکت سے سعادت فراوان پاوے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِوَجْہِہِ الْکَرِیْمِ
وَسُلْطَانِہِ الْقَدِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ
لیکن نکلتے وقت بجاے لفظ ابواب رحمتک کے ابواب فضلک کہے اور
ہر دو وقت مین یہہ کہے رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ
مِنْ لَّدُنْکَ سُلْطَانًا نَّصِیْرًا جب حضور دل سے ساتہہ بہت عاجزی اور انکساری کے
اپنے گناہون سے شرماتا ہوا نہایت ادب سے نگاہ نیچی کیے ہوئے
اور داہنا پاؤن آگے رکہہ کے سیدہا روبرو چلا جاوے یہان تک کہ درمیان
اوسکے اور دیوار کے فاصلہ تین ہاتہہ سے زائد کا نہ رہے پہر وہان پر کہڑا
ہو جاوے کہ وہی مصلا ہے ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم
کا بعد ازان نفل نماز جسقدر ہو سکے ادا کرے ولیکن دو رکعت سے کم نہو اور
اگر وہ مقام ہاتہہ نہ آوے تو پہر جس جگہہ اتفاق ہو وہین کہڑا ہوکر نماز گذارے

بعدہ نزدیک ہووے اوس دیوار کے جو دروازے کے روبروہے اور ملے اپنے
رخسار کو اوسپر اور حمد وثنا اور استغفار کہے اور دعا مانگے اور اسیطرح
ہر چہار رکن کے قریب حمد اور ثنا اور تکبیر اور تہلیل اور تسبیح اور استغفار کہے
اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجے اور اپنے ماں
باپ اور خویشان اور دوستان اور سایر مسلمان برادران کے حق مین دعا
خیر کرنا چاہیے اور یہہ دعا پڑہے اَللّٰهُمَّ كَمَا اَدْخَلْتَنِيْ بَيْتَكَ فَاَدْخِلْنِيْ جَنَّتَكَ
اَللّٰهُمَّ يَارَبَّ الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ اَعْتِقْ رِقَابَنَا وَرِقَابَ اٰبَائِنَا وَاُمَّهَاتِنَا مِنَ النَّارِ يَاعَزِيْزُ يَاجَبَّارُ
اَللّٰهُمَّ يَاخَفِيَّ الْاَلْطَافِ اٰمِنَّا مِمَّا نَخَافُ اَللّٰهُمَّ اَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَاَلَكَ مِنْهُ
نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ
نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ
السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ
بایان پانون باہر رکہکے نکلے اور اس آنے جانے مین لحاظ رکہے کہ کسی کو
ایذا نہ پہونچے اور عورتون کو بہی اس بیت اللہ مین داخل ہونا مستحب ہی
ولیکن اوسوقت مین کوئی مردون سے وہان پر نہ رہے اور وہ جاے
مکرم اون سے بہرحال خالی ہووے جیساکہ اب وہانکا معمول ہی کہ فقط
عورتون کے داخلے کے لیئے ایکروز مقرر کرتے ہین تا عورتون کو بہی
بآرام تمام یہہ سعادت نصیب اور نیک بختی قریب ہووے الحمد للہ علی ذالک
واضح ہو کہ حرم مکہ معظمہ کی اطراف کی زمین محدود کو کہتے ہین اور اوسکے
حدود مقرر ہین پہر اون حدود سے جو زمین کہ خارج ہے اوسکو حل
بولتے ہین وہ حدود ہین کہ بجانب راہ مدینہ منورہ کے تین ۳ میل اور یمن
اور عراق اور جدہ اور طائف اور جعرانہ کی طرف ۷ میل ہین اور بعضے جدہ

کیطرف دس میل اور جُعرانہ کیطرف آٹھہ میل تحریر فرماتے ہین پہراون حدود مقرر ہونے اور اس زمین کی حرمت اور عظمت اور برتر رہنے کیوجہہ یہہ ہے کہ جب ابوالبشر آدم علیہ السّلام نے ابلیس علیہ اللعنہ کے فساد سے اسد جل شانہٗ کے پاس پناہ طلب کی تب پروردگار عالم نے اون کے حفاظت کے واسطے فرشتون کو بہیجا اونہون نے مکہ مشرفہ کو ہر طرف سے گہیر لیا پہر اونہون نے جہان گہیرا تہا اللہ تعالے نے وہان تک کی زمین کو بزرگی تشریف بخشا اور اوسکو جاے امن ٹہرا کر ارشاد فرمایا مَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا یعنے جو کہ اسمین داخل ہوا امن پایا پہر اس مقام مین اس عاجز ہیچمدان ہمہ دانی اور ہمہ دان ہیچمدانی نے چاہا کہ کعبۂ مکرمہ اور مسجد الحرام محترمہ کی تصویر باتوقیر اور نقشہ عظمت تعمیر کہ جسکی دید سے دل مومنون کو عید اور آنکہون کو نور مزید حاصل اور ہویدا و معائنہ سے اوسمقام فرحت فرجام کے شوق پیدا ہوتا ہے پر جو مطابق واقع کے لکہے توان کتابون کے اقوال مین جو اس رسالہ کا ماخذ ہین باعتبار بعض وجوہ کے احتمال اختلاف بدیہی پایا گیا اور اس کے نقشے مین بہی بدعولے صحت یا غیر صحت کے شکل بہی مختلف نظر آئی اسواسطے خاطر عاطر کو جو بچشم ظاہر باطن کہ ذریعہ حصول سعادت کا ہی نہایت تردد و غایت تشویش مین ڈرا یا کہ اب کیا کرنا چاہیئے کہ اس اثنا مین مخصوص یہ مقام فرخنج فرجام مندرج رسالۂ مصباح الحج مین نظر آیا اور بہر دل مرغوب پایا اوسکے مضامین اور طریقہ خوش آئین مجہے بہی پسند آیا اور منظور ہوے اسکو بغور دیکہنا شروع کیا حاصل مدعا یہی یون پایا کہ صاحب مؤلف رسالۂ مسبوق الذکر لکہتے ہین کہ مین نے بسیار ہی دقایق اور اکثر بے حقایق اس مقام فیض انجام کے حسب الارشاد مولوی سید دستگیر صاحب اور حاجی شاہ علیصا جو کہ واقفان امور کلی اور جزیے اور آگاہ رموز کہن و آشکار

وہان سے گئے تہے اور بہی بلاحظہ رسالہ مولفۂ مولویصاحب معرکے اوپر حدود وتعداد
وشمار اور پیمایش مقامات متبرکہ اور مشرفہ کے بخوبی وقوف پایا اور مرتبہ مطلع اور
آگاہ ہوا تب رائے عاجزنے بہی اس نعمت غیر مترقب کو توفیق آلہی جان کے
اونکے اقوال کے دوسرے رسایل سے تصدیق کامل اور تطبیق بخوبی حاصل
کرکے اور خودبہی مقامات مافی الضمیر و منظور النور کو دیکہہ بہال کے نقشہ او سمقام
پر درج کیا اور وہ بلا تفریق اور افراط وتفریط کے یون ہے جو اعادہ کرتا ہون
واضح ہوکہ پہلے کعبۂ مشرفہ وغیرہ کے حدود اور صفات تحریر مین لایا
بعد تصویر اور نقشے کو مطابق اوسکے ترقیم کیا تا طالبین اور شایقین ہر چیز کی
حقیقت کو دلیل سے معلوم کرین اور اوسکے مطالعہ سے کیف عجیب اور حظ غریب
اوٹہاوین جانا چاہیے کعبۂ شریف قریب بشکل مربع واقع ہے اور اوسکے چار
کونے کہ ہر کونہ رکن کہاتا ہے اور ہر واحد چار جہت کیطرف مایل ہین یعنے
پہلا رکن حجر اسود جو اس مین حجر اسود ہے جانب مشرق دوسرا رکن شامی شمال
کیطرف تیسرا رکن عراقی مغرب کیطرف چوتہا رکن یمانی جنوب کی سمت مقابل ہی
اور کعبۂ شریف کے اندر دروازے کے آسمانی کے نیچے سے لگا ہوا سنگ
مرمر کا فرش ہے اور اوس مین ساگوان کے مدور تین کہم ہین دو درہر کا دو بام
اونپر رو پا مڑہا گئے تہا اب نہین اور اوسکی سقف اور دیوارین دیباے سرخ
سے آراستہ اور کہمبون کے بیچ مین سونے روپے کے مشربے اور انجور
آویختہ ہین اور شمالی کونے مین ایک دریچہ ہی کہ اوسمین سیڈہیان ہین کہ
پر غلاف اوڑہانے کے واسطے اوپر چڑہ کے جاتے ہین اور اوسکی دیوارون
کی بنا اگرچہ سنگ سیاہ سے ہے ولیکن اندر سے ایکدرجہ سنگ مرمر کا آوکا اوسپر
خط کوفی سے نقش کیا گیا ہی اور اونکی بلندی زمین سے آسمان طرف پچیس گز

اونگل گز شرعی سے ۲۷ اور طول ۲۵ اور عرض ۲۰ اور اثار چوڑائی ۲ گز کی ہی اور شمالی
لی جانب کے سواے تین طرف کی دیوارون کے پایون مین سنگ مرمر سے
ایک گز کی پشتے مین جسکو شاذروان کہتے ہین دروازہ وہ مشرقی دیوار مین
زمین سے ۴ گز ۳ اونگل کی بلندی پر ہی اور وہ ساگوان کا ہی روپا مڑہا ہوا
اور اوسپر روپے کی میخین جڑی ہین اور اوسپر ایک زر دوزی مخمل سیاہ پردہ
چھوٹا ہے درازی اونچائی مین ۶ گز ۱۰ اونگل چوڑائی مین ۴ گز ہے اور چوکھٹہ
اوسکا سنگ سیاہ ہی عرض مین ایک گز ضخامت مین ۱۲ اونگل حجر اسود وہ ایک
پتھر ہی مدور ظاہر مین ایک بالشت چار اونگل کی مقدار اور وہ کعبے کے مشرقی
کونے مین ۲ گز ۱۶ اونگل کی بلندی پر سونے کے حلقے مین جڑا ہوا تھا اب چاندی
مین ہی ملتزم وہ حجر اسود اور دروازے کے باہر درمیان کی دیوار کا نام ہی فقط
غلاف کعبہ اوسکا حال یہ ہی کہ کعبہ شریف کے اطراف کے حاشیون پر تخمیناً
ایک بالشت کی دیوار چھت سے بلند ہے اور اوسکے پیچھے پیتل سے کے قلابی
لگے ہوے ہین اور اونمین رسا ڈال کے غلاف سیاہ کہ جسکے بافت مین لا الہ الا اللہ
کا نقش نمودار ہی اس سے وصل کر کے اطراف سے پا ہی تک چھوڑ دیے
ہین پھر نیچے بھی ویسا ہی اوسکو پیتل سے کے قلابون مین سے ٹنے ہین
کمر بند کعبہ وہ آدھے گز کے مقدار سے ایک زرین پٹہ ہے کہ جسپر سونے
روپے کے تارون سے پادشاہ روم کا نام اور نسب اور آیات قرآنی نقش
کیے گئے ہین اور وہ اوس غلاف کے دو ثلث کے اوپر ٹکا ہوا ہے پھر اس
کمر بند سے جو حطیم کیطرف نیچے میزاب کے ہی اوسپر پادشاہ کے نسب نامے
کا نقش ہے اور جو دوسرے تین طرف ہین اوسپر قرآن کے آیات کا نقش و نگاری
میزاب رحمت وہ کعبے کی چھت سے پانی گرنے کا نا وہان روپا مڑہا ہوا ہے

جو شمالی دیوار کے وسط مین لگا ہوا ہی اور اوسکے منہ کے نزدیک سے ایک روپے
کا جہاڑ آویزان ہی اوسکا پانی حطیم پر گرتا ہی حطیم کہ اوسکو حجر اور حظیرہ بھی بولتے
ہین سو وہ اوس زمین کا نام ہی جو کعبہ شریف کے شمالی طرف کی دیوار مدور کے
اندر کعبے سے متصل ہی مگر کعبے کی دیوار اور اس دایرے کی دیوار کے بیچ ۳ گز
کا رستہ ہی اور اس زمین کا طول کعبے کی دیوار سے اس دایرے کی دیوار تک
۱۷ گز ہی اور عرض اس دایرے کی ابتدا اور انتہا کے درمیان ۲۰ گز ہی پھر اس مین
سے ۶ یا ۷ گز داخل کعبہ ہونے سے اس دایرے کے اطراف سے طواف کرنا
واجب ہی دیوار اس دایرے کی سنگ مرمر سے ہی بلندی مین ۱۲ عرض
پائے کا ۲ گز باہر کا دور ۴۸ اندر کا دورہ ۴۰ گز ہی اور اس مین سیاہ اور سبز
اور سپید اور سرخ اور زرد پتھر کا فرش ہی آخضرہ وہ ایک گڑہا ہی کعبہ معظم کے
دروازے کے بائین طرف دیوار سے کعبے کے لگا ہوا عمق مین ۱۰ اونگل
طول مین ۴ گز ۸ اونگل عرض مین ۲ گز ۱۱ اونگل اور اوسمین تین مصلے سنگ مرمر
سے بچھائے گیے ہین اوسپر نماز پڑہتے ہین کہ وہ جاے محل اجابت ہی اوسکو
مقام جبرئیل کہتے ہین کیونکہ جب پنجوقتہ نماز فرض ہوئی جبرئیل علیہ السلام نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے ساتھہ پانچوقت کی نماز اوسجگہہ ادا
کر کے نماز کے وقتون کو تعین کئے اور کہتے ہین کہ ابراہیم علیہ السلام نے وہان
کی مٹی سے کعبے کی دیوارین اوٹھائی ہین اسواسطے اوس جاگہہ کا نام معجنہ بھی
ہے مطاف طواف کی جاے کو بولتے ہین سو اس جاے کا فرش سنگ مرمر
سے ہی اور اوسکے حدود کعبہ شریف کے روبرو مقام ابراہیم کی جالی سے
کعبے کی دیوار تک ۲۲ گز ہی اور کعبے کے پیچھے ۲۱ گز ۱۲ اونگل اور کعبے کے
داہنی طرف ۲۳ گز ۱۲ اونگل اور کعبے کے بائین طرف حطیم کے باہر سے ۱۲ گز ہی

واضح ہو کہ یہ مطاف ہموار اور مسطح اور قریب مدور کے ہی پھر اوسکے اطراف
قدم کا زینہ بلند کر کے سیاہ پتھر کا فرش کیے ہین اور اس زینے کے کنارے
پر اطراف مطاف کے پیتل کے ۳۲ کھمبہ ہر ایک کو دس قدم کے فاصلے سے
نصب کیے ہین اور ان کھمبون پر ایک لوہے کی پٹی سے کھلے اوس کے ہر
چشمے کے بیچ سات سات قلابے سے ایک ایک قندیل آویزان کی ہین اس حساب سے
اس حلقے کے ۳۲ چشمے اور ۲۲۴ قندیل ہوتی ہین پھر زینہ مذکور سے ۳ گز
کے فاصلے تک وہی سیاہ پتھر کا فرش ہی پھر وہان سے دوسرا زینہ
۶ اونگل کا بلند ہو کے پھر وہان سے سیاہ پتھر کا فرش کعبے کے بائین طرف
مسجد کے زینے کو لگا ہی اور کعبے کے داہنی طرف زینے کے نزدیک اور روبرو
اور پشت کیطرف زینے سے دور ہی جیسا نقشے سے ظاہر ہوگا اور باقی صحن
مسجد کے زینے تک ریت اور مٹی کا ہی پھر اوس فرش سنگ سے لیکر مسجد کے
زینے تک اوسکے برابر ہر طرف سے سیاہ پتھر کی روشین بنی ہین اور وے
روشین تمام اہین عرض ہر واحد کا دو گز ۱۲ اونگل ہی مصلاے حنفی وہ
سنگین فرش کے دوسرے زینے کے کنارے ہی کہ جسکا قبہ خشتی بطور قنبچے کے
شیش کا ورق مڑہا ہوا ہے اور اوسکے ہر دو درجے مین تین تین سنگ
سیشے سے ہین اسطور پر کہ مشرق اور مغرب کیطرف ایک ایک طاق اور شمال
اور جنوب کی طرف تین تین طاق ہین اوپر کا درجہ تکبیر و نکا مقام ہی اوراوسپر
چڑہنے کی سیڑہی تختون سے مغرب کی جانب ہی مقام ابراہیم وہ ایک
پتھر ہے کہ جسپر ابراہیم علیہ السلام کے قدمونکا نقش ہی پھر جس مکان مین کہ وہ پتھر
رکھا ہی اس مقام کو مجازا مقام ابراہیم کہتے ہین اور وہ مکان ہی مستطیل ہی
اور اوسکا قبہ خشتی ہی کیشش کا ورق مڑہا ہوا اور وہ کعبے سے ۲۲ گز کے فاصلے پر

دسکے مقابل عرصہ مطاف مین واقع ہی ولیکن طواف سے خارج اور اوسکے اور
حجر اسود کے درمیان ۲۰ گز کا فاصلہ ہی اور اوس مکان کے اطراف
پتھر کی جال اور اوسکا دروازہ مشرق کیطرف ہی اور اندر اوس مکان کے
ہوٹا ایک جالدار قبہ دروازہ لگا ہوا ہی اوسمین اس مقام کو رکہے ہین وہ ۲۱
ونگل کا بلند اور ۱۰ اونگل کا مربع اور عمق قدمونکا قریبہ ۱۰ اونگل کی ہین
ور اوس قبے پر غلاف مکلل ڈالتے ہین مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی
نے اپنی تفسیر مین لکہا ہی کہ قتادہ سے روایت ہی کہ لوگون نے اگلے
سلام سے دیکہا ہی کہ اوس پتہر پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ایڑیون اور انگلیون
کا نقش تہا پہر لوگون کے مس کرنے سے وہ نشان مٹ گیا ہے کہتے ہین
یہ وہ قدم کا نقش نظر نہین آتا ہی اور یہی اوسی تفسیر مین ہی کہ صحیح حدیثون مین
یا ہی کہ حجر اسود اور یہہ پتہر حضرت آدم علیہ السلام کے ہمراہ بہشت سے آئی
ین اور قیامت مین اون کو آنکہین اور لب اور زبان دیوینگے تاکہ جو
ن لوگون کے حق مین جو لِلّٰہ اونکی زیارت کئے ہین گواہی دیوینگے
ور یہی اوسی تفسیر مین ہی کہ حضرت آدم علیہ السلام نے اون دونون پتہرونکو
وہ ابو قبیس مین دفن کر رکہے تہے اور جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ
ی دیوار اوٹہانیکے وقت دیوار قد آدم کی مقدار سے بلند ہونے پر کسی بلند
چیز کے محتاج ہوئے تب جبرئیل علیہ السلام نے اون دونون پتہرون کو
لا دئے پہر حجر اسود کو کعبے کے کونے مین آپ ساتہہ رکہکے لگا دئے
ور دوسرے پتہر پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کہڑے رہکر دیوار اوٹہانے
لگے پہر جسقدر بلند ہوتی تہی یہ پتہر بہی اونچا ہوتا تہا اور بیت متصلا ہی شافعی
وہ ایک مکان ہی جو مقام ابراہیم کے پیچہے اس سے لگا ہوا بطور برآمدے

سے کے ہم کہم پر بنایا گیا ہی منبر وہ سنگ مرمر سے مقام ابراہیم کے قریب مطاف
کے کنارے پر بنایا گیا ہی اور اوسکے ۱۱ درجے ہین اور آخر کا درجہ مربع ہی
اور اوسکے چار کونون پر ۴ کہم سنگ مرمر کے ہین اور اون کہمبون پر برجس کا
دراز قبہ سونے سے ملمع کیا ہوا ترتیب دیا گیا ہی باب السلام وہ ایک کمان
ہے سنگ سیاہ کی مقام ابراہیم کے پیچہے ۱۶ گز کے فاصلے پر کہتے ہین کہ
جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے وقت مین مسجد الحرام کا یہی
دروازہ تہا مصلاے مالکی وہ ایک قبہ چوبی ہی سیاہ پتہر کے ۴ کہمبون
سے بنایا گیا ہی اور اوس قبے پر شیشہ کا ورق مڑہا ہوا ہی اور وہ بشکل مربع
صحن مسجد کے سنگین فرش کے دوسرے زینے کے کنارے پر جانب مغرب
واقع ہی طرف گوشۂ جنوب مشرق کے ہی مصلاے حنبلی وہ بہی مانند مصلاے
مالکی کے سنگین فرش کے دوسرے زینے کے کنارے پر حجر اسود کے مقابل
واقع ہوا ہی مگر اوسکا زینہ مقدار ایک گز کے بلند ہی اسمین خوجے بیٹہتے ہین
چاہ زمزم وہ ایک کنوان ہی دو منزلہ مکان مستطیل مین پہر وہ مکان حجر اسود
کے روبرو ۲۲ گز کے فاصلے پر ہی اور اوسکے اور مقام ابراہیم کے درمیان
۷ گز کا بعد ہی اوسکے پیچہے کے درجے کی دیوارین سیاہ پتہر کے ہین پہر
اس درجے مین دو چشمے ہین اون سے ایک ابدارخانہ ہی کہ جسکا دروازہ
جنوبی ہی پہر اوسمین بالاخانے پر جانے کی سیڑہی ہی اور دوسرے
چشمے مین کہ اوسکا دروازہ مشرقی ہی چاہ زمزم ہی اور اوپر کے درجے مین
بہی تین طرف سیاہ پتہر کے دیوارین ہین اور چوتہی طرف کعبے کے مقابل واقع
ہو ۵ چوبی دروازے ہین اوس درجے مین موذنون کا رئیس رہتا ہی پہر چاہ
زمزم کے اوپر کی چہت مین جو ساگوان کے پٹون سے مسقف ہی ایک دریچہ

سے ہمیے رئیس وہان سے پانی زمزم کا شبینہ لیا کرتا ہی اور اوس کنوین کی بنا
سنگ مرمر سے ہی اور اوسکے اطراف کی دیوار مین سنگ ہی سنگ مرمر کی ایک
پتھر مین دو حلقے تراشے ہوتے اوسپر رکھے گئے ہین بلندی مین ۲ گز عرض
مین ۱ گز ہی اور اوس کنوہی کا قطر ۱۱ گز اور عمق ۲ گز ہی اور پانی کے اندر
۲ گز کے عمق مین پنجرہ سی کی جال مستحکم کیئے ہین تا اگر کوئی آدمی یا کوئی
چیز سہواً گر جاوے تہ کو پوہنچنے نہ دی اور اوسپر ۴ چرخ پنجرہ س کے لگے
ہوئے ہین وہان کا فرش سب سنگ مرمر سے ہی اور اوسکے دروازے
کے بازو سے ایک دریچہ ہی تاکہ ہوا کو اوس مین مدخل ہو اور سلم یعنے کعبے
شریف کی سیڑہی ہی اور وہ چاہ زمزم کے گنبد کے پاس ۲ گز کے فاصلے
سے رکھے جاتے ہی اور دو گنبد لدا اوسکے جدے جدے قریب فرش
سنگ مرمر کے باہر ایک گز کے نیچے پر چاہ زمزم کے پیچھے بنا کیئے گئے ہین
اونمین سے ایک گھڑیال خانہ دوسرا کتب خانہ ہی مسجد حرام وہ کعبہ شریف
کی چارون طرف چہت مین بنا کی گئی ہین زینہ اوسکا صحن سے ۱۰ اونگل بلند ہی
فرش اوسکا سیاہ پتھر سے ہی اور مسجد کے دالان مین ہی ۱۲ اونگل کا زینہ
سے ہی اور ہر چہت مین مسجد کے تین تین قطار طاقون کی ہین اور اکثر قطاطاقون
کی لداؤ قبہ وار ہین اور بعض بے قبہ اور بعض چہت مین تین قطارون سے
بہی زائد ہین پیچھے قطار تک عرض تین قطار سے کم نہین ہی نسخہ حیات القلوب
مین لکہا ہی کہ جملہ کہم مسجد حرام کے ۵۵۵ ہین اور یہی ۳ قسم کے ہین رخام
یعنے سنگ مرمر سفید سیسہ یعنے سنگ زرد صنوان یعنے سنگ سخت پتھر سنگ
مرمر کے کہم جو ایک ہی پتھر مین مدور تراشے گئے ہین ۲۹۳ ہین اور مسجد کے
کہم جو جدے جدے پتھرون کو بیچ سے وصل کر کے ہشت پہلو بنایا ہی سکے

ہین سو ۴۴۲ باقی ۱۸ اصتوانکی سے اور قبے لداؤ طاقون کے ۱۵۲ اور کنگرے دیوارون
کے جو اکثر سنگ شمسہ اور بعض سنگ رخام سے ہین سو جملہ ۱۳۷۹ ہین اور مسجد
کے شمالی طرف محکمہ قاضی اور مدرسہ سلیمانیہ مسجد سے متصل ہین اور بدستور
مشرق کیطرف مدرسہ سلطانی قایتبائی اور مغرب کی جانب مدرسہ داؤدیہ ہے
اور اونکے دروازے مسجد کے اندر ہین اور مسجد کا طول باب السلام سے جو
مشرقی کونے مین ہے باب العمرہ تک جو مغربی کونے مین ہی ۴۰۴ اور عرض
باب الصفا سے باب الزیادہ کیطرف مسجد کے اصلی دیوار تک ۲۰۴ گز ہی اور
منارے مسجد کے ۷ ہین ۴ کونون مین ۴ پانچوان باب الزیادہ کے پاس ۶
محکمے قاضی کے نزدیک اور ۷ مدرسہ سلطان کے قریب اور مسجد مین آنے کے
دروازے ۱۹ ہین کسیکا ایک رواق ہی کسیکا دو کسیکے تین کسیکے پانچ ۳۹
رواق ہی جب کہ مسجد کے باہر کی زمین بلند ہی ہر طرف کے دروازے کی دہلیز
سے مطاف تک اوترنے کے لیے سیڑہیون کے پائے ۱۲ عدد سے کم اور
۱۸ سے زائد نہین ہے تفصیل دروازون کی معہ نام اور تعداد رواق اور سمت یہی

شرقی — حصہ مغربی

معروف نام	نام دروازہ اصلی	تعداد	رواق کی تعداد	نام دروازے	تعداد	رواق کی تعداد
	دروازے معہ رواق			دروازے معہ رواق		
بنی شیبہ	باب السلام	یک	۳	باب الوداع	یک	۲
+	باب النبی ص	یک	۲	باب ابراہیم خیاط	یک	۱
باب الجنائز	باب العباس	یک	۳	باب العمرہ	یک	۱
باب بنی ہاشم	باب علی	یک	۳	+	+	+
+	+	+	+	+	+	+
		[illegible]	[illegible]		[illegible]	[illegible]

جنوب والے				شمال والے	
دروازہ معہ رواق			دروازہ معہ رواق		
معروف نام دروازہ معروف	تعداد	رواق کی تعداد	نام دروازہ	تعداد	رواق کی تعداد
باب بازان باب النعوش	یک	۱	باب العتیق	یک	یک
باب مخدوم باب البغلہ	یک	۱	باب الباسطہ	یک	یک
باب بنی مخدوم باب الصفا	یک	۵	باب القطبی	یک	یک
باب اجیاد باب الحاکم	یک	۴	باب الزیادہ	یک	۳
باب المجاہدین باب الرحمۃ	یک	۲	باب الدر	یک	یک
باب الشریف	یک	۲		صہ	مہ
باب العجلان باب ام ہانی	یک	۲			
	مہ	مہ			

نقشہ بھی چھپا ہوا یہان پر چسپان ہی
اوسکی زیارت سی مشرف ہونا پر ضروری

دروازہ دوسرا مکے مین جاکر رہنے اور اہل معلی وغیرہ کی زیارت اور طواف اور وداع کے بیان حالات مین ای برادران بخوبی جانو کہ اوس مقام فرخندہ فرجام کے استقامت تک ہر قسم کے بیان عبادت کو بہ شغل اذکار کے باب مین رکھنا موجب مزید برکت ابدی اور حصول سعادت سرمدی کا ثمرہ حاصل ہی اور مستحب ہے اکثر نفل کا نماز ونکی پیچھے مقام کے اور مقابل حجر اسود کے حاشیہ مطاف پر اور رکن عراقی کے قریب اور کعبے کے دروازے کے نزدیک اور حضری مین جو مقام جبرئیل کرکے شہرت پذیر ہی اور میزاب کے نیچے اور رکن یمانی اور حجر اسود کے بیچ بیچ اور رکن شامی کے قریب ایسا کہ باب العمرہ پیٹھ کے پیچھے

باب السلام
باب النبی
باب العباس
باب علی
شمال
باب الزیارة
مصلیٰ مالکی
روش
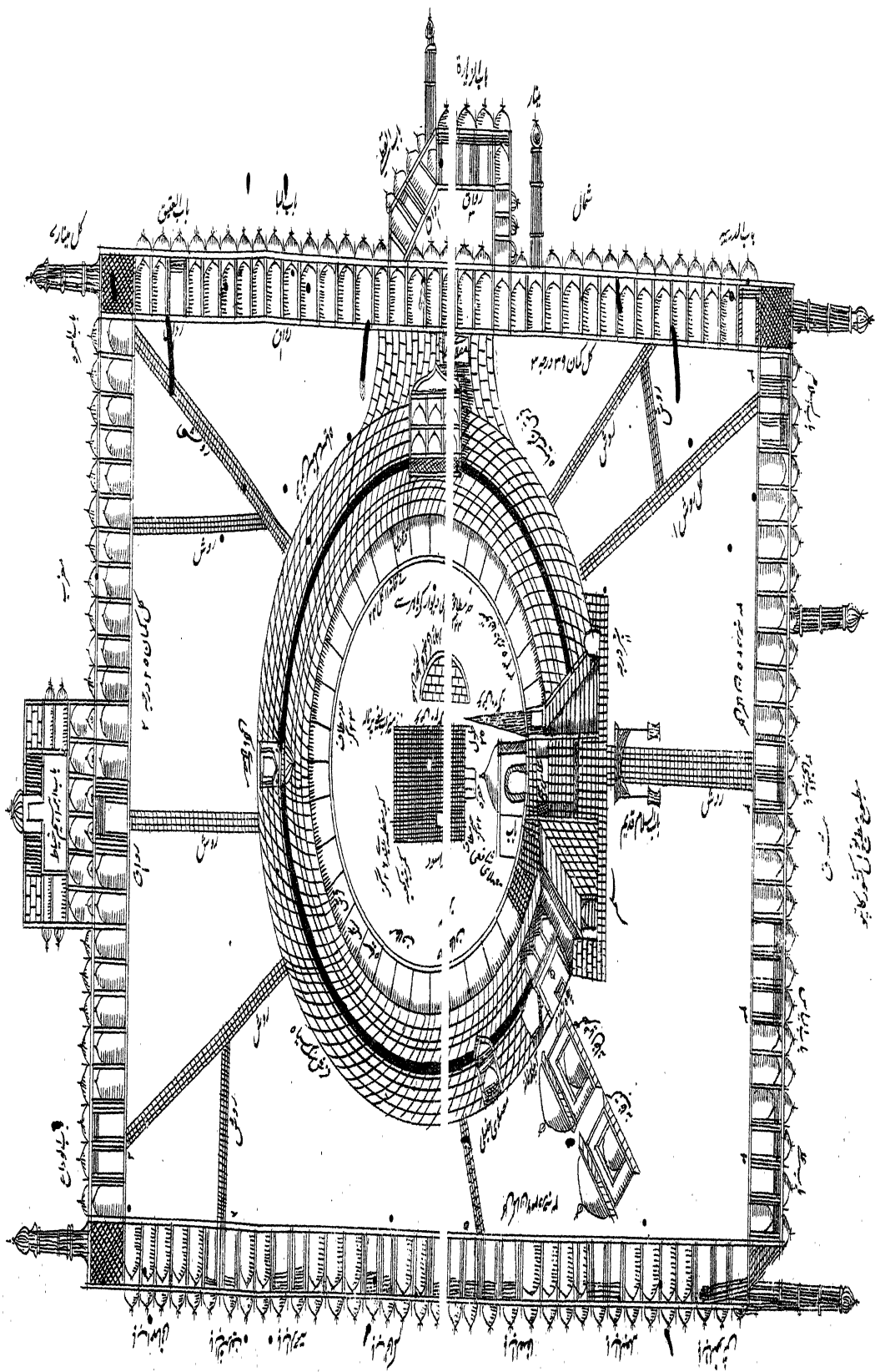
پڑہی اور رکن یمانی اور باب مسدود کے درمیان کیونکہ ان سب مقامون مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے نماز پڑہی ہین اور مستحب ہی نماز پڑہنا اُمّ المومنین بی بی خدیجۃ الکبرےٰ رضی اللہ عنہا کے گہر مین کہ یہہ مقام افضل موضع ہے بعد مسجد الحرام کے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کی پیدایش کی جگہہ مین اور حضرت ابی بکر رضہ کے گہر مین اور حضرت عمر رضہ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی پیدایش کی جگہہ مین اور دار ارقم مین جو وہ ایک مسجد ہی صفا کے پیچہے اور غار مرسلات مین اور جبل ثور اور جبل حراث کے غار مین اور مستحب ہی کہ اہل معلی کی زیارت کرے معلے قبرستان کا نام ہی وہان بہت سے صحابہ اور تابعین اور اولیا اور صالحین مدفون ہین لیکن کسی کی قبر معین نہین ہی مگر بی بی خدیجۃ الکبرےٰ کی قبر جو فضیل بن عیاض کی قبر سے متصل ہی اور اوسپر گنبد بنا کئے گئے ہین اور اسکا تعین بہی کسی بزرگ کے خواب دیکہنے سے ہوا ہی اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی قبرین بہی مشہور ہین لیکن روایت صحیح سے معین نہین ہی اور تابعین مین سے سفیان بن عتبہ اور فضیل بن عیاض اور امام یافعی وہان مدفون ہین غرض ان سب مقربان بندہ الٰہی کی زیارت اجمالاً اور تخصیصاً مع آداب زیارت جو خلاف شرع نہو بجالاوے اور آداب زیارت سے ہی کہ زایر کو چاہیے کہ سورۂ بقر سے اول کی چند آیات مقبور کے سرہانے اور امن الرسول سے آخر تک اوسکے پائین کہڑا ہوکے پڑہے اور کہے السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِيْنَ وَاِنَّا اِنْشَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ وَنَسْئَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ فِي الْاٰخِرَةِ اور قرآن شریف سے جو میسر ہو خصوصاً آیۃ الکرسی اور سورۂ یٰسین اور سورۂ تبارک اور سورۂ تکاثر ایکبار اور سورۂ اخلاص ۱۱ یا ۱۲ یا ۷ یا ۳ بار پڑہے اور کہے اَللّٰهُمَّ اَوْصِلْ ثَوَابَ مَاقَرَأْنَاهُ اِلٰى فُلَانٍ اَوْ اِلَيْهِمْ

جمیع مقبور کے اور اپنے لئے بارگاہ الٰہی سے مغفرت چاہے اور مستحب ہی کہ سب
مساجد مشہورہ کی زیارت کرے اور وہان نماز پڑہے وے سب مسجدین یہی
ہین مسجد رایہ مسجد شجرہ مسجد جن مسجد غنم کہ اوسکو مسجد اجابہ بہی بولتے ہین
مسجد جبل ابوقبیس مسجد ذی طوی مسجد عقبہ مسجد جعرانہ مسجد عائشہ مسجد عرفات مسجد
کبش مسجد خیف پہر جو شخص مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کو یا اپنے وطن کو جانا
چاہیے تو طواف وداع یعنے رخصت کا طواف جو افاقی پر ہی واجب ہے
طواف دوسرون کے مانند ادا کرے مگر اس طواف مین رمل اور اضطباع اور
سعی نہین ہی پہر بعد کرنے اس طواف کے توقف کرنا نچاہیئے جو توقف
ہوجاوے تو اعادہ وداع ضرور ہی اور بعد اس طواف کے دو رکعت
نماز مقام ابراہیم کے نزدیک یا مسجد حرام مین ادا کرکے چاہ زمزم پر آوے
اور اوسکا پانی اس آداب ساتہہ جو آگے ذکر ہوگیا ہے پیٹ بہر کر کئی
باری اور ہر بار کعبہ شریف کی طرف نظر کرے اور اوس پانی کو تبرک جانکے
اپنے سر اور آنکہون اور منہہ پر ملے اور میسر ہو تو اوسکو اپنے بدن پر اور
کپڑون پر بہی ڈالے اور بہاوے بعد کعبہ شریف کے آستانے پر بوسہ
دیوے اور ملتزم پر اپنا سینہ اور منہہ رکہہ کے اسی حالت مین سیدہا ہاتہہ کعبے کے
دروازے کی طرف اوٹہاکے کہے اَلسَّائِلُ بِبَابِكَ يَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ وَمَعْرُوفِكَ وَيَرْجُو رَحْمَتَكَ
اور کعبے کے پردون کو پکڑ کے بہت سا گریہ وزاری کرے اور اوسکی دیوار سے
رخسارے ملاوے خار ہاے فراق سے اس کعبہ پاک کے دل اور جگر کو اپنی
چاک چاک کرے اور تکبیر اور تہلیل اور حمد و ثنا اور تسبیح سے اوس پاک پروردگار
جلشانہ کے زبان کو طراوت اور دل غمدیدہ کو لذت حلاوت کی بخشے اور رسول
کریم شفیع امم محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم پر درود بہیجے اور بہت عاجزی

اور زاری سے اپنے اور اپنے ماں باپ اور خویشوں اور دوستوں کے حق میں دعاگو ہوا اور اوس مالک الملک کی درگاہ عالی پناہ مین التجا کرے اور حجر اسود کو بوسہ دے کے تکبیر اور تہلیل کہے بعد نہایت اندوہگین اور حسرت آگین ہوکر اوس درگاہ رفیع الشان اور مکان ملائک آشنان سے رخصت ہوکر منہ اودہر کیے ہوے اولٹے قدموں مسجد حرام کے باب حزورہ سے باہر آوے اور نکلتے وقت یہہ دعا پڑہے اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذَا بَیْتُكَ الَّذِیْ جَعَلْتَهٗ مُبَارَكًا وَّھُدًی لِّلْعَالَمِیْنَ فِیْهِ اٰیَاتٌ بَیِّنَاتٌ مَّقَامُ اِبْرَاھِیْمَ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ ھَدَانَا لِھٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَھْتَدِیَ لَوْلَا اَنْ ھَدَانَا اللّٰهُ اَللّٰھُمَّ فَكَمَا ھَدَیْتَنَا فَتَقَبَّلْهُ مِنَّا وَلَا تَجْعَلْهُ اٰخِرَ الْعَھْدِ مِنْ بَیْتِكَ الْحَرَامِ وَاِنْ جَعَلْتَ تُعَوِّضْنِیْ مِنْهُ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

فصل چہاردہم بیچ بیان عمل درآمد جملہ ارکان حج اور احرام کے شروع سے آخر تک ساتہہ ترتیب کے

اے بہائی مسلمانون بخوبی جانو اور ساتہہ درستی ہوش کے اسکو مانو کہ جب کوئی افاقی بنا برادائے حج اپنے وطن اور مسکن سے باہر ہووے اور میقات کے پاس یا مقابل مین پونہچے اوسوقت اوس پر واجب ہوتا ہی اوسمقام پر احرام باندہنا پس اگر مہینے حج کے جیساکہ ماہ شوال اور ذی قعدہ اور دش دن ذی حجہ کے بیتا ہووے اور اونہین دنون مین مکے مین پونہچا ہے تو اوسکو اختیار ہی کہ قران کا احرام باندہے یا تمتع یا افراد حج کا اور جو حج کے مہینے مین مکے نہین پونہچا ہی تو احسن ہی افراد عمرے کا احرام باندہے الغرض بوقت عزیمت احرام بندہی کے بال موچہون کے کترادی

اور ناخن ترشواے اور بغل سکے اور ناک اور زیر ناف سکے بال دور کرے ولیکن سر کے بال نہ مونڈا وے کہ رہنا اونکا افضل ہی اور جو عورت اپنے اپنے ساتھہ ہو تو اوس سے موقع پاکے صحبت داری کرے بعد وضو کرکے نیت سے احرام کی گرم یا سرد پانی سے غسل کرے اگرچہ کوئے عورت حائض یعنی یا نفسا اور میل بدنکا دور کرے اور سر اور داڑہی کے بالون مین خوب شانہ کرے اور اوسکو صاف نہاوے اور تیل لگا دے اور بدنمین خوشبوئی ملے نہ کپڑونمین مگر وہ خوشبوئی ہو جسکا اثر باقی نرہے یعنے وہی ہی خوشبوئی کپڑونمین لگانا مشروع ہی اور ایک تہمت جسکو لنگی بولتے ہین کمر سے باندہے اور ایک چادر کا ندہونپر سے اوڑہے پر چادر دوختہ نہووے بلکہ قبل احرام سکے سب کپڑے دوختہ کو دور کرے بدن سے کہ یہ واجب التعمیل ہی اور یہ ضرور ہی کہ دونون کپڑے پاک اور صاف اور نئے ہون اور مستعمل بہی درست ہی مگر نئے کا ہونا اولے تر ہے اور مجاز ہے تہمت طول مین تا ۵ ہاتہہ اور چادر ۶ ہاتہہ اپنے ہاتہہ سے کم نہو اور جو آدمی بہت موٹا اور توانا ہے تو بقدر ستر اوسکے بنانا چاہیے پہر دو رکعت نماز نفل بہ نیت احرام کے پڑہنا چاہیے رکعت اول مین سورہ فاتحہ کے بعد قل یا ایہا الکافرون اور رکعت ثانی مین سورہ اخلاص پڑہے بعدہ سر برہنہ ہوکے اوسی جاے نماز پر بیٹہا ہوا اگر نیت قران کی رکہتا ہو تو یون نیت کرے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَةَ وَالْحَجَّ فَیَسِّرْهُمَا لِیْ وَتَقَبَّلْهُمَا مِنِّیْ وَاَعِنِّیْ عَلَیْهِمَا وَبَارِكْ لِیْ فِیْهِمَا نَوَیْتُ الْعُمْرَةَ وَالْحَجَّ وَاَحْرَمْتُ بِهِمَا لِلّٰهِ تَعَالٰی معنی یہہ ہین کہ اے خدا تعالے تحقیق ارادہ کرتا ہون مین حج اور عمرے کا پس آسان کراون دونون کو ہمیرا اور قبول کراون دونون کو مجہسے اور جو قصد تمتع

یا افراد عمرے کا رکھتا ہو تو یون کہنا ضرور ہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَةَ فَیَسِّرْهَا لِیْ وَتَقَبَّلْهَا مِنِّیْ اور جو نیت افراد حج کا کرنا چاہیے تو یون بولے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ فَیَسِّرْهُ لِیْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّیْ وَاَعِنِّیْ وَبَارِكْ لِیْ فِیْهِ نَوَیْتُ الْحَجَّ وَاَحْرَمْتُ بِهٖ لِلّٰهِ تَعَالٰی اور یہ نیت سب دل سے کرنا فرض ہی اور زبان سے ادا اے الفاظ سنت ہی اور جس نے پہلے حج فرض نہ کیا ہووے تو اوسکو لازم ہی کہ نیت حج فرض کی کرے یعنے اسقدر الفاظ بڑھا کے کہنا چاہیے کہ یہ نیت مین جو کرتا ہون سو واسطے بجا لانے حج فرض کے جو مجہ فرض اللہ تعالے کا ہی اور پہر اون نیت کے ساتھہ ہی بدون فصل کے آواز بلند سے اسطور پر تلبیہ زبان زد کرے اور ہر وقت کہی لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ اور بہتر ہی کہ جس عبادت کی نیت کیا ہووے اوس عبادت کو تلبیہ مین ملا کر ذکر کرے اور یون کہے لَبَّیْكَ وَسَعْدَیْكَ وَالْخَیْرُ كُلُّهٗ بِیَدَیْكَ وَالرَّغْبَاءُ اِلَیْكَ وَالْعَمَلُ لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ اِلٰهَ الْخَلْقِ لَبَّیْكَ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم پر درود بہیجے اولے درودون سے وہی درود ہی جو نمازون مین پڑہا جاتا ہی اور دعا کرے مطابق اون دعاؤن کے جو حدیثون مین وارد ہین اون سے مختصر یہہ دعا مستحب ہی لَبَّیْكَ حَجَّةً حَقًّا یا لَبَّیْكَ بِعُمْرَةٍ حَقًّا یا لَبَّیْكَ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ حَقًّا اور بعد لبیک کے یہی دعا مستحب ہے اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی فَرْضِ الْحَجِّ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّیْ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ وَفْدِكَ الَّذِیْنَ رَضِیْتَ عَنْهُمْ وَارْتَضَیْتَ وَقَبِلْتَ اَللّٰهُمَّ اُحْرِمُ لَكَ شَعْرِیْ وَبَشَرِیْ وَدَمِیْ وَعِظَامِیْ مِنَ النَّارِ وَكُلَّ شَیْءٍ حَرَّمْتَهٗ عَلَی الْمُحْرِمِ اَبْتَغِیْ بِذٰلِكَ وَجْهَكَ الْكَرِیْمَ فقط اور بعد درود خوانی بشرح بالا آواز لیست یہ دعا پڑہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ رِضَاكَ وَالْجَنَّةَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَضَبِكَ وَالنَّارِ فقط پس جو شخص کہ اپنے ہمراہ مین

جسمی کہتا ہی اور اوسکو ساتھہ لے چلے تو چاہیے کہ بجاے تلبیہ کے اوسکو تقلید
کرے یعنی اوسکے گلے مین پٹہ نشانی باندہے اور ہمراہ لے چلے اوسوقت
اہل نیت قران و تمتع یا افراد حج بوجہ کرنے تلبیہ باندہنے پٹہ بدنے کو
ثبوت احرام محرم ہو جاویگا اوسکو اکثر اوقات تلبیہ کہنا چاہیے جیسا کہ
فصل احرام کے بیان مین ذکر اوسکا گذر گیا ہی اور حسب منشاے اوسی فصل کے
ممنوعات سے بچنا ہے اور جسوقت حدود حرم مین پونہچے تو افضل یہ بات
ہے کہ پیادہ پا اور سر برہنہ ہو کر بڑی عاجزی اور نہایت انکساری سے جناب
احدیت جلشانہ مین گڑگڑا کر اپنے قضاے حاجت کے واسطے اور اپنے والدین
کی مغفرت کے لیے دعا مانگے اور بعد تسبیح اور تہلیل اور تحمید اور صلوات
کے یہ دعا پڑہے اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا حَرَمُكَ وَحَرَمُ رَسُوْلِكَ فَحَرِّمْ لَحْمِيْ وَدَمِيْ وَعَظْمِيْ وَبَشَرِيْ
عَلَى النَّارِ اَللّٰهُمَّ اٰمِنِّيْ مِنْ عَذَابِكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ فقط اور مقتضاے آداب یون ہی کہ
بوقت قریب پونہچنے مکہ معظمہ کے سر و پا برہنہ ہووے مثل بندے گنہگار
کے بارگاہ حضور عالی مین دست بستہ ہوکے معافی گناہ چاہے اور بوقت
نظر پڑنے کے یہہ دعا پڑہے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِّيْ بِهَا قَرَارًا وَّارْزُقْنِيْ فِيْهَا رِزْقًا حَلَالًا فقط
اور جسوقت نظر بیت اللہ پر پڑے اوسوقت بہی بکمال خشوع اور انکساری
سے یہ دعا پڑہے بلکہ یہ ہر جگہہ پڑہنا مناسب ہی رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً
وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اور یہہ بہی آئی ہی اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَئَلَكَ
نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ
مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فقط اور بوقت داخل ہونے بیت اللہ
کے اول غسل کرنا مستحب ہی اگرچہ ہو حائض یا نفسا اور باب السلام سے
براہ بنی شیبہ یعنی عقبہ علیا جو کہ لسانہ باب معلے کے ہی مشہور ہے بیت المقدس

ہین در آوے ولیکن مرور مکہ شریفہ کا نسبت شب کے دن کو اولی تر ہی پھر اندر آبادی کے اسباب اور اشیا ہمراہی کو پہلے جہان جاے وہان کہکر باب السلام سے جسکو باب بنی شیبہ بہی کہتے ہین تلبیہ گویان بطہارت تمام اپنے کو بڑا ذلیل اور خوار اور روسیاہ غریق گناہ دلسیار رجا ئکر اور کعبہ مکرمہ کی نہایت عظمت اور جبروت ملاحظہ کرتا ہوا او لاً مسجد الحرام مین بہ نیت طواف داہنا قدم پہلے رکہکے داخل ہووے اور یہ دعا پڑہے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِوَجْہِہِ الْکَرِیْمِ وَسُلْطَانِہِ الْقَدِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ جَمِیْعَ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ فقط اور جب حجر اسود کے پاس آوے تو یون پڑہے اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ وَاِلَیْکَ یَرْجِعُ السَّلَامُ حَیِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ فقط اور بیت اللہ کے دیکہنے بعد پڑہے تین تکبیر اور تہلیل اور درود کے یہ پڑہے اَللّٰھُمَّ زِدْ بَیْتَکَ ھٰذَا تَشْرِیْفًا وَّتَعْظِیْمًا وَّتَکْرِیْمًا وَّبِرًّا وَّمَھَابَۃً فقط اور دعا بہی جو یاد ہو وہ پڑہے اور اللھم انت السلام الی اخرہ بہی پڑہے اور بغیر ہاتہہ اوٹہانے کے جو چاہے سو مانگے اور حجر اسود کو چوم کے جو جگہہ نپاوے تو ہتلیون کے اشارے سے یا کسی چیز کے اشارے سے اوسکو چوم کے یہ کہتا ہوا بغیر ادا ے تحیۃ المسجد کے طواف کعبہ شروع کرے یعنے یہ دعا پڑہے بِسْمِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اِیْمَانًا بِکَ وَتَصْدِیْقًا بِکِتَابِکَ وَوَفَاءً بِعَھْدِکَ وَاتِّبَاعًا لِسُنَّۃِ نَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فقط اور ملتزم کے متصل سے یون کہے رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ فقط اور بین

حالت طواف مین جو نماز فرض کا وقت یا فرض کی جماعت یا نماز جنازہ یا سنن موکدہ کے فوت کا اندیشہ ہووے تو اون سب کو طواف پر مقدم جان کی ترک کرے پہر اگر معتمر یا متمتع ہی تو تلبیہ موقوف کرکے اضطباع کرے یعنی اس طواف کی سعی کا ارادہ رکہے بعد زمزم اور مقام ابراہیم کے درمیان سے حجر اسود کے روبرو آکے اس وضع پر کہڑا ہے کہ تمامی حجر اسود اسکے سیدہی طرف رہے یا بوقت طواف تمام بدن اسکا حجر اسود کے مقابل ہووے اور وہ کعبے کے کونے پر اور وہ کونا مشرق اور جنوب کے بیچ مین ہی اور دروازہ کعبہ کا مشرق کی جانب ہی اگر وہ شخص مفرد حج ہے تو طواف قدوم کی نیت کرے اور جو متمتع ہی یا قارن یا مفرد عمرہ تو طواف عمرہ کی نیت کرے اور کہے یون بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِيْمَانًا بِكَ وَتَصْدِيْقًا بِكِتَابِكَ وَوَفَاءً بِعَهْدِكَ وَاتِّبَاعًا لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فقط اور تکبیر اور تہلیل اور تحمید اور درود گویان دونون ہاتہون کی ہتلیان حجر اسود کیطرف لاکے کانون تک اوٹہاکے ارسال کرے جیساکہ نماز مین بنا بر تکبیر اوٹہاتے ہین تحریمہ کو پہر اون ہتلیون کو حجر اسود پر رکہکے بدون بر آمد آواز کے بوسہ دیوے اور اوسپر سجدہ کرے جو ہجوم خلق نہووے اور بسبب ہجوم کے معذور ہے تو صرف ہاتہ پونہچاوے ورنہ کسی عصا یا پتہر کے ذریعے سی چہلاکر بوسہ دیوے ورنہ بحالت غایت مجبوری اشارے سے ہاتہون پر بوسہ دیوے اور یہہ دعا پڑہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَطَهِّرْ لِيْ قَلْبِيْ وَاشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ وَيَسِّرْ لِيْ اَمْرِيْ وَعَافِنِيْ فِيْمَنْ عَافَيْتَ فقط پہر وہان سے اضطباع کے ساتہ کعبے

کی گرد سیدہی ہاتہ کیطرف سی پہرنا شروع کری اسطور پر کہ بیت اللہ بائین ہاتہ کیطرف رہی اور حطیم طواف مین آجاوی اور رکن یمانی کو پہونچی اگر ممکن ہی اوسکو اپنی سیدہی ہاتہ سی چہووی ورنہ چلا جاوی پہر جب حجر اسود کی نزدیک آوی تو ایک شوط یعنی ایک دورہ ہوا پہر اسیطرح سات دورہ پورا کری اور ہر شوط مین رکن یمانی کو چہووی اور جب مقابل حجر اسود کی آوی تو کہڑا رہی اور تکبیر و تہلیل اور حمد کری اور درود پڑہی جو ممکن ہو تو ایک بوسہ بہی اور اول کی تین شوط مین رمل کری یعنی مونڈہون کو ہلاوی اور جلدی سی چلی بشرطیکہ اوس نی اوس طواف کی سعی کا ارادہ رکہا ہو اور تمامی طواف مین تکبیر اور تہلیل و تحمید کہی اور درود پڑہی اور درباب کعبہ پر یہ دعا پڑہی ربنا آتنا

اللّٰهُمَّ هٰذَا الْبَيْتُ بَيْتُكَ وَهٰذَا الْحَرَمُ حَرَمُكَ وَهٰذَا الْاَمْنُ اَمْنُكَ وَهٰذَا الْمَقَامُ مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ النَّارِ اللّٰهُمَّ قَنِّعْنِي بِمَا رَزَقْتَنِي وَبَارِكْ لِي فِيهِ وَاخْلُفْ عَلَى كُلِّ غَائِبَةٍ لِي بِخَيْرٍ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

اور رکن عراقی پاس یون پڑہی اللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّكِّ وَالشِّرْكِ وَالنِّفَاقِ وَالشِّقَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْاَهْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ اور میزاب پاس یہ پڑہنا چاہی اللّٰهُمَّ اَظِلَّنِي تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِكَ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّكَ وَلَا بَاقِيَ اِلَّا وَجْهُكَ وَاسْقِنِي بِكَاْسِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ شَرْبَةً لَا اَظْمَاُ بَعْدَهَا اَبَدًا اور رکن شامی پاس یہ پڑہنا چاہی اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَبْرُوْرًا وَسَعْيًا مَشْكُوْرًا وَذَنْبًا مَغْفُوْرًا وَتِجَارَةً لَنْ تَبُوْرَ يَا عَزِيْزُ يَا غَفُوْرُ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ يَا عَالِمَ مَا فِي الصُّدُوْرِ اَخْرِجْنِي مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّوْرِ ٥

اور رکن یمانی پاس یون پڑہنا چاہی اللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدِّيْنِ وَالدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ٥ اور یہ ہر جگہ پر پڑہی اور یہ آیہ کریمہ میان رکن یمانی و حجر اسود کی رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ بہی پڑہتا رہی اور فقط طواف قدوم مین نہ دوسری طوافون مین یا قارن کو تلبیہ کہنا درست ہی لیکن دعا یہان پر ماسوا پڑہنا افضل ہی اور قارن کو لازم ہی کہ بعد طواف عمری کی طواف قدوم بہی بجالاوی کیونکہ آفاقی اور سقاقی پر جو مفرد حج یا قارن ہو وی یہ طواف سنت ہو گیا ہی پہر جب ختم طواف کا

اور جب صفا کے نزدیک پہونچے تو یہ آیہ کریمہ پڑہے اَبْدَءُ بِمَا بَدَءَ اللّٰہُ بِہٖ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰہِ فَمَنْ حَجَّ الْبَیْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْہِ اَنْ یَّطَّوَّفَ بِہِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا فَاِنَّ اللّٰہَ شَاکِرٌ عَلِیْمٌ
اور تلبیہ کہتا ہوا صفا پر اسقدر چڑہے کہ کعبہ مبارک صفا کے دروازے سے نظر آوے پھر بیت اللہ کیطرف منہ کر کے کہڑا رہے اور نیت سعی کی ملیہ کر کے یوں کہے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَا ھَدَانَا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَا اَوْلَانَا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَا اَلْھَمَنَا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھَدَانَا بِھٰذَا وَمَا کُنَّا لِنَھْتَدِیَ لَوْلَا اَنْ ھَدَانَا اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ صَدَقَ وَعْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ وَاَعَزَّ جُنْدَہٗ وَھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِیَّاہُ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ وَلَوْ کَرِہَ الْکٰفِرُوْنَ اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ قُلْتَ وَقَوْلُکَ الْحَقُّ اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ وَاِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ وَاِنِّیْ اَسْئَلُکَ کَمَا ھَدَیْتَنِیْ لِلْاِسْلَامِ اَنْ لَّا تَنْزِعَہٗ مِنِّیْ حَتّٰی تَوَفَّانِیْ وَاَنَا مُسْلِمٌ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَشَائِخِیْ وَلِلْمُسْلِمِیْنَ اَجْمَعِیْنَ وَالسَّلَامُ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ
اور دونوں ہاتہونکو آسمان کیطرف اوٹہاوے جیسا دعا کے وقت اوٹہاتے ہین پھر تین بار بلند آواز سے تکبیر کہے یعنی اِنِّیْ اُرِیْدُ اَنْ اَسْعٰی بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ سَبْعَۃَ اَشْوَاطٍ لِوَجْہِکَ الْکَرِیْمِ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَتَقَبَّلْہُ مِنِّیْ فقط تین بار کہہ کے یہ دعا پڑہے اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ قُلْتَ اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ وَاِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ وَاِنِّیْ اَسْئَلُکَ کَمَا ھَدَیْتَنِیْ لِلْاِسْلَامِ اَنْ لَّا تَنْزِعَہٗ مِنِّیْ حَتّٰی تَتَوَفَّانِیْ وَاَنَا مُسْلِمٌ اور درود اوپر رسول خدا صلی اللہ

علیہ وآلہ وصحبہ وسلم پر بہیجے اور تمامی مومنون کے حق مین دعا کرے کہ یہ جای بہی محل اجابت ہی اور صفا پر ایک سورہ طوال مفصل کے قدر کہڑا رہکر وہان سے رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ کہتا ہوا اوتر آوے اور کہتے وقت یہ دعا پڑہے اَللّٰهُمَّ اسْتَعْمِلْنِیْ بِسُنَّةِ نَبِیِّكَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَتَوَفَّنِیْ عَلٰی مِلَّتِهٖ وَاَعِذْنِیْ مِنْ مُضِلَّاتِ الْفِتَنِ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ بعدہ مروے کیطرف اپنی عادت کے موافق آہستہ چلنا شروع کرے اور اوسوقت یہ دعا پڑہے رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ فقط اور جب بطن وادی مین پوہنچے میل اخضر سے دوسرے میل اخضر تک جلدی اور بڑی تیزی سے چلنے لگے اور مروے پر آوے لیکن اسقدر نہ چڑہے جیسا صفا پر چڑہا تہا اور رو بقبلہ کہڑا ہوکر جیسا صفا پر تکبیر اور تہلیل وغیرہ کہتا تہا ویسا ہی کہے یہ ایک دور ہوا پہر باقی چہہ دور اسیطرح پہرے اور ختم مروے پر کرے اور ہر دور مین درمیان دونون میل کے اخضرین کے تیز تیز جلدی کرے اور درمیان اس سعی کے رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ آخر تک پڑہا کرے اور تلبیہ کہتا رہے اور واضح ہو کہ جو یہ سعی کے بعد طواف کے ادا کے جاوے تو اوسکو دوہرانا لازم آتا ہی اور اس سعی کے واسطے طہارت ضرور نہین ہے مگر اولےٰ طہارت سے عمل ہے اور اسیطرح وقوف عرفات اور مزدلفے اور رمی جمار بہی بے طہارت صحیح اور درست ہے اور با طہارت اکمل اور طواف کے لیے طہارت شرط ہی اور طواف اور سعی کرتے وقت بات بولنا مکروہ ہے جب سعی سے فارغ ہو چکے پہر مسجد حرام

مین جا کر دو رکعت نفل نماز برابر حجر اسود کے یا متصل باب عمرے کے ادا
کرے بعد اسکے اگر وہ شخص مفرد حج یا قارن ہے یا وہ متمتع جو اپنے ساتھ
ہدیا رکھتا ہے اونکو واجب ہی کہ حلق نکرین اور احرام سے نہ نکلین بلکہ
اسی احرام سے مکے مین اقامت کرین اور طواف نفل جسقدر چاہین بدون
اضطباع اور رمل اور سعی کے ادا کرین اور بعد ہر طواف کے دو رکعت
نماز پڑہین اور تمام اوقات اور حالت طواف مین اکثر تلبیہ کہتے رہین جمرہ
عقبہ کے رمی تک اور عمرہ نہ بجالاوین حج کے مہینے مین یہی تینون شخص
یعنے مفرد حج اور قارن اور متمتع اور آگے ان مہینون کے فقط وہ مفرد حج
جو حج کے مہینون کے پہلے احرام باندہا ہے پہر جو بجالاوین دم لازم ہوگا
اور جو مفرد عمرہ ہے تو ضرور ہے کہ حلق یا قصر کرکے احرام سے نکلے اور
حکم اس متمتع کا جو وہ اپنے ساتہ ہدایا نہین رکہتا ہے وہ مختار ہی کہ
احرام سے نکلے یا نہین پر احرام سے باہر آنا اسکو مستحب ہی لازم ہی
کہ احرام سے نکلے اور نفل طوافون سے جسقدر ہوسکے بدون اضطباع
اور رمل اور سعی کے ادا کیا کرے کہ آفاقی کے حق مین طواف بہتر ہی
نماز نوافل سے پہر متمتع کو عمرہ بجالانا ناجائز ہے اور معتمر جسنے عمرے
چاہے بجالاوے مگر حج کے مہینون مین مکروہ ہے کیونکہ مکے مین
اقامت کرنے کے بعد آفاقی یا میقاتی کو اشہر حج مین عمرہ ادا کرنا مکروہ
ہے اور مکی کو بطریق اولے ہوگا پہر جب حج کے دن آوین تب جو کوئی
احرام کہول چکا ہے اسکو لازم ہے ساتوین یا آٹھوین تاریخ کو ذیحجہ
کی غسل یا وضو کرکے بدنمین خوشبوئی ملے اور مسجد حرام مین اگر تحیۃ المسجد
کی نیت سے سات دور طواف کے ادا کرے اور دو رکعت نماز نفل بدستور

سابق ادا کرکے اسی جگہہ بیٹہا ہوا حج کی نیت دل میں لا کر زبان سے اسطرح کہے
اللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَتَقَبَّلْہُ مِنِّیْ فقط اور تلبیہ گویان درود ماثورہ
اور یہ دعا پڑہنا چاہیے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مَغْفِرَتَکَ وَرِضَاکَ عَنِّیْ فِیْ دَارِ الْقَرَارِ
وَاَنْ تُعْتِقَنِیْ مِنَ النَّارِ اور ممنوعات اور مکروہات اور مفسدات حج اور احرام
جیسا اوپر بیان ہوچکا ہی اوس مطابق پرہیز کرے اور دور رہے پہر بعد
احرام کے جو چاہے اسی اور طواف زیارت کی اوسپر مقدم کرے تو
چاہیے کہ طواف نفل کو ساتہ اضطباع اور رمل ادا کرکے سعی کرے
کسواسطے سعی کا صحیح ہونا اوپر طواف کے منحصر ہی گو کہ بطریقہ نفل کے
ہووے یعنے اول کے تین دور مین بعد ازان افعال حج کے جو
بیان کی جاتی ہین بجالاوے اور جس نے احرام نہین کہولا ہی وہ
اسی احرام سے حج کے افعال ادا کرنے مین مشغول اور مستعد ہووے
یعنے تاریخ ہفتم کو خطبۂ امام کہ جسمین منا جانے کے احکام اور عرفات
مین نماز پڑہنے کا بیان اور وہان سے ساتہ امام کے پہرنے کی
حقیقت درج ہی اور بیان کرتا ہی سنکر آٹہوین کو احرام بستہ بعد نماز
فجر اور آفتاب کی تلبیہ اور تہلیل اور تحمید اور تکبیر گویان نکلے سے پیادہ
منا کو جاوے اور نماز ظہر اور نماز عصر اور مغرب وعشا منا مین پڑہے
اور اوس رات کو منا مین رہے کہ فجر کی نماز صبح صادق مین یعنے پانچ
وقت کی ادا کرکے بعد طلوع آفتاب ضبت کی راہ سے عرفات مین جاوے
اور درمیان راہ کے تلبیہ اور تکبیر اور تسبیح اور تحمید اور تہلیل اور درود
جسقدر ہوسکے پڑہے اور استغفار کی کثرت کرتے اور عرفات کے
قریب پہونچکے بطن عرفات سے الگ جہان چاہے ٹہرے مگر متصل

نماید ظہر دن کے جبل رحمت کے دامن میں جہاں پر آن سرورکائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم موقف ہوئے تہے اوترنا ازبس اولیٰ اور افضل ہی اور وہان پر تلبیہ اور ذکر تسبیح اور تہلیل اور درود اور استغفار مین بہت مشغول رہے اور اپنے مان باپ اور خویش اوند اور دوستون کے حق مین دعا کرے اسطور پر اللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ خَیْرَ مَا سَاَلَکَ بِہٖ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَکَ بِہٖ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَکُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ رَبِّ ارْحَمْھُمَا کَمَا رَبَّیَانِیْ صَغِیْرًا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا اِنَّکَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ

اور اوس روز واسطے پڑہنے کے بہتر جو دعا ہمارے پیغمبر اور دوسرے پیغمبرون نے پڑہی ہین پڑہے اور وہ یہ ہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّفِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّفِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا اَللّٰھُمَّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ وَسَاوِسِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْاَمْرِ وَفِتْنَۃِ الْقَبْرِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا یَلِجُ فِی اللَّیْلِ وَشَرِّ مَا یَلِجُ فِی النَّھَارِ وَشَرِّ مَا تَھُبُّ بِہِ الرِّیْحُ

عبدہ آگے زوال آفتاب کے عرفات مین ٹہہرنے کے واسطے غسل کرے

کہ یہ وقوف یعنے ٹہرنا عرفات کا ایک فرض ہی ارکان حج سے فرضون
سے اور یہ غسل سنت موکدہ ہی اگرچہ حائض اور نفسا ہووے اور بعد
فراغ جملہ حوائج ضروری اپنے کے اور بمجرد زوال کے بلا توقف اور
تاخیر کے بلکہ کسیقدر قبل زوال کے مسجد نمرہ جسکو مسجد ابراہیم بہی بولتے
ہین جاکر دونون خطبے کہ جس مین وقوف عرفات اور مزدلفہ اور رمی جمرات
اور قربانی اور حلق اور قصر اور طواف زیارت کے احکامات درج ہون
امام سے سُنے اور جلد امام کے ساتہ نماز ظہر کے وقت ایک اذان اور
دو اقامت سے نماز ظہر اور عصر ادا کرے اور مابین اون دونون نمازون
کے کوئی نماز نہ پڑہے اور کوئی شغل اکل و شرب کا بہی نکرے بعد ازان
بدون توقف کے ساتہ امام کے نکل کر طہارت سے عرفات مین جبل
رحمت کے پاس امام کے پیچہے روبقبلہ ہوکر ٹہرے لیکن سواری پر ٹہرنا
چاہیے خصوصًا اونٹ بہتر ہی پہر کہڑے رہنا پہر بیٹہے رہنا پہر لیٹے رہنا
موافق طاقت اور مقدور کے اگر امام کے جو پیچہے جائے نہ ملے اوسکے
داہنی طرف ورنہ بائین طرف کہڑا رہے اور دونون ہاتہ اوٹہاکر تکبیر اور
تہلیل اور تسبیح اور حمد اور درود اور تلبیہ اور استغفار مین شغل کرے اور
اپنے والدین اور خویشان اور دوستان کے حق مین دعای مغفرت
کرے جیسا کہ اوپر لکہا جاچکا ہی اور ہر دعا مین عاجزی بسیار اور انکساری
بیشمار اور بہت گڑگڑا کر دل سے منظور رکہے کہ مستحب ہی کہ توقت کہنے
تلبیہ کے تہوڑی آواز بلند کرے باقی دعایات وغیرہ آہستہ پڑہے
اور امیدوار اجابت کا رہے کہ یہ محل اجابت کا ہی اور ہر دعا کو دوہرایا
کرے اور یہ دعائین بار بار پڑہے اللّٰہ اکبر وللّٰہ الحمد اللّٰہ اکبر وللّٰہ

الحمد لله الله اكبر ولله الحمد لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك
وله الحمد اللهم اهدني بالهدى ونقني بالتقوى واغفر لي في الآخرة والاولى
بعدہ ہاتھون کو کھینچ لیوے اور سورہ فاتحہ پڑہے اسقدر توقف کرکے پہر
ہاتہہ اوٹہاکر یہی دعا پڑہے اور لا اله الا الله وحده لا شريك له
له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير سو بار اور سورہ اخلاص سو بار اور
یہ درود اللهم صل على محمد كما صليت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم انك حميد
مجيد وعلينا معهم سو بار پڑہنے مین بہت اجر ہی اور تلاوت قران جملہ
دعاؤن سے افضل اور اولی ہی اور آفتاب کے غروب تک تکبیر اور
تہلیل اور استغفار اور تلبیہ اور درود پڑہا کرے اور واسطے سائر
مومنین کے دعاء خیر کو دست بدعا ہووے اور اس مجمع خلق کو معائنہ
کرکے خیالات حشر کا بخوبی دل عبرت پذیر سے ملاحظہ کرنا چاہیے اور
حساب وکتاب کو وہان کے بغور نظر مین لانا اور قہر الہی کو اور اپنے گناہونکو
جسقدر ہوسکے دہیان مین لاکر اپنی چشمان اشکبار کو رشک افزای جیحون کا
بنانا اور امیدوار بخشایش کے رہنا اور اوسکی رحمت کی توقع کو بجاے
تکیہ آرام کے زیر سر خاطر مضطر کے استوار اور محکم رکہنا بہت ضرور ہے
اور پس از غروب آفتاب عالمتاب کے تلبیہ گویان اور راہ تہلیل اور
تکبیر اور استغفار اور درود کے جویان جمعیت اور آہستگی کے ساتہ مازمین
کی راہ سے مزدلفے کو امام کے ہمراہ جاوے او پیش و پس نہووے کسو واسطے
کہ عرفات سے امام کے ہمراہ جانا واجب ہی اور بوقت پونہچنے قریب مزدلفہ
کے سواری سے اوتر لیوے اور بعد غسل کے اوسمقام سے پیادہ پا
مزدلفے مین اگر بدون تاخیر کے نماز مغرب اور عشا کو عشا کے وقت باقامت

اور اذان واحد کے بمعیت امام کے پڑہے اور درمیان ان دونون نماز فرض کے کوئی اور نماز نہ ادا کرے مگر بعد سنت و نوافل و وتر عشا کے پڑہے اور سنت ہی اور نہ کوئی کام مثل سلام کلام و اکل و شرب کے بعد از نماز عشا وہین پر شب باش ہووے کہ یہ عمل مسنون ہی اور مستحب یہ ہی کہ تمام شب تلاوت قرآن اور ذکر اور تسبیح اور تہلیل اور حمد و ثنا اور استغفار اور درود مین اور تلبیہ مین مصروف رہے اور بیدار از نوم اور فجر ہوتے ہی نماز فجر اول وقت با جماعت یا منفرد ادا کرے کے مزدلفے وادی محسّر کے وراہی چاہیے جہان تا وقت ہونے صبح روشن کے وقوف کرے کہ یہ عمل وقوفی واجب ہی اور مستحب یون ہی کہ بہ شمول امام ہوکر اوسکے عقب مین یا چپ و راست سے مشعر حرام مین کہ جسکو جبل قزح بولتے ہین قبلہ رو ہوکر ٹہہرے اور تلبیہ اور تکبیر اور تہلیل اور استغفار اور درود مین مثل وقوف عرفات مصروف اور موظف رہے کیونکہ یہ مقام ہے محل اجابت دعا ہی پہر مسنون ہے قبل طلوع آفتاب کے بہمراہی امام بمرتبہ ثانی جانب منا کے راہگیر ہووے اور مزدلفے سے یا راہ مین سے سات یا ستر کنکر بمقدار تخم خرما یا تر کے اوٹہا لیوے اور تلبیہ اور تکبیر اور تہلیل اور استغفار اور تسبیح اور تحمید گویان اندر منا کے آوے اور ہر گاہ کہ با ثنا راہ جب وادی محسر کو پہونچے تب وہان بہت جلد اور تیز نکل جاوے اور وہان سے گذرتے وقت یہ دعا پڑہے اَللّٰھُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُھْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ فقط پہر منا کیطرف آنے کے بعد بلا توقف جمرہ اولے اور وسطے کو چہوڑ کے جمرۂ عقبہ کے قریب آوے اور پانچ گز کے فرق سے یا کچہہ زائد کے اندازے سے روبرو جمری کے نشیب مین کہڑا رہے اسطور پر کہ منا داہنی

طرف اور مکہ مکرمہ بائین جانب پڑے بعد ایک کنکر اون سات کنکرون سے
داہنی ہاتہہ کے انگوٹہے کے پشت پر رکہہ کے شہادت کی اونگلی کے زور
سے یا چٹکی مین لیکر اسقدر اونچا ہاتہہ اوٹہا کر پہینکے کہ بغل کی سفیدی دیکہائی دیوے
اور وہ کنکر جمرے پر یا اوسکے قریب کچہہ کم تین ہاتہہ کے فرق سے جا پڑے
مگر سوار ہوکے کنکر پہینکنا اولی ہے اور پہلا کنکر پہینکتے ہی تلبیہ کہنا بند کرے
خواہ وہ شخص مفرد حج ہووے یا متمتع یا قارن اور ہر کنکر کے ساتہ تکبیر اور
تہلیل کہتا ہے اور یہہ دعا پڑہے بِسْمِ اللهِ اَللهُ اَكْبَرُ رَغْمًا لِّلشَّيْطَانِ وَرِضًا
لِّلرَّحْمٰنِ فقط جب اسطرح پر سات کنکر پہینک دیوے تب یہ دعا پڑہے
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حَجِّيْ مَبْرُوْرًا وَّسَعْيِيْ مَشْكُوْرًا وَّذَنْبِيْ مَغْفُوْرًا
بعد ازان بغیر توقف کے جہان اوترا ہے وہان اگر قربانی کرے اور ذبح
سے پہلے یا اوسکے بعد یہ پڑہے اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوَاتِ
وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ
الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّيْ هٰذَا النُّسُكَ
وَاجْعَلْهَا قُرْبَانًا لِّوَجْهِكَ وَعَظِّمْ اَجْرِيْ عَلَيْهَا
اوسکے بعد حلق یا قصر کراوے مگر مسنون ہے حلق کرنا مردون کو اور
مباح ہے قصر کرنا اونکو اور عورتون کو قصر کرنا مسنون ہے اور حلق کرنا
حرام ہے پہر جب عید کے روز حلق یا قصر سے فراغت کرنے بعد حلال
ہووینگے یعنے اوس شخص پر وہی سب چیزین جو باعث احرام کے حرام
ہوئے ہین مگر عورت سے جماع کرنا اور شہوت سے چہونا اور بوسہ
لینا یا درست ہے الحاصل بعد ذبح اور حلق اور قصر کے اوسی دن مناسے
مکے آوے اور باب سلام سے مسجد حرام مین داخل ہوکے طواف

زیارت مانند افعال و ترتیب طواف قدوم یا طواف عمرے کے ادا کرے
ولیکن رمل اور سعی جو طواف قدوم یا نفل مین نہ کیا ہووے تو اوس مین بجا
لانا ضروریات سے ہی اور بعد اس طواف وغیرہ کے عورت سے ملنا
بہی حلال ہو جاوے گا واضح ہو کہ بیان مسبوق سے معلوم ہوا کہ بروز
عید چار عبادتونکا ادا کرنا واجب ہی پہلے رمی جمرہ عقبہ کا کرنا ثانی ذبح
کرنا ہدایا کا ثالث حلق یا قصر کرنا رابع طواف زیارت کرنا پہر جب طواف
زیارت سے فارغ ہو جاوے تب اوسی دن یعنے بروز عید بعد نماز
ظہر کے مکے سے برآمد ہو کے منا کو آوے اور دو ورات یا تین رات
یعنے ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ بہی منا مین رہے اور اون راتون مین مسجد حنیف مین
با جماعت نماز پڑہا کرے خصوص اس مسجد مین جہان رسول خدا صلے اللہ
علیہ و آلہ وصحبہ وسلم نے نمازین پڑہی ہین وہان پر نفلین پڑہتا رہے اور
جاننا چاہیے کہ گیارہوین کو ظہر کی نماز منا مین بجماعت ادا کر کے اور
امام کا خطبہ جس مین احکام رمی کے اور مسائل عمرے کے بیان کرتا ہے
اوسکو سنکے اول جمرہ اولے کے نزدیک مکے کے راہ کیطرف سے
آوے اور اوس جمرے پر جو جمرۂ عقبہ سے بلند ہی اسقدر چڑہے کہ
اوس شخص کے اور کنکرے گرنے کے مقام کے بیچ پانچ گز کے فرق سے
کم نرہے پہر قبلہ رو ہو کے اسطور پر کہڑا ہووے کہ جمرے کی بلندی
کا ایک حصہ بائین طرف اور دو حصہ داہنی طرف ہووے بعد اوسکے سات
کنکری پہینکے جیسا کہ بروز عید جمرۂ عقبہ پر پہینکا تہا اور ہر کنکر پہینکتے وقت
تکبیر کہنا چاہیے بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَکْبَرُ رَغْمًا لِلشَّیْطَانِ وَرِضًا لِلرَّحْمٰنِ
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حَجِّیْ مَبْرُوْرًا وَسَعْیِیْ مَشْکُوْرًا وَذَنْبِیْ مَغْفُوْرًا فقط

بعدہ تھوڑا آگے بڑھ کے اپنے بائین طرف تھوڑا ہٹے اور رو بقبلہ ہوکے
واسطے دعا کے ہاتھ اوٹھاوے اور اللہ تعالی کی حمد اور ثنا کرے اور تکبیر
اور تہلیل اور درود پڑھے اور بڑی عاجزی اور بہت انکساری اور حضور
دل سے اپنے اور ماں باپ اور خویشوں اور دوستوں اور مومنوں کے
واسطے درگاہ اللہ تعالی مین دعا مانگے جنیا کہ پہلے بیان ہوچکا ہے
کیونکہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے اسجگہہ ایسی
دعا فرمائی ہی اللهم اغفر للحاج ولمن استغفر له الحاج
معنی اوسکے یہ ہین ای خدا بخش حاجیونکو اور ان کو جنکے واسطے بخشش
چاہین حاجیان اور مستحب یہ ہی کہ اسمقام مین پاؤ جزو قرآن شریف کا پڑھی
اتنے وقت ٹھہر کے دعائین اور اذکار مین مشغول اور مصروف رہے پھر
وہان سے جمرہ وسطے پاس اپنے بائین جانب سے اوتر آوے
اور نشیب مین یون کھڑا ہووے کہ وہ جمرہ اسکے داہنی طرف پڑے
پھر جسطرح جمرہ اولے پر کنکریان مارا تھا ویسا ہی اسکو بھی سات کنکری
مارے بعد اوسکے تھوڑا زمانہ ٹھہر کے دعا مانگے ولیکن دعا کے وقت
آگے نہ بڑھے اوسکے بعد جمرہ عقبہ کے قریب آکر نشیب مین کھڑا رہے
اور جسطور نحر کے روز اسکو کنکری مارا تھا ویسا ہی پھر اسکو سات کنکریان
مارکے وہان ٹھہرے نہین بلکہ بہت جلد نکل جاوے کیونکہ وہان پر تنگی
جاگہہ کے باعث لوگون کو حرج ہوتا ہی برخلاف دوسرے جمرات
کے کہ کشادہ جاگہہ ہے اور افضل یون ہی کہ رمی جمرہ اولی اور
وسطے کے پیادہ کرے اور جمرہ عقبہ کے رمی سواری سے ادا کری
۱۲ اسکو بھی ویسا ہی بعد زوال کے پہر تینون جمرات کو کنکریان مار کے اگر

چاہے تو اسی دن قبل غروب آفتاب جہان تاب سے مکے کو چلا آوے خواہ ۱۳ کو بھی منا مین رہ کر ویسا ہی تینون جمرات کی رمی سے فراغت پاوے مگر ۱۲ کو بعد غروب آفتاب کے نکلنا مکروہ ہی اور ۱۳ کو بعد طلوع آفتاب کے نکلنے سے دم لازم آتا ہی کسواسطے طلوع کے وقت وہان رہنے سے تینون جمرات کی رمی واجب العمل ہوتی ہی بعد رمی جمار کے نماز ظہر کے قبل منا سے باہر ہو کے وادی محصّب مین آ کے ایک دو ساعت ٹھہرے اور وہان سے مکۂ مکرمہ کو راہی ہووے لیکن مستحب یہ ہی کہ محصّب مین نماز ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا ادا کر کے وہان پر تھوڑا وقت سو رہے پھر بعد اسکے مکۂ شریف مین داخل ہووے فقط بمقام شکر ہی اور خوشی کا کہ قبولیت دعا مین بھی کچھ شک نہین ہی ہیچ دنیا اور عقبی کے بہ فضل الٰہی نتیجہ اوسکا ظاہر ہوگا او تعالی حلیم کریم ہی اگر دنیا مین کسی مصلحت سے اجر نہ دیوے گا اپنے بندونکو تو آخرت مین ضرور ثمرہ دعاے قبولیت کا عطا فرماوے گا اور اجر کرامت کرے گا فقط

تمہ فصل چودہوین بیانمین مقامات اجابت دعاے بقید وقت و روز کے

اے بھائی مسلمانون گوش دل سے بخوبی سنو کہ کیا اکرام الٰہی اوپر حال امتان مرحوم جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ و سلم بہ طفیل و عنایت خاص اُن صدر نشین چار بالش قاب قوسین او ادنی کے عائد اور نازل ہی کہ دیکھنے سے رسائل مناسک حج اور روایات حضرت امام محمد بن حسن نقاش رحمۃ اللہ علیہ کے مقامات قبولیت دعا کے زائد از چالیس بلاشک مع

اوقات اور یوم کے واضح ہووے اونمین سے جسقدر اس راقم کو ہاتھ آئی اوسقدر درج رسالۂ ہذا کیا اور تفصیل اور شرح اوسکی ذیل سے بخوبی حلقہ گوش ارباب سامعین اور ذہن نشین اہل شائقین ناظرین کے ہوگا فقط

نام مقامات	تعداد	تعین وقت	تعین قدر	کیفیت بعض واقعات وہاں کی
پیچھے مقام ابراہیم علیہ السلام	یک	سحر	+	+
تحت میزاب	یک	سحر	+	+
قریب رکن عراقی	یک	ایضاً	+	+
اندر حجری کی	یک	ایضاً	+	اسجگہہ کو مقام جبرئیل بھی مشہور کرتی ہین اور
قریب رکن شامی	ایضاً	+	+	مستجبہ بھی فقط
رکن یمانی	ایضاً	نماز فجر	+	+
نزد حجر اسود	ایضاً	دوپہرن	+	+
نزد ملتزم	ایضاً	آدہی رات	+	+
اوپر چاہ زمزم	ایضاً	غروب آفتاب	+	+
اندر خانہ کعبہ	ایضاً	زوال آت و دن	یک	میان ہر دو ستونوں اول وقت زوال در
بالای صفا و مروا	دو	بعد نماز عصر	+	وقت آمدن ارباب السلام ہو
درخانۂ ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا	یک	وقت شب جمعہ	+	کہ آن مکان را قبۂ الوحی نیز میگویند
مطاف	یک	بعد طواف	+	+
کعبہ معظم	یک	بایام معین ان	+	
ہر سہ منی جمرات	۳	باد ای [illegible]	+	این سہ جمرات بنجا ... بعد دعا

نام مقامات	تعداد	تعیین وقت	تعیین روز	کیفیت بعض واقعات وہان کی
مقام حطیم	٦	.	.	.
درمیان میلین صفا و مروا	یک	بوقت رسیدن آنجا	.	.
بجای وفات آنحضرت صلعم	یک	ایام زوال	دوشنبہ	.
بدار الخیزران	یک	.	.	دار ارقم شب بین العشائین
در منا	یک	وقت شب	.	چہار دہم ماہ ذی حجہ کو
در مسجد کبش ہاجی	یک	. .	.	کدامی وقت و روز معین نیست ہر گاہ بیکہ
رکن یمانی و باب		.		دعا کنند قبول شود و این مسجد ذبح
کی درمیان ہین	یک		.	حضرت اسماعیل علیہ السلام است کو
در مزدلفہ	یک	قبل طلوع آفتاب	.	.
در عرفات	یک	.	.	.
در موضعی	یک	وقت زوال	.	این موضع را تحت السدرہ نیز میگویند
باب عمرہ پیچھے پڑہتے کے ہے	.	.	.	.
در موقف جبل رحمت	یک	غروب آفتاب	.	جانب چپ از مقام مذکور کو
در مسجد الشجرہ	یک	.	چہار شنبہ	این مسجد مقابل مسجد حجب است کو
در مکا	یک	.	یکشنبہ	. و این حرمہ نیز گویند
در غار جبل ثور	یک	.	.	.
در مسجد قنوت	یک	.	.	این مسجد کہ قریب بہ مناست حیات شیث نیز گویند
در غار مرسلان	یک	.	.	کہ آنجا سورۃ والمرسلات نازل شدہ است و آن مسجد حنیف است

خاتمہ بیان اوپر زیارت روضہ مکرم اور قبہ محترم اور مسجد معظم اور مدینہ منور بیرکت قدم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے اور آداب مین جانے مدینہ منور کے اور زیارات قبور ارباب جنت البقیع اور وہان کے نقشے اور بیان رخصت ہونے مین ساتھ تشریح کے

اے بھائی مسلمانون بخوبی اپنے صدق دل اور نور ایمانی سے جانو اور پہچانو کہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے بحوالہ امام ہمام ابوحنیفہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ کے حسب الروایت احسن کے اپنے شرح متوسط مین تحریر فرماتے ہین احسن یہ ہے کہ جو کوئی اپنے وطن سے بہیت اوسے حج فرض کے نکلے اولاً حج ادا کرے بعد واسطے حصول شرف زیارت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم مدینہ منورہ کو جاوے اور جو پہلے ہی سعادت زیارت سے ذخیرہ تشریف حاصل کرے اور بعد اوسکے ادا کرے حج کرے تو بھی صحیح اور جائز ہی کیونکہ تقدیم نفل اوپر فرض کے جائز آتا ہی ولیکن شرط یہ ہی کہ جو کوئی عازم حج فرض ما قبل مہینے حج کے مکہ مکرمہ مین جاوے مجاز ہی کہ اول ہی مشرف بزیارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے ہووے اور جو اندر مہینے حج کے مکے مین پونہچے تو زیارت کا قصد کرنا ناجائز ہے اور جو حج نفل کو آوے تو اوسکو اختیار ہی چاہے پہلے زیارت کرے یا بعد حج مگر افضل ہی کہ اولاً انفراغ از حج اوپر زیارت کے مقدم جانے پر ظاہر ہی کہ اول حج کرنے سے گناہون سے پاک ہوتا ہی پھر

جب پاک صاف ہو گیا تو پاک صاف ہو کے زیارت حضور پاک مین حاضر ہونا
موجب افزونی عزت اور وقار اور باعث ترقی سعادت نیکوکار کا ہی انتہی
پھر جب کوئی شخص عبادت حج سے فارغ ہو جاوے اور اداے ارکان
حج سے مطمئن تب پیروے اس حدیث شریف کے مَنْ حَجَّ وَلَمْ یَزُرْنِی
فَقَدْ جَفَانِی یعنے جس نے حج کیا اور میری زیارت کو نگیا پس تحقیق وسنی
ہم پر ستم کیا او سپر واجب العمل ہی کہ حصول زیارت سے آن سرور کائنات صلی اللہ علیہ و
آلہ وصحبہ وسلم کے سعادت ابدی اور سربلندی سرمدی حاصل کرے کیونکہ
بعد اداے فرائض جناب پروردگار عالم کی زیارت اوس محبوب خدا کی
سب عبادتون سے اولی اور افضل ہے مصرعہ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر
اور تمامی سنن اور مستحبات سے بہتر اور اکمل واسطے عفو جرائم مجرمین کے
احسن وسیلہ ہی اور واسطے استحصال نعماے شفاعت کے ذریعہ جمیلہ جیسا
کہ حدیث والا وارد اور نافذ ہے مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِی
یعنے جو کوئی میری قبر کی زیارت کرے گا واجب ہو گی اوسکے واسطے
شفاعت میری اور زیارت قبر مبارک کی ایسی ہی کہ گویا حیات کی حالت
مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کی زیارت قدوم فیض لزوم سے فائز بفیض
اور مشرف ہوتا ہے جیسا کہ حدیث شریف مین آیا ہے مَنْ زَارَ قَبْرِیْ بَعْدَ مَوْتِی
کَانَ کَمَنْ زَارَنِیْ فِیْ حَیَاتِیْ اور ترک کرنا اسکا باوجود قدرت
کے بڑی غفلت اور معصیت ہی بلکہ صریح نے نصیبی اور عدو تحکمی ہے اور
زیارت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کی عورتون کے حق مین مستحب ہے
واضح ہو کہ فقہا سب لوگ تحریر فرماتے ہین کہ زیارت کی نیت ساتھ قبر شریف
کے مسجد نبوی کی زیارت کی نیت بھی ملاوے تاکہ بہت اجر پاوے لیکن طحطاوی نے

ابن ہمام سے نقل لاتا ہی کہ وہ کہتا ہی کہ میرے نزدیک اولی یون ہی کہ پہلے قبر شریف کی زیارت کی نیت کرے پھر پیچھے مدینہ منورہ کی مسجد شریف کی نیت کرے کیونکہ اسصورت مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تعظیم ہی اور فرمانبرداری اور زائر کو مطابق اس حدیث کی شرف ہوتا ہے من جاءنی زائرا لا یعملہ حاجۃ الا زیارتی کان علیّ ان اکون لہ شفیعا یعنے جو کوئی آوے گا میری زیارت کے واسطے کہ اوسکو سوا اسکے کوئی حاجت نہو تو پھر جاوے گا مجہپر یہ کہ مین اوسکے شفاعت کرون الغرض جب کہ ارادہ زیارت کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کی کوئی کرے تب اوسکو لازم ہے کہ طواف وداع سے فارغ ہوکے مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کو راہی ہووے اور راہ مین درود بے حساب پڑہا کرے اور مدح وثنا حضور پر نور صدق دل وجان سے بیان کیا کرے اور اثنا راہ مین جہان جہان آپنے نماز پڑہی ہین وہان پر نماز پڑہے اور دعا مانگے کہتے ہین کہ وہی جاگہین ہین اور درمیان راہ کے جو جو مشاہد اور مقابر ہین اون سب کی زیارت کرے اور جسقدر مدینہ منورہ قریب آتا جاوے اوسیقدر ترقی ذوق اور افزونی شوق کی ہوتی جاوے اور جب اوسمقام پاک کے سرحد مین داخل ہو اور وہان کے درختون اور گہرون کا معائنہ ہو یعنے جب نظر آوین تب غسل کرے اگر ممکن ہو تو پیادہ پا ہوکے نہایت عجز اور غایت انکساری سے بمرتبہ مزید درود خوانی کرتا ہوا اوس بلدہ طیب اور خطہ پاک مین داخل ہوتے وقت ساتہ پڑہنے اس دعا کے شرف فراوان اور آبروی بے پایان حاصل کرے

بسم اللہ ما شاء اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم رب ادخلنی مدخل صدق واخرجنی مخرج صدق واجعلنی من لدنک

سُلطانًا نَصیرًا اَللّٰھُمَّ ھٰذَا حَرَمُ رَسُولِکَ فَاجْعَلْہُ لِیْ وِقَایَۃً مِّنَ النَّارِ وَاَمَانًا مِّنَ الْعَذَابِ وَسُوْءِ الْحِسَابِ اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ وَارْزُقْنِیْ مِنْ زِیَارَۃِ رَسُوْلِکَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا رَزَقْتَ اَوْلِیَاءَکَ وَاَھْلَ طَاعَتِکَ وَاَنْقِذْنِیْ مِنَ النَّارِ وَاغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ یَا خَیْرَ مَسْئُوْلٍ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لَنَا فِیْھَا قَرَارًا وَّ رِزْقًا حَسَنًا

اور جو اپنے ہمراہ سامان سفر اور اسباب کم و بیشتر رکھتا ہووے تو اوسکو کسی جا ے محفوظ او مطمئن مین رکھدیوے اور بحالت نکرنے غسل کے بشرط امکان غسل کرلے ورنہ وضو ہی کافی ہی اوسکے بعد لباس پاک اور صاف پہنکے خوشبوئی خوب لگاوے اور درود اور استغفار سے اپنی زبان کو سیراب اور تازہ کرتا ہوا دولت زیارت باسعادت کی نیت سے بکمال آداب اور حضور قلب کے آنکھین نیچے کیے ہوئے باب جبرئیل یا باب السلام سے بڑی عاجزی اور انکساری سے مسجد مین اپنی پانوی راست کو راست کرکے درآوے اور اوسوقت مین یہ دعا جو مستحب ہی زبان پر لاوے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِوَجْھِہِ الْکَرِیْمِ وَ سُلْطَانِہِ الْقَدِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ صَحْبِہٖ وَسَلِّمْ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ پس ازان منبر شریف کی طرف متوجہ ہو کے عمود منبر کو برابر کندھے جانب راست کے رکھہ کے بجای جہلای آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کی تحیۃ المسجد کا دوگانہ بجالاوے جو جماعت اور نماز سنت کے فوت ہوجانے کا اندیشہ ہو تو نماز تحیت نہ پڑھے کیونکہ نماز تحیت ضمنا اور نماز فرض اور سنن کے ادا ہوتے مین اور جو بسبب ہجوم خلائق کے نماز تحیت کے ادا کرنے سے معذور ہو تو مسجد مبارک کے جس مقام میں مناسب جانے

پڑھ لیوے اور بعد اسے اس دوگانہ کے پہلے میں قُل یٰایُّہَا الکافرون اور ثانی مین سورۂ
اخلاص پڑھے کہ مستحب ہی پھر اس توفیق کا شکرانہ بجا لاتا پر ضرور جانے پھر بعدہ
حمد و ثنا مین مشغول ہووے اور اپنے جملہ مقاصد اور مراد اور مطالب اور بخشایش
گناہ اور حسن خاتمہ کے واسطے دعا کرے پس پہنچے قبر شریف کے مقابل
آجاوے وجہ مبارک سے بفاصلہ ۴ گز کے وجہ مبارک کے برابر قبلے
کی جانب پیٹھ کر کے اور ادہر ہی پیٹھ کر کے بڑی عاجزی اور ادب سے اور
بکمال ادب اور حضور قلب کے دست بستہ نیچی آنکھین کیے ہوے کہڑا رہے
واسطے کہڑے رہنے کے اوس مقام طیب اور برگزیدہ مین پروردگار عالم
سے توفیق رفیق اور امداد ڈہونڈہی اور اپنے دلکو خطرات اور تعلقات ہر گونہ
سے پاک اور خالی کرے اور ایسا تصور جماوے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ
وسلم رونق بخش ہین اور مین حضور معلے مین حاضر ہون اور مجھ عاجز مسکین اور
گدا کے طالب تسکین کی التجا اور معروضہ اور سلام اور قیام کو بخوبی گوش اطہر
ہوش سے سماعت فرماتے ہین اور اونکی عظمت وشان اور بزرگی علو مکان
کا لحاظ کرے اور اپنے کو نہایت ذلیل اور حقیر اور غایت نادم اور پر تقصیر سمجھے اور
بڑے ادب اور سعادت طلب سے باواز نرم اور متوسط یون درود اور سلام
مین طوطی زبان کو نغمہ سرا بناوے اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّہَا النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ
تین مرتبہ پڑھ کے کہے اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ
عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ جَزَاکَ
اللّٰہُ تَعَالٰی عَنَّا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَفْضَلَ وَاَکْمَلَ مَا جَزٰی رَبٌّ
رَسُوْلًا عَنْ اُمَّتِہٖ وَنَبِیًّا عَنْ قَوْمِہٖ
پھر جسقدر چاہے اوس پر زیادہ کرے پھر واسطے شفاعت کی التجا اور آرزو کرے اور یوں کہے

اسئلک الشفاعة یا رسول الله تین بار اور اتوسل بک الی الله ان اموت
مسلما علی ملتک وسنتک اور جو لوگ کہ وصیت کرین آنحضرت صلی الله علیه وآله وصحبه وسلم
سے اپنا سلام عرض کرنے کی پیغام دیا ہووے تو اوس پیغام کو اوسکے یون
ادا کرنا چاہیے السلام علیک یا رسول الله من فلان بن فلان یا یون بیان کرے فلان بن فلان یسلم
علیک یا رسول الله اور جو بہت سے لوگون کے پیغام سلام کے ہون اور اونکے
نام یاد نہون تو یون کہنا لازم ہے السلام علیک یا رسول الله من جمیع من اوصانی
بالسلام علیک اور بوسہ دینا حجرہ اقدس یا علی کی دیوار مبارک کو اور حجرہ شریف
کے گرد مین پھرنا بطور طواف کے اور لحد مبارک کے روبرو جھکنا اور
زمین کو بوسہ دینا بدعت اور مکروہ ہی اور جو بحالت ہیجان عشق اور جذب محبت
مین ہووے تو وہ امر خاص بلکہ اختصاص ہی اور سجدہ کرنا حرام اور معصیت
کیونکہ خود اپنی زبان فیض ترجمان سے ارشاد فرمایا ہی کہ میری قبر کو صنم نہ بنانا
پس انسب ہی کہ زائر مدام ارتکاب ان بدعتون اور حرام کامون سے بچتا رہی
اور جو لوگ جاہل صفت ہین اور ان کامون کے عمل در آمد مین بہت بیباکی اور
دلیری کرتے ہین سو ہرگز ان لوگون کی پیروی نکرنا چاہیئے بلکہ پرہیز کرے
اور اس سے بچنے کی سعی کرے مگر علماے دیندار اور فضلاے نیک کردار
کے اتباع کرنے مین جہد بلیغ اور کوشش فراوان اور سعی نمایان کرے جیسا کہ
حیات القلوب مین لکھا ہی الغرض جب زیارت سے قبر مبارک کی فراغت
ہم پہونچاوے تب لازم ہی کہ وہان سے بفاصلہ ایک گز کے داہنی طرف
ہٹ کے جناب امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیق رضی الله عنه کی زیارت کی
واسطے کھڑا رہے اور کہے یون السلام علیک یا خلیفة رسول الله یا صاحب
رسول الله السلام علیک یا ثانی رسول الله فی الغار ورفیقه فی الاسفار وامینه علی

الاسرار ورحمة الله وبركاته جزاك الله تعالى عن رسوله صلى الله عليه وآله وسلم وعن الاسلام واهله خير الجزاء ورضى الله عنك احسن الرضاء

زان بعد وہان سے بفاصلہ ایک گز بجانب راست ہٹ کے جناب امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زیارت کے لیے کہڑا ہوے اور یہہ کہے السلام عليك يا امير المؤمنين عمر ابن الخطاب السلام عليك يا من نطق بالصواب ووافق قوله بحكم الكتاب السلام عليك يا من استجاب الله فيك دعوة خاتم النبيين السلام عليك يا من اظهر الله بك الدين جزاك الله تعالى عن نبيه صلى الله عليه وآله وسلم وعن الاسلام واله افضل الجزاء ورضى الله عنك احسن الرضاء

پس پیچہے بفاصلہ نیم گز کے جانب چپ جدا ہو کے کہڑا رہے اور یون کہے ۱۶ السلام عليكما يا ضجيعى رسول الله صلى الله عليه وسلم ورفيقيه ووزيريه ومشيريه والمعاونين له على القيام فى الدين والقائمين بعده بمصالح المسلمين جزاكما الله احسن جزاء جئنا كما نتوسل بكما الى رسول الله ليشفع لنا ويسال ربنا ان يتقبل سعينا ويحيينا على ملته ويميتنا عليها ويحشرنا فى زمرته

زان بعد پہر وہان سے الگ ہو کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے روبرو حاضر ہو کر حمد وثنا وشکر وسپاس بے قیاس درگاہ الہی مین اور تسبیح و تہلیل باری تعالی زبان پر لاوے اور درود نامحدود بکثرت پڑہے اور وسیلہ جمیلہ اس شفیع گناہگاران اور رحمت عالمیان کا کر کے درگاہ الہی سے امید وار بخشش اور معافی کا رہے اور اپنی قضائی ہر حاجت اور عفو تقصیرات ہرگونہ کی درخواست بیچ درگاہ رب المعبود کے کرے

اور یوں التجا کرے اور دل سے گڑگڑا وے اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ قُلْتَ وَاَنْتَ
اَصْدَقُ الْقَائِلِیْنَ وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ جَآءُوْکَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰہَ
وَاسْتَغْفَرَلَھُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰہَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا اَللّٰھُمَّ اِنَّا قَدْ سَمِعْنَا
قَوْلَکَ وَاَطَعْنَا اَمْرَکَ وَقَصَدْنَا اِلٰی نَبِیِّکَ ھٰذَا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ
مُسْتَشْفِعِیْنَ بِہٖ اِلَیْکَ فِیْ ذُنُوْبِنَا وَمَا اَثْقَلَ ظُھُوْرَنَا مِنْ اَوْزَارِنَا تَائِبِیْنَ
اِلَیْکَ مِنْ ذُلِّلِنَا مُعْتَرِفِیْنَ بِخَطَایَانَا اَللّٰھُمَّ فَتُبْ عَلَیْنَا وَشَفِّعْ نَبِیَّکَ ھٰذَا
عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ فِیْنَا وَارْفَعْنَا بِمَنْزِلَتِہٖ عِنْدَکَ وَقُرْبِہٖ لَدَیْکَ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ سَمِعْتُ اللّٰہَ تَعَالٰی وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْ ظَلَمُوْٓا
اَنْفُسَھُمْ اِلٰی اٰخِرِ الْاٰیَۃِ وَقَدْ جِئْنَاکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ظَالِمِیْنَ لِاَنْفُسِنَا مُسْتَغْفِرِیْنَ
مِنْ ذُنُوْبِنَا فَاشْفَعْ لَنَا اِلٰی رَبِّکَ وَاَسْاَلُہٗ اَنْ یُّمِیْتَنَا عَلٰی سُنَّتِکَ وَاَنْ
یَّحْشُرَنَا فِیْ زُمْرَتِکَ وَاَنْ یُّوْرِدَنَا حَوْضَکَ وَاَنْ یَّسْقِیَنَا
بِکَاْسِکَ غَیْرَ خَزَایَا وَّلَا نَادِمِیْنَ

اور تین بار یہہ کہے اَلشَّفَاعَۃَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور سوا
اسکے جو دعا دلمیں آوے سو سب مانگے اور ہر دعا کو خدا تعالےٰ کی حمد
سے شروع اور درود پر ختم کرے کہ باعث قبولیت کا یہی طریقہ ہے بعد
ازاں حضرت بی بی فاطمۃ الزہرا کی زیارت کے واسطے حجرہ مطہرہ کے طرف
متوجہ بدل ہوکے یوں زبان پر لاوے اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَابِنْتَ رَسُوْلِ
اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَابَضْعَۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَافَاطِمَۃَ الزَّھْرَاءِ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَاسَیِّدَۃَ النِّسَاءِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَاحَبِیْبَۃَ
حَبِیْبِ اللّٰہِ جَزَاکِ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنِ الْاِسْلَامِ وَاَھْلِہٖ خَیْرَ الْجَزَاءِ وَرَضِیَ
عَنْکِ اَحْسَنَ الرِّضَاءِ جِئْنَاکِ زَائِرِیْنَ مُسْتَشْفِعِیْنَ بِکِ

اِلَی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاشْفَعْ لَنَا عِنْدَہٗ لِیَشْفَعَ لَنَا عِنْدَ رَبِّنَا الْعَظِیْمِ فَیُمِیْتَنَا عَلٰی مِلَّتِہٖ وَیَحْشُرَنَا فِیْ زُمْرَتِہٖ وَیَجْعَلَنَا مِنْ اُمَّتِہٖ وَیَسْقِیْنَا مِنْ حَوْضِہِ الْکَرِیْمِ مَشْرَبًا رَوِیًّا سَائِغًا ھَنِیْئًا لَا نَظْمَأُ بَعْدَہٗ اَبَدًا اٰمِیْنَ اٰمِیْنَ اٰمِیْنَ

واضح ہو کہ حیات القلوب مین لکھا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کا حجرہ مبارک کہ جسمین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم اور صدیق اکبر اور عمر فاروق علیہما الصلوٰۃ والسلام کی قبور مطہرہ ہین سو اوسکی دیوارین کی بنا سنگ منقوش سونے سے ہی اور اسمین کسی طرف سے دروازہ نہین ہی مگر اوسکی جہت کی ایک جانب مین دریچہ ہی اور اوسکی جہت پر قبہ سبز مسجد کی سقف سے نصف قد کی مقدار بلند کیا گیا ہی سید نور الدین مشہودی نے خلاصۃ الوفا مین تحریر کیا ہی کہ جب مین دریچہ مذکور سے حجرہ شریف مین داخل ہوا خرمے کی شاخ سے حجرہ مبارک کو ناپا تو طول مین قبلے کیطرف مشرق و مغرب کے مابین ۱۰ گز ۱۲ اونگل پایا اور شمال کی جانب مشرق و مغرب کے درمیان ۱۱ گز ۱۰ اونگل اور عرض مین طرف مشرق قبلے اور شمال کے مابین اور مغرب کی طرف بہی قبلے اور شمال کے مابین ۷ گز ۱۵ اونگل انتہی اور حجرہ مبارک کے اطراف دائرہ مخمس کی شکل سے ایک دائرہ کا احاطہ ہی پہر اوس احاطہ کے دیوار مغرب کیطرف حجرہ شریف کی دیوار سے قریب ہی اور باقی تین طرف دائرے کے دیوار اور حجرہ کی دیوار کی مابین فرجہ ہی پہر اوس احاطے کی دیوار جو مسجد کی جہت سے ۴ گز نیچے ہے صندل کے تختون کے جال مسجد کی چہت تک قائم کی گئی ہے اور اوس احاطے پر غلاف چہوڑا جاتا ہی اور اوس احاطے کے اطراف سے تانبے کی جالدار دیوار بنائی گئی ہی اور اوسمین چار دروازے ہین پہر اون سے دو دروازون کو دو بار یعنی صبح وشام کہولتے ہین اور دوسرے دو دروازون کو کبہی اور سنہ ہجری

بن دو نصرانی کی نقب زنی سے حجرۂ شریف کے اطراف سے دیوارون کے پایون
مین گڈھا کر کے پنجرہ ساتہ سیس کے گلا کر ڈال کے مضبوط کردی گئی ہین اور
مسجد نبوی کے دیوارون اور کہنبون کے سنگ منقوش سے بنا ہین اور بندش
اونکی گچ سے ہی اور چہت اوسکی ساگون کی بلیون سے بلندی دیوارون
کی ۴۰ گز طول مسجد شمال اور قبلی کے مابین ۲۳۰ گز اور عرض قبلے کیطرف ۲۰۰
گز اور شمال کی جانب ایکسو اسی گز ہی اور مسجد کے کہنبون سے ۸ کہم مشرف کہتے
ہین پہلا اسطوانہ مخلق دوسرا اسطوانہ عائشہ تیسرا اسطوانہ توبہ چوتہا اسطوانہ
منبر پانچوان اسطوانہ علی چہٹا اسطوانہ وفود ساتوان اسطوانہ مرتعبۃ القبر
اٹھوان اسطوانہ جو بعد اسکے ہی قبر شریف وہ حضرت کے وقت مین چوبی تہا
اور اوسکے ۳ درجے تہے ہر درجہ ایک بالشت کا لیکن اب وہ سنگ مرمر سے قبہ
دار ہی مسجد حرام کے منبر کے مانند روضہ وہ منبر مبارک اور قبر اطہر کے درمیان
کی جگہہ کا نام ہی جو حضرت نے فرمایا ہے کہ مَا بَیْنَ مِنْبَرِیْ وَقَبْرِیْ رَوْضَۃٌ مِنْ
رِیَاضِ الْجَنَّۃِ یعنے وہ جگہہ جنت سے لائی گئی ہی حدیث مین آیا ہی کہ مدینہ
کی مسجد کی ایک نماز دوسری جگہہ کی ہزار نمازون سے بہتر ہی اور مسجد حرام کی ایک
نماز دوسری جگہہ کی دس ہزار نمازون کے برابر ہے پہر مقام روضہ کی نماز
کا مرتبہ اسقدر زیادہ ہوگا قبہ بی بی فاطمۃ الزہرا کا روایت صحیح سے حضرت
کے حجرۂ شریف کے پیچھے شمال کیطرف مین ہے اور دروازے مسجد نبوی
کے چار ہین ۲ بجانب مشرق ایک باب عثمانی کہ جسکو باب جبرئیل بہی بولتے
ہین دوسرا باب النساء اور ۲ بطرف مغرب کے ایک باب السلام اور ثانی باب الرحمۃ
اور بعضی باب الرحمان اور ایک نیا دروازہ بطرف گوشۂ شمال و مشرق کے چند سال ہی
بنام سلطان عبد المجید باب مجیدی کر کے بنایا گیا ہی اور مشہور ہی اور اسکے سوا مین کل پانچ

نقشہ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
قبلہ جنوب
باب السلام
باب الرحمۃ
کمانوں کے اوپر کا دروازہ
روضۂ فاطمۃ الزہراؓ
منبر
پایہ ستون
صحن مسجد
شمال
مطبوع مطبع نول کشور مقام کانپور
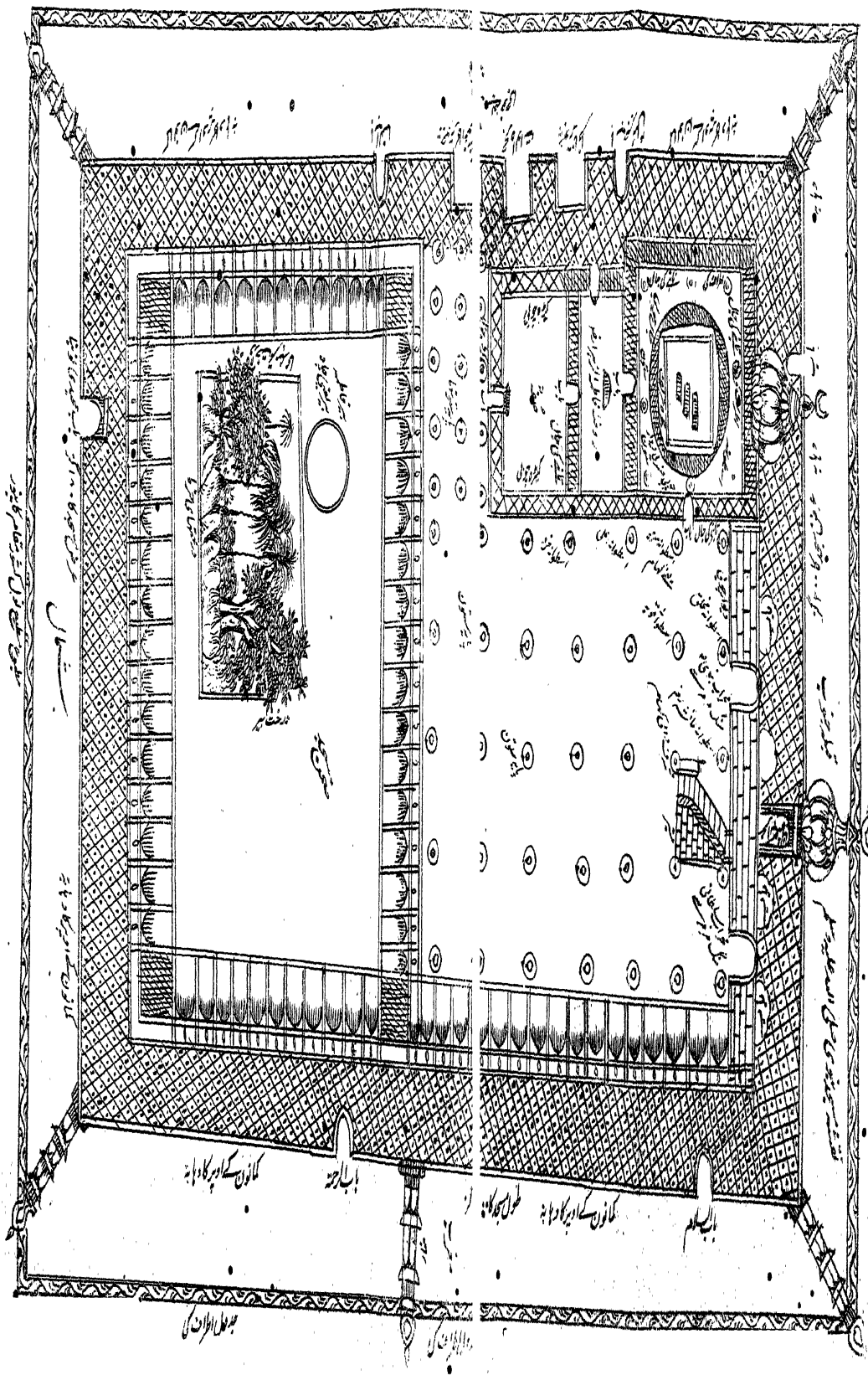
دروازے ہین الحمد للہ کہ راقم نے بہی اپنی آنکہون سے بکمال کرم الٰہی اور عنایات آنحضرت نامتناہی کے جملہ مقامات مسبوق الذکر کو دیکہا اور تصدیق اپنی تحریر اور تالیف اس رسالہ کی بخوبی کی بمنہ وکمال کرمہ اور یہ حقائق مذکورہ بالا کو جو جا ہم سو نقشہ مشمول سے بہی برار العین دیکہہ کے ساتہ وفور شوق اور مزید ذوق خاطر نشین کرلیوے کہ عین سعادت ابدی عاشقان ہووے اور طالبان رحمت مصطفوی کی ہی فقط

نقشہ متبرکہ یہہ ہے

واضح ہوکہ ای بہای مسلمانان کہ جب کوئی شخص قیام سے اوس مقام فرخندہ فرجام کی سعادت مآب اور بہرہ یاب ہونا چاہے تو اوسکو ہر عنوان لازم ہے کہ ہر آن وبہر مکان حضور پر نور کی رعایات ادب اور لحاظ طلب کو بدل وجان ملحوظ رکہے بلکہ موجب ترقی اپنی نور ایمان کا جانے اور عبادات اور مرات مین بخوبی سعی بلیغ اور کوشش تبلیغ کیا کرے اور جماعت پنجگانہ کو ہاتہ سے نہ دیوے یعنے اوسکے ثواب کو نہ چہوڑے اور مسجد شریف کے ملازمت سے کبہی منہ نہ موڑے اور آداب نوافل وقرآن خوانی اور درود اور دعا بقصد استغفار معاصی اور حمد وثنا اور تسبیح وتہلیل الٰہی مین ہر وقت مشغول اور موظف رہا کرے علی الخصوص مقام روضہ مین اور ستونون کے درمیان فصل سے منبر شریف پاس اور مسجد شریف مین ختم قران بہی مستحب ہے اور کثرت زیارت سے حضور پر نور کی اپنے دل اور جان کو پر نور سرور اور سعادت مبرور بخشے اور مسجد مین جاوے اعتکاف کی نیت سے بہتا وقت قیام مسجد نظر حجرہ شریف پر کرتا رہے کیونکہ یہہ نظر کرنا مانند نظر اندازی کعبے کے ہے

عبادت مین اور جب قبر مبارک کیطرف گذر ہووے اگرچہ باہر مسجد کے ہو کھڑا رہ
جاوے اور درود و سلام بھیجے اور تا مقدور مسجد شریف مین عبادت کے ساتھ
ایک شب بیدار رہے کہ اس دولت کو ہاتہ سے نہ دیوے اور اس شبکو شب قدر
سے کم نجانے مصرعہ آن شب قدری کہ گویند اہل خلوت این شب ست
اور چاہیے کہ ہر روز یا ہفتہ مین ایکبار جمعہ کے اول روز اہل بقیع کی
زیارت بموجب ترتیب کے جیسا کہ لکہا جاتا ہی عمل مین لاوے کتب معتبرہ
سے واضح ہی کہ بقیع مین دس ہزار تک صحابی مدفون ہین ان مین سے
جو مشاہد اور مشہور ہین وہ دس ہین پہلی مشہد حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ
عنہ کا ہی حاجی اوس جناب کی زیارت سے بہرہ مند ہووے اور یہ کہے
السلام علیک یا امیر المؤمنین السلام علیک یا امام المسلمین السلام
علیک یا ثالث خلفاء الراشدین السلام علیک یا ذا النورین السلام
علیک یا مجہز جیش العسرۃ بالنقد والعین السلام علیک یا جامع
القرآن بین الدفتین السلام علیک یا صبیہ علی الاکدار السلام
علیک یا شہید فی الدار السلام علیک یا من بشرہ النبی المختار
بدخول الجنۃ مع الابرار السلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
دوسرا مشہد سیدنا ابراہیم علیہ السلام فرزند جگر گوشہ حضرت رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کا ہی اور اوس مشہد مین مدفون ہین بی بی رقیہ حضرت کی
بیٹی اور عثمان بن مظعون حضرت کے برادر رضاعی اور عبد الرحمان بن
عوف اور سعد بن ابی وقاص عشرہ مبشرہ سے اور عبد اللہ بن مسعود اور خنیس

بن حذافہ اور اسعد بن زرارہ اور مشہد عباس بن عبد المطلب عم آنحضرت کا
ہے اوس مشہد مین مدفون ہین حضرت امام حسن بن علی اور زین العابدین
بن حسین اور اون کے فرزند امام محمد باقر اون کے فرزند امام جعفر صادق اور
بی بی فاطمۃ الزہرا ایک قول سے اور سر مبارک سید الشہدا حضرت امام حسین
کا اور حضرت علی ایک قول سے رضی اللہ تعالے عنہم مشہد بی بی عائشہ
کا ہی اوسمین مدفون ہین حضرت کی ۱۱ بی بیان مگر بی بی خدیجہ مکہ مکرمہ مین دفن
ہین اور بی بی میمونہ شرف مین مکے کے نزدیک مشہد عقیل بن ابی طالب کا ہی
اوسمین مدفون ہین ابو سفیان اور حارث بن عبد المطلب سے دونون صحابی
حضرت کے چچیرے بھائی ہین اور عبد اللہ بن جعفر طیار حضرت کے چچیرے بھائی
کے بیٹے لیکن مدفن عقیل مین اختلاف ہی یہی مشہد تا مکہ تا مدینہ تا شام مشہد
نزدیک مشہد عقیل کے ہی اوسمین دفن ہین حضرت کی لڑکیان زینب رقیہ
ام کلثوم مشہد سعد بن معاذ کا ہے مشہد بی بی صفیہ بنت عبد المطلب کا ہے
جو حضرت کی پھوپھی تہین مشہد امام مالک بن انس کا ہی مشہد نافع مولے
ابن عمر کا ہی چاہیئے کہ جس ترتیب سے مشاہد ذکر کیئے گئے ہین اوسی ترتیب
سے اہل مشاہد کی زیارت کرنا افضل اور اولے ہی جیسا کہ کیوف زیارت کا
اہل معلی کی فصل زیارت مین اوپر درج ہے شائقین اور زائرین کو اوسکے
مطابق عمل درآمد کرنا ضرور ہی بعدہ پس از زیارت مذکورہ کے علی العموم جملہ مومنین
او مومنات کی جو بقیع مین ہین یون زیارت کرنا چاہیئے کہ زائرین اونچے پر کھڑے
ہون اور قبرستان کیطرف متوجہ ہو کے جسقدر قرآن شریف سے پڑھا جاسکے پڑھکر
اوسکا ثواب اونکی ارواح کو پونہچادین اور یہ کہین السلام علیکم یا آل و اصحاب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم من المہاجرین والانصار السلام علیکم بما صبرتم فنعم اعقبی الدار

اور ظاہر ہی کہ مشاہد مذکورہ کے سوا اسکے تین مشہد مدینہ منورہ کے اندر ہین اور
زیارت اہل بقیع کی ان کی بہی زیارت کرنا چاہیے مشہد اسمٰعیل فرزند امام جعفر
صادق مشہد مالک بن سنان جو ابی خضری سے کہ باب ہین مشہد محمد بن عبد اللہ
جو پوتے امام حسن بن علی علیہما السلام کے ہین بعض سے جتنے مساجد کہ مدینہ منورہ مین
اور اوسکے اطراف مین ہین اون سبہا مین نماز پڑہے اور دعا کرے کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہان نماز پڑہی ہین وہ جملہ مساجد ۲۲ ہین مسجد قبا
مسجد جمعہ مسجد فضیح مسجد قریظہ مسجد ابراہیم مسجد بنی ظفر مسجد الاجابت مسجد منارتین
مسجد الفتح مسجد سلمان فارسی مسجد علی مسجد ابوبکر صدیق مسجد بنی ہما مسجد قبلتین
مسجد الصفا مسجد ذباب مسجد ابی ذر مسجد بقیع مسجد فاطمۃ الزہرا مسجد مصلے عید
مسجد ابی بکر مسجد علی مرتضی مسجد فا الا وسکو تقویت الایمان بہی سے کہتے ہین وہان نفل
نماز پڑہنا سنت ہی کیونکہ حضرت صلعم نے وہان بہی نماز پڑہی ہی اور وہان
کی مٹی خاک شفا ہی تبرکا لینا اور رکہنا اجر بسیار و ثواب بے شمار ہے اوسکے
بعد پنجشنبہ کے روز احد اور شہدائے احد کی زیارت جو شہر ہین خصوصا سید الشہدا
حضرت امیر حمزہ رضی کی زیارت کرے اسطور پر کہ ان کی تربت کے پاس کہڑا رہے
اور آیۃ الکرسی اور سورۂ اخلاص پڑہے اور یہ کہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَمْزَةُ
يَا عَمَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَسَدَ اللّٰهِ وَاَسَدَ
رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا فَاعِلَ الْخَيْرَاتِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا كَاشِفَ الْكُرُبَاتِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ذَابًّا عَنْ وَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی قبر پر ایک پتہر اور اوسپر یہ لکہا ہوا ہے هٰذَا مَصْرَعُ
حَمْزَةُ ابْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اور مسجد فتح اور مسجد رکن عینین اور مسجد وادی بین خواجہ
کے نزدیک ہین نماز پڑہے اور دعا مانگے اور یاد لیاقت کہ حضرت رسول خدا صلعم

کی طرف منسوب اور مدینہ کے اطراف مین ہین اون کا پانی تبرگا پیوے اور اوس
سے وضو کرے کہ اسمین فضیلت بے حد ہی اور ثواب بے شمار کیونکہ حضرت نے
اونکا پانی پیئے ہین اور بعضون مین لعاب دہن ڈالے ہین اور کوان سب ۱۹
ہین پہر اون سے ۱۱ معلوم اور متعین بیر آنیس وہ مسجد قبا کی نزدیک ہی اوسکو
بیر حاتم کہتے ہین بیر عرس وہ بہی مسجد قبا کے پاس ہی بیر عیش وہ مدینے کے
پہاڑ مین ہی بیر ثقبہ وہ بقیہ کے نزدیک ہی مسجد قبا کی جانے کی راہ مین ہی
بیر بضاعہ وہ مدینے کے متصل ہی بیر اذ حا، وہ بیر بضاعہ کے پاس مسجد
نبوی کے قبلے کیطرف ہی بیر روحہ لوبہ بیر اہاب وہی دونون مدینے کے
نزدیک مغرب کیطرف ہین بیر ابی حلتبہ وہ مدینے سے ایک میل پر ہی بیر انس
بن مالک وہ مدینے کی اندر مسجد نبوی کے غربی اور شامی طرف بابین مین ہی
اور وہ بیر باطیہ یا زتاطیہ کر کے مشہور ہے بیر سقیا وہ نزدیک مدینے کے ہے
واضح ہو کہ مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ کے درمیان طریق مسلوک پر واقع ہین سو مسجد ان
مین بہی نماز پڑہنا مستحب ہی کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے وہان
نزول فرمائی یا نماز پڑہی ہین وہی ۱۰ مسجد ہین مسجد ذو الحلیفہ اوسکو مسجد الشجرہ
بہی کہتے ہین مسجد معرس وہ مدینے سے ۶ یا ۴ میل پر ہے مسجد عرق الظبیہ مسجد
شرف الروحا وہ مدینے سے ۳۳ یا ۳۴ میل پر ہے مسجد الفراہیم وہ روحا سے ۳ میل
پر ہے مسجد الفقرا وہ مدینے سے ۳ روز کی راہ مین ہی مسجد لکبرا وہ مکے اور مدینے
کے وسط مین ہی آٹھوین یا نوین یہ دونون مسجد جحفہ مین ہین اور دسوین جحفے سے
۲ میل پر ہی مسجد خلیفین وہ مکے سے ۲ روز کے راہ پر ہے مسجد مرّ الظہران وہ
مکے سے ایک کوس پر ہے مسجد شرف وہ مکے سے ۱۰ میل پر ہے مسجد تنعیم وہ
مکے سے ۳ میل پر ہے جاننا چاہیے کہ جب زائر مدینہ منورہ سے برآمد ہونے کا ارادہ

ایسے مستحب یہ ہی کہ مسجد نبوی مین نسبت کا دوگانہ بعوض طواف وداع کے پڑھے اور دعا مانگے جو دل مین آوے امور دینیہ سے بعد بدستور سابق حضرت صدیق اکبر اور عمر فاروق اور فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہم کی زیارت سے مشرف ہووے اور اپنے والدین وغیرہ دوستون کے حق مین دعا کرے اور یہ کہے

اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ هٰذَا اٰخِرَ الْعَهْدِ بِنَبِيِّكَ وَمَسْجِدِهٖ وَحَرَمِهٖ وَيَسِّرْ لِي الْعَوْدَ اِلَيْهِ وَالْعُكُوْفَ لَدَيْهِ وَارْزُقْنِي الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَرُدَّنَا اِلٰى اَهْلِنَا سَالِمِيْنَ غَانِمِيْنَ اٰمِنِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

پھر وہان کے فقیرونکو بقدر اپنے مقدور کے خیرات کرکے اوس آستان ملایک مکان سے اور بارگاہ فلک نشان کی جدائی سے غمناک اور اندوہگین ہوکر روتا ہوا بہت سوز و درد کے ساتھ وہان سے برآمد ہوا ور جب اپنے وطن مین داخل ہو نیک کامون مین مشغول رہے کیونکہ حج مقبول کی نشانی یہی ہی کہ جس نے حج کیا وہ شخص کا حال نیک کامون مین آگے کی نسبت بہتر ہو اور حملہ کار بد اور خلاف سے پرہیز کرے اور مدام خائف رہے اور دعاے اوسکے دوام کی دلیل قاطع ہی اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا حَجَّ بَيْتِكَ الْمُنِيْفِ وَزِيَارَةَ قَبْرِ نَبِيِّكَ الشَّرِيْفِ وَاخْتِمْ لَنَا بِالْاِيْمَانِ بِجَاهِ نَبِيِّكَ رَسُوْلِ الْاِنْسِ وَالْجَانِّ اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ

بیان مین بارہ کلمہ فوائد کے کہ بحق ہر مومنین و مومنات اور مسلمین و مسلمات کی دیکھنا اور پڑھنا اوسکا موجب برکت و گزرنگی بیش خداوند ذوالجلال کے بہر حال ہی

اے بھائی مسلمانوں تجربی اسکو جانو اور پہچانو کہ روایت ہے حضرت عبداللہ ابن عباس
رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے کہ
جو کوئی ان بارہ کلمات منتخبہ توریت اور انجیل اور زبور اور فرقان کو بہ صدق دل اور
طیب خاطر سے اپنے اوپر اوراق کاغذ کے تحریر کرے اور اسپر ہر روز بلا تامل
نظر کیا کرے یا جو خود خوان ہو پڑھا کرے اور اوسپر عمل کرے وہ شخص مخصوص خالق
ارض و سما کے برگزیدہ اور بہرہ مند سعادت ابدی کا ہووے وہ کلمات بارہ
یون ہین پہلا اللہ جلشانہ فرماتا ہے اے فرزند آدم غم روزی مخور ہمیشہ خزینہ رحمت
اور نعمت کا میری پُر اور معمور ہے اور میرا خزینہ ہرگز خالی نہوگا دوسرا اے فرزند آدم
بادشاہان جبار اور امرا کبار سے مت ڈر اور ہرگز ہرگز خوف نکر کہ بادشاہت ہمیشہ
کی دو نو جہانکی ہمکو باقی ہے تیسرا اے فرزند آدم کسیکے ساتھ انس اور محبت مت کر
اور کوئی چیز اونسے نہ چاہ یعنے خواہش نکر کسی شی کی طلب پر کیون دوام مجکو پاوے
اور جب ہم سے مانگے پاوے چوتھے اے فرزند آدم سب چیزونکو مین نے تم لوگون کے
واسطے پیدا کیا اور تمکو اپنے لیے پہر تم لوگ اپنے کو غیرون کے دروازے پیجا کر خوار
کرتے ہو سو مت کرو بلکہ غیرون کیطرف سے منہ موڑو پانچوین اے فرزند آدم
مین جیسا کہ تم سے عمل فردا نہین چاہتا ہون تم لوگ بھی ہم سے روزی فردا نطلب کرو
شعر زرگی تا توانی نخوری تو غم فردا امروز نکو چون نکر دا برسی روزی فردا برسد
چھٹا اے فرزند آدم جیسا کہ ہم پیدا کرتے مین نو آسمان اور سات طبق زمین کے
عاجز نہین ہوئے ویسا ہی پیدا کرنے سے تیرے اور روزی دینے مین تیری عاجز
نہین ہین بلا شک تمکو تونکو روزی دیتا ہون مین ساتوین اے فرزند آدم جسطرح پر
مین تیری روزی بند نہین کرتا تو بھی میری عبادت فوت نکر اور میرے حکم مین مخالفت
مت کر آٹھوین اے فرزند آدم جو کچھ کہ تیری قسمت مین ہونے کی ہے اوسپر راضی رہا اور

ہواے نفسانی اور وسواس شیطانی سے اپنے دلکو الگ نکرو لوین ایفرزند آدم مین تیرا دوست ہون تو میرا دوست ہو ذکر سے غافل مت رہو۔ سوین ایفرزند آدم مت بہت ہنسے بروامت رہو جب تک کہ پل صراط سے نگذرے اور بہشت مین قدم نرکھے گیارہوین ای فرزند آدم مجہپر غضب اور خفگی کرنا ہے اپنے نفس کی مصلحت سے اور پر غضب اور غصہ نہین ہوتا ہے تو نفس پر اپنے واسطے رضاجوئی میری کے بارہوین ای فرزند آدم اگر میری دی ہوئے قسمت پر راضی ہو تو اپنے نفس کو عذاب سے میرے بچا دے تو اور جو اوپر میری راضی نہووے تو دیو نفس کو تجہپر قدر کرون تو تجہکو مانند وحشیون بیابانی کے جنگلون اور صحراؤن مین دوڑانے والا ہو قسم ہے مجہکو اپنے عزت اور جلال کی کہ نپاوے تو مگر جو کچھ کہ تیری تقدیر کی ہے مین نے فقط۔ اللہ اعلم بالصواب

بیان مواعظ اور نصائح مندرجہ صحف حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام جسکی منشا حضرت اسمٰعیل ذبیح اللہ علیہ السلام بن بی بی ہاجرہ وحضرت اسحٰق نبی اللہ علیہ السلام بن بی بی سارہ رضی اللہ تعالے عنہا پوچھے ۲۵ پند کے

واضح ہو کہ جناب کعب احبار رضی اللہ تعالے عنہ سے منقول ہے کہ صحف مین حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مرقوم ہے از انجملہ نصیحت پہلے یہ کہ ھٰذہ کلمات یا ابن آدم اِنَّ الرِّزْقَ مَقْسُومٌ وَالْحَرِيصُ مَحْرُومٌ وَالْبَخِيلُ مَذْمُومٌ وَالْحَسُودُ مَغْمُومٌ وَالدُّنْيَا لَا تَدُومُ وَالْفِرَاقُ هُوَ الْيَقِينُ

دوم یعنی ای پسر آدم یہان تک کہ مرجع مشغول ہون تجہسے نماز اور خدمت روز بروز سے

تیرے تو بھی ہم سے راضی ہو ساتھہ رزق رسانی ہر روزہ کے تیسرے یہہ کہ
ای پسر آدم پہلے بہیج جو کچھ اپنے ہاتھہ مین رکہے واسطے اوس دن کے کہ درپیش رکہی تو
چوتھے یہ کہ ای پسر آدم شکرگذاری کر جس کسیکو دربارہ تو انعام دیا گیا اور انعام
دے تو بھی اوسکو جو تیری شکرگذاری کرے تو پانچوین ای پسر آدم تمام عمر طلب
دنیا مین جیا کیا پھر طلب آخرت کب کرے گا تو چھٹے یہ کہ ای پسر آدم یہان تک
کہ پیدا کیا مین نے تیری آنکھون کے لیے پوشش پلکون کی تا چھپاوے تو
آنکھین اپنی چیزہاے نادیدنی سے بوقت درپیش آنے اوسکے اور ایسا ہی واسطے
دہان تم لوگون کے طبقہ لبون کے ترتیب دیا ہے تا کلمات کہ ناگفتنی ہون اوس سے
لب بند کرے ساتوین یہہ کہ ای پسر آدم اونمین سے نہو کہ طالب دنیا ہون بطول
امل اور آرزوے عقبی رکہے ساتھہ قلیل عمل کے پس سخن اونکے موافق عابدون
کے ہون ولیکن عمل اونکے مطابق منافقون کے پھر عطا پر قناعت نکرین اور
نامرادی پر صابر نہون اگر تیرا معاملہ ویسا ہی ہو تو تجھے گرفتار بلا سے کردن مین
کہ تمامی عالم تجھسے تجربہ پاوین آٹھوین یہ کہ ای پسر آدم جو شخص تجھکو دوست رکھتا ہی
سو اپنے واسطے دوست رکہتا ہی اور بقسم عزت خود مین جو دوست رکہتا ہون تجھکو
تو تیرے ہی واسطے دوست رکہتا ہون پس ہرگز تو اپنی شامت سے اپنے کو ہم سے براہ
بخل دور نرکہہ نوین یہ کہ ای پسر آدم تیری گردنمین دو قلادہ لٹکایا ہے ایک تیری
عیوب پر اور ثانی اوپر عیوب دوسرون کی پھر تو ہمیشہ اپنی عیوب سے چشم بند کرتا ہی اور عیوب سے خلائق
پر کمر بند یہہ کیا شرط انصاف سے ہے دل از انصاف دور صاف دسوین یہ کہ ای
پسر آدم نہ ہر کہ کلمہ لا الہ الا اللہ کہے بہشت مین در آوے مگر وہ شخص کہ اوسپر چند عمل
دیگر بھی جمع کرے یعنے تواضع کرے میرے درگاہ مین اور اپنی عمر بسر کرے میری
یاد مین اور اپنے نفس کو باز رکہے محرمات سے میرے واسطے اور غربا و مساکین کو

جگہہ دیوے اپنے جوار مین اور ساتہ فقیرون کے حوالے اور یتیمون پر رحم کرے واسطے
رضامندی میرے گیارھوین یہ کہ ای پسر آدم ہرگاہ اپنے دلمین تو فساد پاوے
اور بدن مین بیماری نظر آوے یا مال مین نقصان در آوے یا کمی رزق کی راہ
دیکہاوے ان سب کو جاننا چاہیے کہ سبب ظہور شامت شیخیان لا یعنے کے
جو تو نے اس کے ساتہ تکلم رانی کیا بارھوین یہ کہ ای پسر آدم اگر تو بہشت
کو دوست رکہتا ہی اللہ تعالے طاعت کو دوست رکہتا ہے پس تو عمل وہ کر
جسکو مین دوست رکہتا ہون یعنے طاعت تو تجہے بلا اذن تیرے دوست ہی
یعنے بہشت اور جو تو مکروہ جانتا ہی دوزخ کو تو خداے تعالے مکروہ رکہتا ہی
معصیت کو پس تو ترک کر میرے مکروہ کو یعنے عصیان کو اور مین نگاہ رکہون
تجہے تیری مکروہ سے یعنے دوزخ سے تیرھوین یہ کہ ای پسر آدم اشتہات
سے اجتناب کرے تو تجہے پہچانے تو اور گرسنگی کو اپنا پیشہ کر تو مجہے دیکہے
تو اور واسطے میرے اپنے کو اچہے دمی سے فارغ کر تو مجہہ مین واصل ہووے
چودھوین یہ کہ ای پسر آدم جو واسطے بہشت کے اسقدر عمل کرے کہ جسقدر
دنیا کے لیے کرے خداوند کریم اوسکو بی حساب بہشت مین در لاوے اور
جو اوپر عطاے الٰہی کے قناعت کرے پس کل خلائق سے بے پروا کر دیوے
اور جو ترک حرام کرے تو اپنے دین کو خالص کیا اور جو ترک ورع گوئی
کرے از جملہ صدیقان ہو پندرھوین یہ کہ ای پسر آدم جو کچہ کہے تو محتاجون
سے مت پہیر تو مین بہی نہ پہیرون تجہسے جو کچہ رکہتا ہون مین اور گرامی کہہ
میرے مہمان کو جیسا کہ مین گرامی رکہتا ہون تیرے مہمان کو حضرت ابراہیم
علیہ السلام نے عرض کیا کہ بار خدایا تیرا مہمان کون ہی تا اوسکو گرامی کرون تب مین
جواب آیا کہ جو فقیر او حقیر کہ تیرے نزدیک آوین جان لے کہ میرے مہمان وہ ہین

سولہوین یہ کہ اے پسر آدم تم سب خطا کار ہو اور مین تمام غفران میری طرف پہرو اور توبہ کرو تو مین بخشدون اور امرزش مین باک نرکہون سترہوین یہ کہ اے پسر آدم جب تجہے غضب غالب ہو تو مجہے یاد کر تو مین تجہکو یاد کرون اپنی رحمت سے جسوقت تمکو غضب آوے اٹھارہوین یہ کہ اے پسر آدم جو کوئی ہم سے راضی ہووے ساتہ تہوڑے رزق کے مین بہی راضی ہون اوسکے تہوڑے عمل سے اونیسوین یہ کہ اے پسر آدم تین چیز ہے ایک خاصکر اوس سے ہون اور ثانی تو اور ایک وہ ہی کہ جس مین ہم اور تم دونون شامل ہین جانو کہ خاصہ میرے روح ہی تیری بدن مین اور خاصہ تیرے عمل اور خاصہ مشترکہ یہ ہی یعنے کہ از تو دعا و از ما اجابت پس ہرگز محجوب مت کرو دعا کو ہم سے ساتہ لقمہ حرام کے بیسوین یہ کہ اے پسر آدم جسقدر کہ تیرا دل بجانب دنیا رغبت کرتا ہی اوسی قدر باہر کرتا ہون مین اپنی محبت کو تیرے دل سے اور جتنا حریص دنیا ہوتا ہی اوتنا ہی باہر کرتا ہون حلاوت ایمان کو تیرے سینے سے ہم نے واسطے اسکے نہین پیدا کیا کہ تو دنیا کو ذخیرہ کرے بلکہ بنا بر عبادت خود کے پیدا کیا ہے اور واسطے اسکی کہ باز رکہے دعوت مظلون کو میری درگاہ سے حالانکہ مین دعاے مظلومون کی قبول کرتا ہون اگرچند مرتبے درمیان مین آوے اکیسوین یہ کہ اے پسر آدم میری یاد سے اتنا دور نہو مگر یہ کہ تیرے واسطے نیا رزق بہیجون اور اوسکے برابر فرشتگان میرے تمہارا عمل ناپسندیدہ میری جناب مین لاوین کہ میری روزی کہاؤ اور گناہ کرو باوجود اسکے تم دعا کرتے ہو اور مین قبول کرتا ہون اور جو کچہ مانگتے ہو دیتا ہون اور بہشت مین تمکو بلاتا ہون قبول نہین کرتے بائیسوین یہ کہ اے پسر آدم اگر میرے ساتہ

تقرب ڈہونڈہو تو نفل نماز پڑہو اور جو جواز حرمت چاہو تو عمارت مساجد بناؤ
اور جو رضامندی چاہو سو طالب بہشت تو صحبت علماے باعمل میں لاو
اور دروغگوئی کلیۃ چہوڑدو تا ملائکہ سے تیرے مصافحہ کو تقرب چاہئے
اور غیبت سے ہمہ تن منہ موڑو تو میری بہشت تیری مشتاق ہو اور بعد
نماز صبح و دیگر نماز کے ایک ساعت یاد کرو کہ اس بابین دو وقت سے تجہی
کفایت کرتا ہون تمیسوین یہ کہ ای پسر آدم دعا سے ملول نہو کہ مین اجابت سے
ملول نہین ہوتا ہون اگرچہ معاصی مین اشرف گروہ ہو وسے نا امید مت
ہو میری رحمت سے فَاِنَّ رَحْمَتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ ای پسر آدم نے سوال اور
بے طلب سب تجہے ایمان اپنے فضل سے کرامت کیا پس کیونکر بخل کرون
مین تیرے ساتہ تیری بہشت مین باوجود ان سب سوال اور طلب کے
چوبیسوین یہ کہ ای پسر آدم مت مل اوس سے جو تجہہ سے بہاگتا ہے اور
عطا دے اوسکو جوکہ تجہے محروم کرتا ہے اور باتین کر اوس سے جو تجہہ سے
زبان پہیرے اور پند دے اوسکو جوکہ ساتہ تیرے خیانت کرے اور عفو
کر اوسکو جو تیرے ساتہ ظلم کرے اور نیکی کر اوسکے ساتہ جو تیرے ساتہ
بدی کرے تا ازجملہ مشتاقان جنت کے ہو تو اور بزمرہ خالصان رحمت سے
اور تجہے ان معاملات سے ثواب ہفتاد ہفتاد پیغامبرونکا کرامت کیا مین نے
پچیسوین کہ یا ابن آدم اَلرَّحِیْلَ اَلرَّحِیْلَ تَزَوَّدُ فَاِنَّ السَّفَرَ بَعِیْدٌ وَخَفِّفْ فَاِنَّ الْعَقَبَةَ کَاْدَاءٌ وَاَخْلِصِ الْعَمَلَ فَاِنَّ النَّاقِدَ بَصِیْرٌ گوئند یہہ نصیحت آخری تہی نصائح سے صحف مذکورہ بالا
کے روایت ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضور مین جناب حق تعالے
کے سوال کیا کہ خداوندا کیا ہے جزا ان بندون کی کہ اون کے رخسارے
آب دیدہ سے باعث خوف تیرے تر ہین حق تبارک و تعالے جواب مین بتاتا

ہے کہ یہی ابراہیم جزاے اونکی سیری مغفرت اور بہشت اور رضوان پہر سوال کیا کہ صاحب جزا کیا ہی جزاے اسکے جو متکفل یتیمی و بیوہ ہوا جواب آیا ای میرے خلیل جزای اسکی وہ ہی کہ مین اوسکو زیر درمیان اپنے عرش کے جگہہ دون روز قیامت مین حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے عرض کیا اللّٰہمّ لک الحمد لک الحمد

بیان عمر حضرت ابراہیم علیہ السّلام واخذ میثاق از حضرت اسماعیل علیہ السّلام اور تفویض اونکی تابوت سکینہ اون حضرت کو

واضح ہو کہ عمر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بمذہب اہل کتاب کے ایکسو ستر و پنج سال کی تہی اور معارف جاننے ہین دو وبست سال یعنی دو سو برس تعین کیا ہے اور اخبار الزمان مین مسعود سے نقل ہے کہ ایکسو نود و پنج سال تہے او علمای تواریخ قول مسعودی کو ترجیح دیتے ہین اور محدثین نے دو وبست سال پر اتفاق کیا ہی و اللہ اعلم اور محمد اسحاق محدث کہتے ہین کہ ہر گاہ عمر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آخر کو پوہنچی تابوت سکینہ کو کہ حضرت آدم نبیا علیہ السّلام سے ایکو پوہنچا تہا اوس وہ ایک تابوت تہا کہ ساتہ عدد ہر پیغمبر کے خانہ زبرجد سے سبز کے اوسمین مرتب تہا اور آخر خانہ مین حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کا کہ اس خانہ مین و ساجد تہا حمرا او سپر صورت آنحضرت کی منقش و سطرف آنصورت صورت ثانی از کہلی لکہی ہوے سو وہ صورت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی اور پیشانی پر اوسکی لکہا تہا کہ اول جو کہ دائرہ تصدیق حضرت قبول کیا صدیق تہے و جانب چپ اوسکے صورت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ثبت کی تہی اوسکی پیشانی پر لکہا تہا

کردینداری مین مانند اون محکم کے تہا اونکے نیچے صورت ذی النورین عثمان رضی
کی منقش تہی اونکی پیشانی پر لکہا تہا کہ یہ سیوم خلفائی راشدین سے ہے اور مقابل اونکی
صورت حضرت علی رضی اللہ عنہم اجمعین مرقوم تہی اور شمشیر برہنہ دوش پر اون کے
آویزان تہی اونکی پیشانی پر لکہا تہا کہ وہ شیر حملہ کنندہ ہے کہ ہرگز گریزان نہوا ور خدای تعالی
ورسول خدا اون کے تئین دوست رکہتے ہین اور وہ بہی خدا او رسول کو دوست رکہتے
اور حوالی مین خلفاء کی صور اصحاب مہاجر اور انصار سے تہے لکہی تہی اوسکے
بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اوسکو طلب کیا اپنی اولاد کو فرمایا تا اونہین
نظر کرین سو صور انبیا مین نگاہ کیا اور جانا کہ سب انبیا صلب سے اسحق علیہ السلام
کے ہونگے الا محمد مصطفے صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم صلب سے حضرت اسمٰعیل
علیہ السلام کے ہونگے اوسوقت اسماعیل کو فرمایا کہ مجہکو حکم محکم ہے کہ اولاد
سے اپنی عہد و میثاق سے بخشے یون تا یہ نور محمدی وضع نکرے الا مطہرات
منکاح اور اوسکو کوہ پر لیکر جاوے اور وہان نار وابر سپید ظاہر ہوا و شک
خالص او نیز برسا وعہد و میثاق حضرت اسماعیل علیہ السلام سے لیا اور عہدنامہ مرقومہ
کراکے اوسنے سے لیا اور تابوت سکینہ اونکو سونپا اور بجانب قدس مراجعت
فرمایا اور وہان پر دعوت حق کی قبول کی انا للہ وانا الیہ راجعون
اور بعض روایت مین توثیق اوس عہد مین پس از اتمام بنا کعبہ مکرمہ کے ایراد
پایا ہے واللہ اعلم دوسرے حضرت ابراہیم علیہ السلام بطلب ضعیفے بیرون
پرآئے اور صحرا مین ایک پیر مرد کو پایا وہ پیادہ جاتا تہا جنازہ طلب مین اوسکے
پہنچا تہا اوسکو سوار حاضر لائے حضرت نے طعام طلب کی اور باہم کہانا شروع
کیا وہ پیر لقمہ برداشتہ اپنے کو کبہی بزبان اور کبہی بچشم لے گیا اور گاہے گاہے
گوش ہر گاہ لقمہ دہن مین فرو کیا مستراج اوسکے باہر ہوا جو کہ حضرت معززنے